اَلْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور اہلِ قرابت کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿حضور ﷺ کی اپنے اہلِ بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

٢۔ فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو محبتِ اہلِ بیت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

٣۔ فَصْلٌ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

٤۔ فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے حسنِ سلوک کرنے والوں کو خود جزاء دینے کا بیان﴾

٥۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی امّت کے لئے اہلِ بیتِ اَطہار کا باعثِ امان اور باعثِ نجات ہونے کا بیان﴾

٦۔ فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

۷۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اوراہلِ قرابت کے جامع مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ

﴿حضور ﷺ کی اپنے اہلِ بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

۱۵۳/ ۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہلِ بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں کی (اچھائی کو) قبول کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۵۴/ ۲۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابَ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: في فضل الأنصار وقريش، ۵/ ۷۱۴، الرقم: ۳۹۰۴، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۹۹، الرقم: ۳۲۳۵۷، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۳/ ۳۳۲، الرقم: ۱۷۱۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۲/ ۲۵۲.

الحديث رقم ۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۵/ ۱۸۱، الرقم: ۲۱۶۱۸، والهيثمى في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۶۲.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/ ٣۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْسَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَإِنِّي أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا ...... الحدیث۔''

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٦/ ٤۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ كُنْتُ

الحديث رقم ٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٣١، الرقم: ٢٥٥٩.

الحديث رقم ٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ١١٨، الرقم: ٤٥٧٧.

مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر انہیں عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٥٧ / ٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ [الشورى، ٤٢: ٢٣]، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ’’فرما دیجئے: میں اس تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘‘ [الشوری، ٤٢: ٢٣] نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٥٨ / ٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ: وَمَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ

الحديث رقم ٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨.

الحديث رقم ٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ١٦٦، الرقم: ٤٩٧١.

فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا، وَالْآخَرُ عِتْرَتِي وَإِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذَلِكَ لَهُمَا، فَلَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ. اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ عزوجل کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٥٩ / ٧۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْتِسْعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ

الحديث رقم ٧: أخرجه البزار في المسند، ٣ / ٢٥٨، ٢٥٩، الرقم: ١٠٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٣۔

قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَأَنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي. أَوْ كَنَفْسِي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَقَالَ: بِهٰذَا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت مصعب بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے بعد طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہوگا اور تم ضرور بالضرور نماز قائم کرو گے اور ضرور بالضرور زکاۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اُس آدمی سے میری مراد یہ (علی) ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو محبتِ اہلِ بیت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

١٦٠ / ٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوْا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ ﷻ. وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے سبب محبت کرو اور میرے اہلِ بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

١٦١ / ٩۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ

الحديث رقم ٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥ / ٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك ٣ / ١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١ / ٣٦٦، الرقم: ٤٠٨.

الحديث رقم ٩: أخرجه ابن ماجه فى السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنهما، ١ / ٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم فى المستدرك، ٤ / ٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٨ / ٣٨٢، الرقم: ٤٧٢، والديلمى فى مسند الفردوس، ٤ / ١١٣، الرقم: ٦٣٥٠، والسيوطى فى شرحه سنن ابن ماجه، ١ / ١٣، الرقم: ١٤٠.

وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہلِ بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک میرے اہلِ بیت سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۶۲ / ۱۰۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوْهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوْهٍ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: وَالَّذِی نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِیءٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِي.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور نبی

الحديث رقم ۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۲۰۷، الرقم: ۱۷۷۲، ۱۷۷۷، ۱۷۶۵۶، ۱۷۶۵۷، ۱۷۶۵۸، والنسائی فی السنن الكبری، ۵ / ۵۱ الرقم: ۸۱۷۶، والحاكم فی المستدرك، ۳ / ۳۷۶، الرقم: ۵۴۳۳، ۲۹۶۰، والبزار فی المسند، ۶ / ۱۳۱، الرقم: ۲۱۷۵، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۲ / ۱۸۸، الرقم: ۱۵۰۱، والديلمی فی مسند الفردوس، ۴ / ۳۶۱، الرقم: ۷۰۳۷۔

اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت داری کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام احمد، نسائی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’خدا کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

١٦٣ / ١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَقَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَّفْتُهُ وَلَكِنَّكُمْ أَحْدَثْتُمْ بَعْدِي وَارْتَدَدْتُمُ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَأَبُو يَعْلَى.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں باہم ملا ہوا ہے (یعنی نفع دینے والا ہے) اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آؤ گے تو ایک آدمی کہے گا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا فلاں بن

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٨، الرقم: ١١١٥٤، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٨٤، الرقم: ٦٩٥٨، وأبو يعلى في المسند، ٢ / ٤٣٣، الرقم: ١٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٦٤.

فلاں کہنا پایۂ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن میرے بعد تم احداث کرو گے اور اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۱۶۴ / ۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میرے اہل بیت کے لئے بہترین ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلی نے بیان کیا ہے۔

۱۶۵ / ۱۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہلِ خانہ

الحديث رقم ۱۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۳۵۲، الرقم: ۵۳۵۹، وأبو يعلى في المسند، ۱۰/ ۳۳۰، الرقم: ۵۹۲٤، وابن أبی عاصم في السنة، ۲/ ٦۱٦، الرقم: ۱٤۱٤، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۱۷۰، الرقم: ۲۸۵۱، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ۷/ ۲۷٦، الرقم: ۳۷٦۵، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ٤۹۷، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۷٤.

الحديث رقم ۱۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۷/ ۷۵، الرقم: ٦٤۱٦، وفی المعجم الأوسط، ٦/ ۵۹، الرقم: ۵۷۹۰، والبيهقی فی شعب الإيمان، ۲/ ۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۵، والديلمی فی مسند الفردوس، ۵/ ۱۵٤، الرقم: ۷۷۹۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۱/ ۸۸.

سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦ / ١٤۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الْزِمُوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ ﷻ وَهُوَ يَوَدُّنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم اہلِ بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب کے ساتھ۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦٧ / ١٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالُ لَهَا: بَرِيْرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَابَرِيْرَةُ، غَطِّي شُعَيْفَاتِكِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مُحْمَرَّةً وَجْنَتَاهُ، وَكُنَّا، مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَحُمْرَةِ وَجْنَتَيْهِ. فَأَخَذْنَا السِّلَاحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَوْ

الحديث رقم ١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢ / ٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢.

الحديث رقم ١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٢٠٣، الرقم: ٥٠٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٧٦.

أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلَادِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَکَ فِيهِمْ، فَصَعِدَ ﷺ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللهَ ﷻ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَقَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلَا فَخْرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعَمُوْنَ أَنَّ رَحِمِي لَا تَنْفَعُ . لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ، حَتَّى أَنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيْسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمَعًا فِي الشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ آلِ رسول اللہ ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجا لاتی انہیں ’’بریرہ‘‘ کہا جاتا تھا پس انہیں ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں تو اس (خادمہ) نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ کے دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور نبی اکرم ﷺ کے غصہ کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، باپوں اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: میں تمام اولادِ آدم علیہ السلام کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس کی قبر شق ہوگی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب وتعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہوگی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ بھی یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہوگی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو شفاعت میں طمع کی خاطر بلند کرے گا (کہ کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کردے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۱٦۸ / ۱٦۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: أَنْتَ وَشِيْعَتُکَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاءَ مُرَوِّيِيْنَ، مُبْيَضَّةً وُجُوْهُکُمْ. وَإِنَّ عَدُوَّکَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقْبَحِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے چاہنے والے (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر چہرے کی شادابی کے ساتھ اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تمہارے دشمن (قیامت کے روز) حوض کوثر پر میرے پاس بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱٦۹ / ۱۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

الحديث رقم ۱٦: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۱ / ۳۱۹، الرقم: ۹٤۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۱۔

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱ / ۳٤٦، الرقم: ۱۳۸۵، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۲ / ۳۳۱، والمناوي في فيض القدير، ۳ / ٤۳۲۔

اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ أَنَّ اللهَ ﷻ فَطَمَهَا وَفَطَمَ مُحِبِّيهَا عَنِ النَّارِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والے (غلاموں) کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۰ / ۱۸۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْمًا، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَمَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہلِ بیتِ مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۱ / ۱۹۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه مَرْفُوْعًا. خَمْسٌ مَنْ أُوْتِيَهُنَّ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ وَبَنُوْنَ أَبْرَارٌ وَحَسَنُ مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَمَعِيْشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسنِ معاشرت، اپنے ملک میں روزگار اور آلِ محمد ﷺ کی محبت۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ۲ / ۱۴۲، الرقم: ۲۷۲۱۔

الحديث رقم ۱۹: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲ / ۱۹۶، الرقم: ۲۹۷۴۔

۱۷۲ / ۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَفَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَالْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہلِ بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۳ / ۲۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اَلْمُكْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَالسَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُوْرِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوْا إِلَيْهِ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ.

رَوَاهُ الْمُتَّقِي الْهِنْدِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضي الله عنهما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان سے محبت کرنے والا۔‘‘

اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱ / ۵۲، الرقم: ۱۳۵۔
الحديث رقم ۲۱: أخرجه الهندی في كنز العمال، ۱۲ / ۱۰۰، الرقم: ۳۴۱۸۰۔

فَصْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تبعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

۱۷۴ / ۲۲۔ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور آپ ﷺ کی ذریتِ طاہرہ پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات کو اور آپ ﷺ کی ذریتِ طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۷۵ / ۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ۳ / ۱۲۳۲، الرقم: ۳۱۸۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ۱ / ۳۰۶، الرقم: ۴۰۷، ومالك في الموطأ، ۱ / ۱۶۵، الرقم: ۳۹۵، والنسائی في السنن الكبری، ۱ / ۳۸۴، الرقم: ۱۲۱۷، وأبو عوانة في المسند، ۱ / ۵۴۶، الرقم: ۴۰۳۹، والبيهقي في السنن الكبری، ۲ / ۱۵۰، الرقم: ۲۶۸۵۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي بعد التشهد، ۱ / ۲۵۸، الرقم: ۹۸۲، والبيهقي في السنن الكبری، ۲ / ۱۵۱، الرقم: ۲۶۸۶، وفي شعب الإيمان، ۲ / ۱۸۹، الرقم: ۱۵۰۴، والمزي في تهذيب الكمال، ۵ / ۳۴۸۔

يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامۂ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہئے کہ یوں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات اُمّہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریّتِ طاہرہ اور اہلِ بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۶ / ۲٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

الحديث رقم ٢٤: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ١/ ٢٩٣، الرقم: ٩٠٦، وأبويعلى في المسند، ٩/ ١٧٥، الرقم: ٥٢٦٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٢١٤، الرقم: ٣١١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ١١٥، الرقم: ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٢٠٨، الرقم: ١٥٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٨، وقال المنذري: رواه ابن ماجه موقوفا بإسناد حسن.

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَبُوْيَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیہ درود) آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں تو انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی) تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد (یعنی تمام بھلائیاں جن کے نقش پا سے جنم لیتی ہیں) اور رسول رحمت (وبرکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما (جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور) جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابو یعلی، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ موقوفا روایت کیا ہے۔

۱۷۷/ ۲۵۔ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيْهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلُ

الحديث رقم ۲۵: أخرجه الدارقطنی فی السنن، ۱/ ۳۵۵، الرقم: ۶۔۷، والبیهقی فی السنن الکبری، ۲/ ۵۳۰، الرقم: ۳۹۶۹، وابن الجوزی فی التحقیق في أحادیث الخلاف، ۱/ ۴۰۲، الرقم: ۵۴۴، والشوکانی فی نیل الأوطار، ۲/ ۳۲۲۔

مِنهُ. وَقَالَ أَبُومَسعُودٍ رضی اللہ عنہ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہلِ بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔‘‘

اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۷۸ / ۲۶۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. وَاللّٰهُمَّ، بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّکَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ کیوں نہیں (ضرور) وہ مجھے ہدیہ کریں تو انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہلِ بیت

الحديث رقم ۲۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/ ۱۶۰، الرقم: ۴۷۱۰، وأشار الحاكم إلى أن البخارى خرّجه بلفظه، ولكنْ علّةٌ ذكرهِ كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم. ولابن المفضل جزءٌ في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/ ۲۹، الرقم: ۲۳۶۸.

پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یوں) کہو: یا اللہ تو (بصورتِ رحمت) درود بھیج۔ محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔ اور اے اللہ! تو برکت عطا کر محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو تمام تعریفوں اور بزرگی کے لائق ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧٩ / ٢٧۔ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيْدُ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقِيْلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجِدُهُمْ فِي حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضي الله عنهم قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ہیں پس میں نے (وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر مبارک کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضا کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٩٥، الرقم: ٢٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٧.

فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے حسنِ سلوک کرنے والوں کو خود جزاء دینے کا بیان﴾

۱۸۰ / ۲۸۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَذَرَارِيْنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا، وَأَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِيْنَا، وَشِيْعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَعَنْ شَمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابورافع رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی الله عنه سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہو گی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مددگار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۱ / ۲۹۔ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ

الحديث رقم ۲۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱ / ۳۱۹، الرقم: ۹۵۰، ۳ / ۴۱، الرقم: ۲۶۲۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۱۔

الحديث رقم ۲۹: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ۲ / ۱۲۰، الرقم: ۱۴۴۶، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۱ / ۴۳۹، الرقم: ۳۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۷۳۔

الْمُطَّلِبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا إِذَا لَقِيَنِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اولادِ عبدالمطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

۱۸۲/ ۳۰۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ وَلِذُرِّيَّتِکَ وَلِوَلَدِکَ وَلِأَهْلِکَ، وَلِشِيْعَتِکَ وَلِمُحِبِّي شِيْعَتِکَ فَأَبْشِرْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔'' اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۵/ ۳۲۹، الرقم: ۸۳۳۷.

فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی اُمت کے لئے اہلِ بیتِ اَطہار کا باعثِ امان اور باعثِ نجات ہونے کا بیان﴾

١٨٣ / ٣١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

١٨٤ / ٣٢۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فی مناقب أهل بيت النبی ﷺ، ٥ / ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، وفی المعجم الکبير، ٣ / ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ٤ / ١١٤۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥ / ٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، وفي المعجم الکبير، ٣ / ٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، والحکيم الترمذي في نوادر الأصول، ١ / ٢٥٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢ / ٢٦٦۔

کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیت ہیں۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۵ / ۳۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الاخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستارے اہلِ زمین کو غرق ہونے (یعنی گم ہونے اور بھٹکنے) سے بچانے والے ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۸۶ / ۳۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ عليه السلام، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ،

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳ / ۱٦۲، الرقم: ٤۷۱٥۔

الحديث رقم ۳٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲ / ۳٤، الرقم: ۲۳۸۸، ۲٦۳۸، ۲٦۳۸، ۲٦۳٦، وفی المعجم الأوسط، ٤ / ۱۰، الرقم: ۳٤۷۸، ٥ / ۳٥٥، الرقم: ٥٥۳٦، ٦ / ۸٥، الرقم: ٥۸۷۰، وفی المعجم الصغير، ۱ / ۲٤۰، الرقم: ۳۹۱، ۲ / ۸٤، الرقم: ۸۲٥، والحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱٦۳، الرقم: ٤۷۲۰، والبزار فی المسند، ۹ / ۳٤۳، الرقم: ۳۹۰۰، والديلمی فی مسند الفردوس، ۱ / ۲۳۸، الرقم: ۹۱٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۱٦۸۔

وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔“

اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۸۷ / ۳۵۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ علیہ السلام: مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

”حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہلِ بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور قضاعی نے بیان کیا ہے۔

۱۸۸ / ۳٦۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الطبرانی في المعجم الكبير، ٣/ ٤٥، الرقم: ٢٦٣٧، والقضاعی في مسند الشهاب، ٢/ ٢٧٣، الرقم: ١٣٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨.

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ٧٢، الرقم: ٢٠٣، وفي المعجم الكبير، ٣/ ١٢٦، الرقم: ٢٨٨١، ١/ ٨٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٥/ ٢٩٤.

لِلّٰهِ حُرُمَاتٍ ثَـلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۸۹ / ۳۷۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہلِ آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو اہلِ آسمان بھی ختم ہو جائیں گے اور میرے اہلِ بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہلِ بیت ختم ہو جائیں گے تو اہلِ زمین بھی ختم ہو جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۴ / ۳۱۱، الرقم: ۶۹۱۳.

فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

١٩٠ / ٣٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللهُ، وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللهِ وَالْمُسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ بِذَلِکَ مَنْ أَذَلَّ اللهُ، وَيُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی جو کہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے (وہ چھ بندے یہ ہیں): جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے اسے عزت دے سکے جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہلِ بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٩١ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر عن رسول الله ﷺ، باب: منه، (١٧)، ٤ / ٤٥٧، الرقم: ٢١٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٣ / ٦٠، الرقم: ٥٧٤٩، والحاكم في المستدرك، ٢ / ٥٧٢، الرقم: ٣٩٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ٤٣، الرقم: ٨٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣ / ٤٤٣، الرقم: ٤٠١٠.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٣٥، الرقم: ٦٩٧٨، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٢، الرقم: ٤٧١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٢٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١ / ٥٥٥، الرقم: ٢٢٤٦.

نَفُسِي بِيَدِهِ: لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہلِ بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۹۲ / ۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُّثْبِتَ قَائِمَكُمْ وَأَنْ يَّهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَأَنْ يُّعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَصَلَّى وَصَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صلی الله علیه وآله وسلم دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے ملے

الحديث رقم ۴۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳ / ۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۲، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱ / ۱۷۶، الرقم: ۱۱۴۱۲، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۷۱۔

درآنحالیکہ وہ اہلِ بیت سے بغض رکھنے والا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٩٣ / ٤١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهِ وَأَنْ يُّؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبُطْنِ فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه وَشِيْعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ اٹھائے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے علی اور اس کے مددگاروں کے لئے مغفرت طلب کی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٩٤ / ٤٢۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤ / ٢١٢، الرقم: ٤٠٠٢، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٣ / ١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢۔

الحديث رقم ٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٣٩، الرقم: ٢٤٠٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٢۔

خُدَيْجٍ: يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاكَ وَبُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَلَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِنْ نَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے فرمایا: اے معاویہ بن خدیج! ہم (اہلِ بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہلِ بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوضِ کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۹۵/ ٤٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَإِمَّا لِزِنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرُؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ لِغَيْرِ طُهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہلِ بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔'' اس حدیث کو امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

۱۹٦/ ٤٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَلِكَ غَيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُمْ فَيَطُوْلَ حِسَابُهُمْ، وَأَنْ يَكْثُرَ الْوِجْدَانِيَاتُ فَيَكْثُرَ شَيَاطِيْنُهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۳۲، الرقم: ١٦١٤، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ٦٢٦، الرقم: ٥٩٥٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳/ ١٤٨.

الحديث رقم ٤٤: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۱/ ٤٩٢، الرقم: ۲۰۰۷.

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مجھ سے اور میرے اہلِ بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرتِ مال اور کثرتِ اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرتِ مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٩٧ / ٤٥۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَنَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَمَنْ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی سے بغض رکھنا، میرے اہلِ بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔“ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢ / ٨٥، الرقم: ٢٤٥٩۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ علیہم السلام

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور اہلِ قرابت کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱۹۸/ ۴۶۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو بس ایک انسان ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتۂ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ تعالیٰ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا

الحديث رقم ۴۶: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبي طالب رضی الله عنه، ۳/ ۱۸۷۳، الرقم: ۲۴۰۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۴/ ۳۶۶، الرقم: ۱۹۲۶۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱/ ۱۴۵، الرقم: ۱۲۳، والبيهقی فی السنن الکبری، ۲/ ۱۴۸، الرقم: ۲۶۷۹، واللالکائی فی اعتقاد أهل السنة، ۱/ ۷۹، الرقم: ۸۸۔

اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہلِ بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (کہ کہیں تم بھول کر بھی ان کے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کر بیٹھنا)۔'' اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩٩/ ٤٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ اس چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور آپ ﷺ نے انھیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی اس چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیتِ مبارکہ پڑھی: ''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔'' [الأحزاب، ۳۳:۳۳]۔'' اسے امام مسلم، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبی ﷺ، ٤/ ١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧-٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٢/ ١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠.

٢٠٠ / ٤٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُم﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔‘‘ [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٠١ / ٤٩۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ

الحديث رقم ٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفی کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائی في السنن الکبری، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقی فی السنن الکبری، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩۔١٣١٧٠۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَي عَلِيِّ بْنِ أبي طَالِبٍ رضی اللہ عنہم، ١ / ٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفی المعجم الکبير، ٣ / ٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١ / ١٣٣، الرقم: ٨٥۔

سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں بھی اُس کے ساتھ حالتِ جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔'' اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٢ / ٥٠۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟''

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی مناقب أهل بيت النبی صلی الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٦ / ٣٧٨٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی عن أبي سعيد رضی الله عنه فی المعجم الأوسط، ٣ / ٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، وفی المعجم الصغير، ١ / ٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، وفی المعجم الکبير، ٣ / ٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وأبويعلی فی المسند، ٢ / ٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣.

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

۲۰۳ / ۵۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳:۳۳]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِکِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے‘‘ [الأحزاب، ۳۳:۳۳] نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں اپنی کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یانبی اللہ! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنے مقام پر رہو اور تم تو بہتر مقام پر فائز ہو۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ۳۵۱/۵، الرقم: ۳۲۰۵، وفی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۶۹۹/۵، الرقم: ۳۸۷۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱۳۴/۴، الرقم: ۳۷۹۹.

٢٠٤ / ٥٢ـ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”امام عبدالسلام بن ابی صالح ابوصلت ہروی، امام علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد (امام موسیٰ الرضا) سے وہ امام جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد (امام محمد) سے وہ امام علی بن حسین سے وہ اپنے والد (امام حسین علیہ السلام) سے وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان (اسلام) پر عمل کرنے کا نام ہے۔ (امام ابن ماجہ کے شیخ) امام ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث مبارک کی یہ سند ﴿عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه﴾ پڑھ کر کسی پاگل پر دم کی جائے تو وہ ضرور شفایاب ہو جائے گا۔“

اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٥ / ٥٣ـ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَامَ كَعْبٌ رضي الله عنه فَأَخَذَ بِحُجْزَةِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنه، وَقَالَ: أَدَّخِرُهَا عِنْدَكَ لِلشَّفَاعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: وَلِي الشَّفَاعَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيٍّ يُسْلِمُ إِلَّا كَانَتْ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١ / ٢٥، الرقم: ٦٥، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، ٨ / ٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١ / ٤٧، الرقم: ١٦، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ٢ / ٧٤٢.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٩٤٤، الرقم: ١٨٢٤، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٦ / ٤٢.

لَهُ شَفَاعَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

''حضرت عطیہ عوفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑا اور عرض کرنے لگے: میں آپ کے اس دامن کو قیامت کے دن اپنے لئے ذریعۂ شفاعت بناتا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میرے لئے شفاعت ہوگی؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلِ بیت میں سے جس کسی نے بھی اسلام قبول کیا ہے اسے حقِ شفاعت حاصل ہوگا۔''

اسے امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کو امام حاکم، بزار اور ابونعیم نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٠٦ / ٥٤۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ سلام اللہ علیہا نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔''

اسے امام حاکم، بزار اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٠٧ / ٥٥۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: وَعَدَنِي رَبِّي فِي

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، والبزار في المسند، ٥ / ٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤ / ١٨٨، والمناوي في فيض القدير، ٢ / ٤٦٢.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٨٢، الرقم: ٧١١٢.

أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ وُلِّي بِالْبَلَاغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہلِ بیت کے بارے میں وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۲۰۸ / ۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلَا وَلَا تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوْا وَلَا تَخَلَّفُوْا عَنْهَا فَتَهْلِكُوْا وَلَا تَعَلِّمُوْهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلَا أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن اور اپنی عترت اہلِ بیت کے بارے میں آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں کہ ان میں سے ہر کوئی اپنے علاوہ دو بندوں کے برابر علم رکھتا ہے اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مقام و مرتبہ کے بارے میں بتاتا کہ قریش کے بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔‘‘

اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩ / ٦٤، وابن الأثير في أسد الغابة، ٣ / ١٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٩٥.

٢٠٩ / ٥٧۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم ﷺ (بنفسِ نفیس)، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢١٠ / ٥٨۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَأَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوا الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہلِ بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہلِ فضل ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٦٩۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢ / ٤٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٢٣، الرقم: ٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠ / ٣٨٠۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام اللّٰه عليها

﴿ سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب ﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾

٢۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام اللہ علیہا بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جانِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٣۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام اللہ علیہا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٤۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام اللہ علیہا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان﴾

٥۔ فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام اللہ علیہا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلق مناقب کا بیان﴾

٦۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام اللہ علیہا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٧۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾

١/٢١١۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضی اللہ عنہ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [الأحزاب، ٣٣: ٣٣]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآنحالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر مبارک اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجھہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ

الحديث رقم ١: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ١٨٨٣/٤، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٣٧٠/٦، الرقم: ٣٦١٠٢، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٦٧٢/٢، الرقم: ١١٤٩، وابن راهويه فی المسند، ٦٧٨/٣، الرقم: ١٢٧١، والحاكم فی المستدرك، ١٦٩/٣، الرقم: ٤٧٠٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ١٤٩/٢، والطبری فی جامع البيان، ٦/٢٢، ٧۔

اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔'' [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔'' اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۱۲ / ۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضی الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضی الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

''پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ: ''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔'' [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے (ہر طرح کی) نجاست دور کر اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأحزاب، ۵ / ۳۵۱، ۶۶۳، الرقم: ۳۲۰۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۲۹۲، وفی فضائل الصحابة، ۲ / ۵۸۷، الرقم: ۹۹۴، والحاکم فی المستدرک، ۲ / ۴۵۱، الرقم: ۳۵۵۸، ۳ / ۱۵۸، الرقم: ۴۷۰۵، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۳ / ۵۲، الرقم: ۲۶۶۲۔

٢١٣ / ٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: اَلصَّلَاةَ، يَا أَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾. [الأحزاب، ٣٣:٣٣]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے تو فرماتے: اے اہل بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے:) ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے‘‘۔ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢١٤ / ٤۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾[الأحزاب، ٣٣:٣٣]، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رضی الله عنهم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥/ ٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٢٥٩، ٢٨٥، وفى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥/ ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، وعبد بن حميد فى المسند: ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣، والحاكم فى المستدرك، ٣/ ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨۔

الحديث رقم ٤: أخرجه الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٣/ ٣٨٠، الرقم: ٣٤٥٦، وفى المعجم الصغير، ١/ ٢٣١، الرقم: ٣٧٥، وابن حيان فى طبقات المحدثين بأصبهان، ٣/ ٣٨٤، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ١٠/ ٢٧٨، والطبرى فى جامع البيان، ٢٢/ ٦۔

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس اِرشاد مبارکہ : ’’ بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے ......ـ‘‘ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ پانچ ہستیوں ......حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام اللہ علیہا بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا جانِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾

٢١٥ / ٥۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، پس جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام بخاری کے ہیں۔

٢١٦ / ٦۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ ...... قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ، لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٥: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣ / ١٣٦١، الرقم: ٣٥١٠، وفي كتاب: المناقب، باب: مناقب فاطمة، ٣ / ١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٦، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٩، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٦٩، وأبو عوانة فى المسند، ٣ / ٧٠، الرقم: ٤٢٣٣، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥ / ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٤، الرقم: ١٠١٢.

الحديث رقم ٦: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: ذكر أصهار النبي ﷺ، ٣ / ١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٣، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤ / ١٩٠٣، الرقم: ٢٤٤٨، وابن ماجه فى السنن، كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ١ / ٦٤٤، الرقم: ١٩٩٩، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٥٩، الرقم: ١٣٣٥، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤٠٧، ٤٠٨، ٥٣٥، الرقم: ٦٩٥٦، ٦٩٥٧، ٧٠٦٠، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ١٨، ١٩، الرقم: ١٨، ١٩، ٢٢ / ٤٠٥، الرقم: ١٠١٣.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور مجھے ہرگز یہ پسند نہیں کہ کوئی شخص اسے تکلیف پہنچائے اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے گھر میں رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دُشمن کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷/۲۱۷۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْنِي أَنْ يُنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ، عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه. فَلَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ. وَقَالَ ﷺ: فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي. يَرِيْبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا: بنی ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا حضرت علی سے رشتہ کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے۔ میں انہیں اجازت نہیں دیتا دوبارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا، سہ بارہ میں انہیں اجازت نہیں دیتا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: میری بیٹی میرے جسم کا حصہ ہے، اُس کی پریشانی مجھے پریشان کرتی ہے اور اُس کی تکلیف مجھے تکلیف دیتی ہے۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابوداود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۱۸۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۲/٤، الرقم: ۲٤٤۹، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٦۹۸/۵، الرقم: ۳۸٦۷، وأبو داود فی السنن، کتاب: النکاح، باب: ما يکره أن يجمع بينهن من النساء، ۲۲٦/۲، الرقم: ۲۰۷۱، وابن ماجه فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ٦٤۳/۱، الرقم: ۱۹۹۸، والنسائی فی السنن الکبری، ۱٤۷/۵، الرقم: ۸۵۱۸، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳۲۸/٤، وفی فضائل الصحابة، ۷۵٦/۲، الرقم:۱۳۲۸.

الحديث رقم ۸: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۱۹۰۳/٤، الرقم: ۲٤٤۹، والنسائی فی السنن الکبری، ←

إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ تو بس میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۱۹ / ۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّي، يُؤْذِيْنِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِبُنِي مَا أَنْصَبَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میری جگر گوشہ ہے، اسے تکلیف دینے والی چیز مجھے تکلیف دیتی ہے اور اسے مشقت میں ڈالنے والا مجھے مشقت میں ڈالتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲۰ / ۱۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِفَاطِمَةَ سلام الله عليها: إِنَّ اللهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ، وَيَرْضَى لِرِضَاكِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

...... ٥ / ٩٧، الرقم: ٨٣٧٠، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٠ / ٢٠١، والشيبانى فى الأحاد والمثانى، ٥ / ٣٦١، الرقم: ٢٩٥٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٤، الرقم: ١٠١٠، وأبونعيم فى حلية الأولياء، ٢ / ٤٠، والأندلسى فى تحفة المحتاج، ٢ / ٥٨٥، الرقم: ١٧٩٥.

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذى فى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد صلی الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤ / ٥، وفى فضائل الصحابة، ٢ / ٧٥٦، الرقم: ١٣٢٧، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٧٣، الرقم: ٤٧٥١، والمقدسى فى الأحاديث المختارة، ٩ / ٣١٤، ٣١٥، الرقم: ٢٧٤، والعسقلانى فى فتح البارى، ٩ / ٣٢٩، والشوكانى فى درالسحابة، ١٦ / ٢٧٤.

الحديث رقم ١٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٧، الرقم: ٤٧٣٠، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥ / ٣٦٣، الرقم: ٢٩٥٩، والطبرانى فى المعجم ←

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری ناراضگی پر ناراض ہوتا ہے اور تمہاری رضا پر راضی ہوتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٢١ / ١١۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّمَا فَاطِمَةُ شَجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میری شاخ ہے (یعنی مجھ سے ہے)، جس چیز سے اسے خوشی ہوتی ہے اس چیز سے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف پہنچتی ہے اس چیز سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔'' اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

...... الکبير، ١ / ١٠٨، الرقم: ١٨٢، ٢٢ / ٤٠١، الرقم: ١٠٠١، والدولابي في الذرية الطاهرة، ٢ / ١٢٠، الرقم: ٢٣٥، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٣ / ١١.

الحديث رقم ١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٣٣٢، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٥، الرقم: ١٣٤٧، والحاکم في المستدرک، ٣ / ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥ / ٣٦٢، الرقم: ٢٩٥٦، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٠ / ٢٥، الرقم: ٣٠، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٣ / ٢٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٣.

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿بارگاہِ مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٢٢٢ / ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا، فَسَارَّهَا بِشَيءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي: أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا پھر ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے میرے کان میں فرمایا تھا کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے اہلِ بیت میں سب سے پہلے میں آپ صلى الله عليه وآله وسلم سے ملوں گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ١٢: أخرجه البخاري فى الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٣/ ١٣٦١، الرقم: ٣٥١١، وكتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٧، ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٤/ ١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، والنسائى فى فضائل الصحابة: ٧٧، الرقم: ٢٩٦، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦/ ٧٧، وفى فضائل الصحابة، ٢/ ٧٥٤، الرقم: ١٣٢٢.

٢٢٣ / ١٣۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّيْمِيِّ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَسُئِلَتْ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت جمیع بن عمیر تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کون زیادہ محبوب تھا؟ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا۔ عرض کیا گیا: مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب تھا)؟ آپ نے فرمایا: اُن کے شوہر (حضرت علی رضی اللہ عنہ)، جہاں تک میں جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کے لئے بہت قیام کرنے والے تھے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢٤ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ سلام الله عليها وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول ﷺ، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٠٣، ٤٠٤، الرقم: ١٠٠٨، ١٠٠٩، وابن الأثير فى أسد الغابة، ٧ / ٢١٩، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٢٥، والمزى فى تهذيب الكمال، ٤ / ٥١٢، والشوكانى فى درالسحابة، ١ / ٢٧٣۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥ / ٦٩٨، الرقم: ٣٨٦٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ١٤٠، الرقم: ٨٤٩٨، والحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٥، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ٧ / ١٩٩، الرقم: ٧٢٦٢، والذهبى فى سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٣١، والشوكانى فى درالسحابة، ١٠ / ٢٧٤۔

کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے تھی اور مردوں میں سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۵ / ۱۵۔ عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ مَوْلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ، وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو فرما کر سفر پر روانہ ہوتے وہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس ہستی کے پاس تشریف لاتے وہ بھی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں۔''

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۲٦ / ۱٦۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا رَآهَا قَدْ أَقْبَلَتْ رَحَّبَ بِهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهَا حَتَّى يُجْلِسَهَا فِي مَكَانِهِ. وَكَانَتْ إِذَا رَأَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحَّبَتْ بِهِ، ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ۱۵: أخرجه أبوداود فی السنن، ٤/ ۸۷، الرقم: ٤۲۱۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ۲۷٥، والبيهقی فی السنن الكبری، ۱/ ۲٦، وزيد البغدادی فی تركة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ٥۷.

الحديث رقم ۱٦: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ٥/ ۳۹۱، ۳۹۲، الرقم: ۹۲۳٦، ۹۲۳۷، وابن حبان فی الصحيح، ۱٥/ ٤۰۳، الرقم: ٦۹٥۳، والحاكم فی المستدرك، ٤/ ۳۰۳، الرقم: ۷۷۱٥، والبخاری فی الأدب المفرد، ۱/ ۳۳٦، الرقم: ۹٤۷، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥/ ۳٦۷، الرقم: ۲۹٦۷، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/ ۲٤۲، الرقم: ٤۰۸۹، والدولابی فی الذرية الطاهرة، ۱/ ۱۰۰، الرقم: ۱۸٤.

’’ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آتے ہوئے دیکھتے تو انہیں خوش آمدید کہتے، پھر ان کی خاطر کھڑے ہو جاتے، انہیں بوسہ دیتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر لاتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے اور جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں پھر کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کو بوسہ دیتیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۲۷ / ۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ سلام اللہ علیہم، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی طرف نظرِ التفات کی اور فرمایا: جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۸ / ۱۸۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ

الحديث رقم ۱۷: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۲ / ۴۴۲، وفی فضائل الصحابة، ۲ / ۷۶۷، الرقم: ۱۳۵۰، والحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۶۱، الرقم: ۴۷۱۳، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۳ / ۴۰، الرقم: ۲۶۲۱، والخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ۷ / ۱۳۷، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ۲ / ۱۲۲، ۳ / ۲۵۷، ۲۵۸۔

الحديث رقم ۱۸: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۶۷، الرقم: ۴۷۳۲، والنسائی في فضائل الصحابة، ۱ / ۷۸، الرقم: ۲۶۴، وابن راهويه فی المسند، ۱ / ۸، الرقم: ۶، والبيهقی فی السنن الكبری، ۷ / ۱۰۱، وفی شعب الإيمان، ۶ / ۴۶۷، الرقم: ۸۹۲۷، والمقری فی تقبيل اليد، ۱ / ۹۱، والعسقلانی فی فتح الباری، ۱۱ / ۵۰۔

فَاطِمَةُ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ رَحَّبَ بِهَا وَقَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ سلام اللہ علیہا کو خوش آمدید کہتے، کھڑے ہوکر ان کا استقبال کرتے، ان کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا لیتے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٢٩ / ١٩۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَأَخَذَ بِيَدِهَا، فَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَامَتْ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان کا استقبال فرماتے، انہیں بوسہ دیتے، خوش آمدید کہتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی نشست پر بٹھالیتے، اور جب آپ ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں رونق افروز ہوتے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بھی آپ ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیتیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٣٠ / ٢٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ

الحديث رقم ١٩: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٧٤، الرقم: ٤٧٥٣، ومحب الدين الطبرى فى ذخائر العقبى، ١ / ٨٥، والهيثمى فى موارد الظمآن، ١ / ٥٤٩، الرقم: ٢٢٢٣، والعسقلانى فى فتح البارى، ١١ / ٥٠، والشوكانى فى درالسحابة، ١ / ٢٧٩۔

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٩، ١٧٠، الرقم: ٤٧٣٩، ٤٧٤٠، وابن حبان فى الصحيح، ٢ / ٤٧٠، ٤٧١، الرقم: ٦٩٦، والهيثمى فى موارد الظمآن: ٦٣١، الرقم: ٢٥٤٠، وابن عساكر فى 'تاريخ دمشق الكبير، ٤٣ / ١٤١۔

كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ سلام الله عليها فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فِدَاكِ أَبِي وَأُمِّي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنے اہل و عیال میں سے سب سے آخر میں جس شخص سے گفتگو کر کے سفر پر روانہ ہوتے وہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہوتیں، اور سفر سے واپسی پر سب سے پہلے جس شخصیت کے پاس تشریف لاتے وہ بھی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ہی ہوتیں، اور یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرماتے: (فاطمہ!) میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٣١ / ٢١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّمَا أَحَبُّ إِلَيْکَ أَنَا أَمْ فَاطِمَةُ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْکَ، وَأَنْتَ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو میرے اور سیدہ فاطمہ میں سے کون زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ مجھے تم سے زیادہ پیاری ہے، اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ عزیز ہو۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢١: أخرجه الطبراني فى المعجم الأوسط، ٧ / ٣٤٣، الرقم: ٧٦٧٥، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ٩ / ١٧٣، والمناوى فى فيض القدير، ٤ / ٤٢٢.

فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام اللہ علیہا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ

﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان﴾

۲۳۲/ ۲۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اِس اُمت کی سب عورتوں کی سردار ہو!۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۳/ ۲۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِيْنَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيْثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ، فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ

الحديث رقم ۲۲: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى بين يدي الناس ولم يخبر بسر صاحبه، ٥/ ٢٣١٧، الرقم: ٥٩٢٨، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٥، الرقم: ٢٤٥٠، والنسائی فی فضائل الصحابة، ١/ ٧٧، الرقم: ٢٦٣، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢/ ٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، والطيالسی فی المسند، ١/ ١٩٦، الرقم: ١٣٧٣، وابن سعد فی الطبقات الكبرى، ٢/ ٢٤٧۔

الحديث رقم ۲۳: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣/ ١٣٢٦، ١٣٢٧، الرقم: ٣٤٢٦، ٣٤٢٧، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ٤/ ١٩٠٤، الرقم: ٢٤٥٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٢٨٢۔

اللهِ ﷺ، حَتَّی قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهَا، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي. فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ، أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَضَحِكْتُ لِذٰلِکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا تشریف لائیں اور ان کا چلنا ہو بہو حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے جیسا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر چپکے سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں۔ تو میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے اُن سے کوئی بات چپکے سے کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ پس میں نے کہا کہ آج کی طرح میں نے خوشی کو غم کے اتنے نزدیک کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے (حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے) پوچھا: آپ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو ظاہر نہیں کر سکتی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وِصال ہو گیا تو میں نے ان سے (اُس بارے میں) پھر پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے یہ سرگوشی کی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن مجید کا ایک بار دَور کیا کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ دَور کیا ہے، میرا خیال یہی ہے کہ میرا آخری وقت آ پہنچا ہے اور بے شک میرے گھر والوں میں سے تم ہو جو سب سے پہلے مجھ سے آ ملو گی۔ اس بات نے مجھے رلا دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو یا تمام مسلمان عورتوں کی سردار ہو! تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۴ / ۲۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ هٰذَا

الحديث رقم ۲۴: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين، ۵/ ۶۶۰، الرقم: ۳۷۸۱، والنسائی فی السنن الکبری، ۵/ ۸۰، ۹۵، الرقم: ۸۲۹۸، ۸۳۶۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۵/ ۳۹۱، وفی فضائل الصحابة، ۲/ ۷۸۸، الرقم: ۱۴۰۶، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/ ۳۸۸، الرقم: ۳۲۲۷۱، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۱، ۴۷۲۲۔

مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ جو اِس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہ اُترا تھا، اُس نے اپنے پروردگار سے اِجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے حاضر ہو اور مجھے یہ خوشخبری دے کہ (میری لختِ جگر) فاطمہ اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور (میرے بیٹے) حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣٥ / ٢٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ. قَالَ: تَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن أجمعين. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ جنت کی عورتوں میں سے افضل ترین (چار) ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم اور مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن أجمعین۔‘‘ اسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٢٩٣، ٣١٦، والنسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٩٣، ٩٤، الرقم: ٨٣٥٥، ٨٣٦٤، وفی فضائل الصحابة: ٧٤، ٧٦، الرقم: ٢٥٠، ٢٥٩، وابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، والحاكم فی المستدرك، ٢ / ٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦، ٣ / ١٧٤، الرقم: ٤٧٥٢، ٤٧٥٤، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٠، ٧٦١، الرقم: ١٣٣٩.

۲۳٦/ ۲٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَهُوَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم نہیں چاہتی کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس اُمت کی تمام عورتوں کی اور مؤمنین کی تمام عورتوں کی سردار ہو!۔‘‘ اسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۳۷/ ۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَوْ أَخْبَرَنِي: أَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أُمَّتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اُس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی اور اُس نے مجھے خوشخبری سنائی (یا) مجھے خبر دی کہ (میری لختِ جگر) فاطمہ میری اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور امام بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲٦: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٤/ ۲٥۱، الرقم: ۷۰۷۸، ٥/ ۱٤٦، الرقم: ۸٥۱۷، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۷۰، الرقم: ٤۷٤۰، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ۲/ ۲٤۷، ۲٤۸، ۸/ ۲٦، ۲۷، وابن الأثير فی أسد الغابة، ۷/ ۲۱۸۔

الحديث رقم ۲۷: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۲/ ٤۰۳، الرقم: ۱۰۰٦، والبخاری فی التاريخ الکبير، ۱/ ۲۳۲، الرقم: ۷۲۸، والذهبی فی سير أعلام النبلاء، ۲/ ۱۲۷، والمزی فی تهذيب الکمال، ۲٦/ ۳۹۱۔

فَصۡلٌ فِيۡمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام الله علیها

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی سے متعلقہ مناقب کا بیان

۲۳۸ / ۲۸۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا، وَاللهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور اُس کی ناراضگی مجھے پسند نہیں۔ خدا کی قسم! کسی شخص کے پاس رسول اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹیاں جمع نہیں ہو سکتیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۳۹ / ۲۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْبِنَاءِ، قَالَ: يَا عَلِيُّ، لَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتَّى تَلْقَانِي، فَدَعَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ أَفْرَغَهُ عَلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ فِيْهِمَا وَبَارِكْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لَهُمَا

الحديث رقم ۲۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المناقب، باب: ذکر أصهار النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۳ / ۱۳٦٤، الرقم: ۳۵۲۳، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٤ / ۱۹۰۳، الرقم: ۲٤٤۸، وابن ماجه فی السنن، کتاب: النکاح، باب: الغيرة، ۱ / ٦٤٤، الرقم: ۱۹۹۹، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ۲ / ۷۵۹، الرقم: ۱۳۳۵، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ٤۰۷، ٤۰۸، ۵۳۵، الرقم: ٦۹۵٦، ٦۹۵۷، ۷۰٦۰، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲۰ / ۱۸، ۱۹، الرقم: ۱۸، ۱۹، ۲۲ / ٤۰۵، الرقم: ۱۰۱۳.

الحديث رقم ۲۹: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٦ / ۷٦، الرقم: ۱۰۰۸۸، وفی عمل اليوم والليلة: ۲۵۳، الرقم: ۲۵۸، والرويانی فی المسند، ۱ / ۷۷، الرقم: ۳۵، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۲ / ۲۰، الرقم: ۱۱۵۳، وابن الأثير فی أسد الغابة، ۷ / ۲۱۷، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ۸ / ۲۱، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۲۰۹.

فِي شِبْلِهِمَا. وفي رواية عنه: وَبَارِکْ لَهُمَا فِي نَسْلِهِمَا.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کی رات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے ملے بغیر کوئی عمل نہ کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانی ڈال کر فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے حق میں اور ان دونوں پر برکت نازل فرما، اور ان دونوں کے لئے ان کی اولاد میں برکت عطا فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: ’’ان دونوں کے لیے ان کی آل میں برکت عطا فرما۔‘‘

۲٤۰ / ۳۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحدیث رقم ۳۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۱۰ / ۱۵٦، الرقم: ۱۰۳۰۵، والحسینی فی البیان والتعریف، ۱ / ۱۷٤، الرقم: ٤۵۵، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۲۰٤، والحلبی فی الکشف الحثیث، ۱ / ۱۷٤، والمناوی فی فیض القدیر، ۲ / ۲۱۵۔

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام اللہ علیہا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۲۴۱ / ۳۱۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِفَاطِمَةَ: إِنِّي وَإِيَّاكِ وَهَذَيْنِ وَهَذَا الرَّاقِدَ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: (اے فاطمہ!) میں، تم اور یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ اس وقت آپ سو کر اٹھے تھے) روزِ قیامت ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

۲۴۲ / ۳۲۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا أَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتَّى تَمُرَّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک نداء دینے والا پردے کے پیچھے سے آواز دے گا: اے اہلِ محشر! اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۱: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۱۰۱، وفی فضائل الصحابة، ۲ / ۶۹۲، الرقم: ۱۱۸۳، والبزار فی المسند، ۳ / ۲۹، ۳۰، الرقم: ۷۷۹، والشيبانی فی السنة، ۲ / ۵۹۸، الرقم: ۱۳۲۲، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۱۶۹، ۱۷۰، وابن الأثير فی أسد الغابة ۷ / ۲۲۰۔

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳ / ۱۶۶، الرقم: ۴۷۲۸، ومحب الدين الطبری فی ذخائر العقبی، ۱ / ۹۴، وابن الأثير فی أسد الغابة، ۷ / ۲۲۰۔

۲۴۳ / ۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: تُبْعَثُ الْأَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِ لِيُوَافُوْا بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمُحَشَّرِ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَى نَاقَتِهِ، وَأُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ أَمَامِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاءِ کرام قیامت کے دن سواری کے جانوروں پر سوار ہو کر اپنی اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ میدانِ محشر میں تشریف لائیں گے اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر لائے جائیں گے اور مجھے براق پر لایا جائے گا، جس کا قدم اُس کی منتہائے نگاہ پر پڑے گا اور میرے آگے آگے سیدہ فاطمہ ہوں گی۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۴۴ / ۳۴۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: (میرے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۲۴۵ / ۳۵۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قَالَ: أَنَا وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ

الحديث رقم ۳۳: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳ / ۱۶۶، الرقم: ۴۷۲۷۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳ / ۱۶۴، الرقم: ۴۷۲۳، وابن عساكر فى تاريخ دمشق الكبير، ۱۴ / ۱۷۳، والهندى فى كنز العمال، ۱۲ / ۹۸، الرقم: ۳۴۱۶۶، والهيتمى فى الصواعق المحرقه، ۲ / ۴۴۸، ومحب الدين الطبرى فى ذخائر العقبى، ۱ / ۲۱۴۔

الحديث رقم ۳۵: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ۳ / ۴۱، الرقم: ۲۶۲۳، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ۹ / ۱۷۴۔

وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ وَمَنْ أَحَبَّنَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، علی، فاطمہ، حسن و حسین اور ہم سے محبت کرنے والے سب روزِ قیامت ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے۔ قیامت کے دن ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں میں فیصلے کر دیئے جائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۶ / ۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: غُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت ایک ندا دینے والا آواز دے گا: اپنی نگاہیں جھکا لو تاکہ فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جائیں۔‘‘

اس حدیث کو خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۷ / ۳۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمِلْتُ عَلَى الْبُرَاقِ وَحُمِلَتْ فَاطِمَةُ عَلَى نَاقَةِ الْعَضْبَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مجھے براق پر اور سیدہ فاطمہ کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۶: أخرجه الخطيب البغدادی فی تاريخ بغداد، ۸ / ۱۴۲، ومحب الدين الطبری فی ذخائر العقبی، ۱ / ۹۴۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن عساکر فی تاريخ دمشق الکبير، ۱۰ / ۳۵۳۔

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے جامع مناقب کا بیان

۲۴۸/ ۳۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهَا، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِکَ، فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ ﷺ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، فَبَکَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِکْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا پھر ان سے سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں۔ پھر انہیں قریب بلا کر کچھ سرگوشی کی تو وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اس بارے میں سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے پوچھا تو اُنہوں نے بتایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے کان میں فرمایا کہ آپ ﷺ کا اسی مرض میں وصال ہو جائے گا۔ پس میں رونے لگی، پھر آپ ﷺ نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میرے اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم میرے بعد آؤ گی اس پر میں ہنس پڑی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۴۹/ ۳۹۔ عَنْ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها

الحديث رقم ۳۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ۳/ ۱۳۶۱، الرقم: ۳۵۱۱، وفي كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ۳/ ۱۳۲۷، الرقم: ۳۴۲۷، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/ ۱۹۰۴، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائي في فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۹۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۷۷، وفي فضائل الصحابة، ۲/ ۷۵۴، الرقم: ۱۳۲۲.

الحديث رقم ۳۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الاستئذان، باب: من ناجى بين الناس ومن لم يخبر بسر صاحبه فإذا مات أخبر به، ۵/ ۲۳۱۷، الرقم: ۵۹۲۸، ←

قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ جَمِيْعًا، لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ، فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام تَمْشِي، وَلاَ وَاللهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ.

’’حضرت مسروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی اَزواجِ مطہرات آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں اور کوئی ایک بھی ہم میں سے غیر حاضر نہ تھی، اِتنے میں حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا وہاں تشریف لے آئیں، تو اللہ کی قسم! اُن کا چلنا حضور نبی اکرم ﷺ کے چلنے سے ذرّہ بھر مختلف نہ تھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۵۰ / ۴۰. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي. فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام

...... ومسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/ ۱۹۰۵، الرقم: ۲۴۵۰، والنسائى فى فضائل الصحابة: ۷۷، الرقم: ۲۶۳، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ۲/ ۷۶۲، الرقم: ۱۳۴۲، والطيالسى فى المسند، ۱/ ۱۹۶، الرقم: ۱۳۷۳، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ۲/ ۲۴۷، والدولابى فى الذرية الطاهرة، ۱/ ۱۰۱، ۱۰۲، الرقم: ۱۸۸.

الحديث رقم ۴۰: أخرجه مسلم فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل فاطمة بنت النبي ﷺ، ۴/ ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، الرقم: ۲۴۵۰، وابن ماجه فى السنن، كتاب: ماجاء في الجنائز، باب: ماجاء في ذكر مرض رسول الله ﷺ، ۱/ ۵۱۸، الرقم: ۱۶۲۰، والنسائى فى السنن الكبرى، ۴/ ۲۵۱، الرقم: ۷۰۷۸، ۵/ ۹۶، ۱۴۶، الرقم: ۸۳۶۸، ۸۵۱۶، ۸۵۱۷، وفى فضائل الصحابة، ۷۷، الرقم: ۲۶۳، وفى كتاب الوفاة، ۱/ ۲۰، الرقم: ۲.

اَزواج جمع تھیں اور کوئی بھی غیر حاضر نہیں تھی۔ اتنے میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں جن کی چال رسول اللہ ﷺ کی چال کے مشابہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مرحبا (خوش آمدید) میری بیٹی! پھر اُنہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا۔‘‘

اسے امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۵۱ / ۴۱۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا وَقُعُوْدِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کردار اور نشست و برخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

۲۵۲ / ۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ كَانَ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ كَلَامًا وَلَا حَدِيْثًا وَلَا جِلْسَةً مِنْ فَاطِمَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

الحديث رقم ۴۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵ / ۷۰۰، الرقم: ۳۸۷۲، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: ماجاء في القيام، ۴ / ۳۵۵، الرقم: ۵۲۱۷، والنسائی فی فضائل الصحابة: ۷۸، الرقم: ۲۶۴، والحاکم فی المستدرک، ۴ / ۳۰۳، الرقم: ۷۷۱۵، والبيهقی فی السنن الکبری، ۵ / ۹۶، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ۲ / ۲۴۸، وابن جوزی فی صفة الصفوة، ۲ / ۷۰۶۔

الحديث رقم ۴۲: أخرجه البخاری فی الأدب المفرد، ۱ / ۳۲۶، ۳۷۷، الرقم: ۹۴۷، ۹۷۱، والنسائی فی السنن الکبری، ۵ / ۳۹۱، الرقم: ۹۲۳۶، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵ / ۴۰۳، الرقم: ۶۹۵۳، والحاکم فی المستدرک، ۳ / ۱۶۷، ۱۷۴، الرقم: ۴۷۳۲، ۴۷۵۳، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۴ / ۲۴۲، الرقم: ۴۰۸۹، والبيهقی فی السنن الکبری، ۷ / ۱۰۱، وابن راهويه فی المسند، ۱ / ۸، الرقم: ۶۔

’’اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اندازِ گفتگو میں حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے بڑھ کر کسی اور کو حضور نبی اکرم ﷺ سے اس قدر مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں اور امام نسائی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

۲۵۳ / ۴۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ﴾ [النصر، ۱۱۰] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاطِمَةَ، فَقَالَ: قَدْ نُعِيَتُ إِلَی نَفْسِي، فَبَکَتْ، فَقَالَ: لَا تَبْکِي، فَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي، فَضَحِکَتْ، فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْنَ: يَا فَاطِمَةُ، رَأَيْنَاکِ بَکَيْتِ، ثُمَّ ضَحِکْتِ قَالَتْ: إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نُعِيَ إِلَيْهِ نَفْسُهُ فَبَکَيْتُ، فَقَالَ لِي: لَا تَبْکِي فَإِنَّکِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِکْتُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب یہ سورت: ’’جب اللہ کی مدد اور فتح آ پہنچے۔‘‘ [النصر، ۱۱۰] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلایا اور فرمایا: میری وفات کی خبر آ گئی ہے، وہ رو پڑیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، بے شک تم میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملو گی تو وہ ہنس پڑیں، اس بات کو آپ ﷺ کی بعض ازواج نے بھی دیکھا۔ انہوں نے پوچھا: فاطمہ! (کیا ماجرا ہے)، ہم نے آپ کو پہلے روتے اور پھر ہنستے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میری وفات کا وقت آ پہنچا ہے۔ (اس پر) میں رو پڑی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مت رو، تم میرے اہل بیت میں سب سے پہلے مجھے ملو گی، تو میں ہنس پڑی۔‘‘

اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الدارمی فی السنن، ۱ / ۵۱، الرقم: ۷۹، وابن کثير فی تفسير القرآن العظيم، ۴ / ۵۶۱.

٢٥٤ / ٤٤۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِفَاطِمَةَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أُعِيْذُهَا بِکَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے لئے خصوصی دعا فرمائی: اے اللہ! میں (اپنی) اس (بیٹی) اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٥٥ / ٤٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمْ يَکُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ سلام اللہ علیهم. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی بھی شخص حضرت حسن بن علی اور حضرت فاطمۃ الزہراء (رضی اللہ عنہما) سے بڑھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھنے والا نہیں تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٥٦ / ٤٦۔ عَنْ أُمِّ سَلْمَى رضي الله عنها قَالَتْ: اشْتَکَتْ فَاطِمَةُ سلام اللہ علیها شَکْوَاهَا الَّتِي قُبِضَتْ فِيْهِ، فَکُنْتُ أُمَرِّضُهَا فَأَصْبَحَتْ يَوْمًا کَأَمْثَلِ

الحديث رقم ٤٤: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣٩٤، ٣٩٥، الرقم: ٦٩٤٤، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢٢ / ٤٠٩، الرقم: ١٠٢١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٢، الرقم: ١٣٤٢، والهيثمی فی موارد الظمآن، ٥٥٠، ٥٥١، الرقم: ٢٢٢٥، وابن الجوزي فی تذکرة الخواص، ١ / ٢٧٧، ومحب الدين الطبری فی ذخائر العقبی، ١ / ٦٧۔

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ١٦٤۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٦ / ٤٦١، الرقم: ٢٧٦٥٦۔ ٢٧٦٥٧، والدولابی فی الذرية الطاهرة، ١ / ١١٣، والزيلعی فی نصب الراية، ٢ / ٢٥٠، ومحب الدين الطبری فی ذخائر العقبی، ١ / ١٠٣، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢١٠، وابن الأثير فی أسد الغابة، ٧ / ٢٢١۔

مَارَأَیْتُهَا فِي شَکْوَاهَا تِلْکَ. قَالَتْ: وَخَرَجَ عَلِيٌّ رضی الله عنه لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ: یَا أُمَّهُ، اسْکُبِي لِي غُسْلاً، فَسَکَبْتُ لَهَا غُسْلاً فَاغْتَسَلَتْ کَأَحْسَنِ مَا رَأَیْتُهَا تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَتْ: یَا أُمَّهُ، أَعْطِیْنِي. ثِیَابِي الْجُدُدَ، فَأَعْطَیْتُهَا، فَلَبِسَتْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: یَا أُمَّهُ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَیْتِ، فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ، وَجَعَلَتْ یَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا، ثُمَّ قَالَتْ: یَا أُمَّهُ، إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ، وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلاَ یَکْشِفُنِي أَحَدٌ، فَقُبِضَتْ مَکَانَهَا، قَالَتْ: فَجَاءَ عَلِيٌّ رضی الله عنه فَأَخْبَرْتُهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت امّ سلمی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اپنے مرضِ وصال میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کیا کرتی تھی۔ بیماری کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے تھے۔ سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اے اماں! میرے غسل کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے جہاں تک میں نے دیکھا بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: اماں جی! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے ایسا ہی کیا آپ قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے کر لیا پھر فرمایا: اماں جی: اب میری وفات ہو جائے گی، میں (غسل کر کے) پاک ہو چکی ہوں، لہٰذا مجھے کوئی نہ کھولے پس اُسی جگہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر حضرت علی کرم اللہ وجھہ تشریف لائے تو میں نے انہیں ساری بات بتائی۔‘‘ اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵۷/ ٤٧۔ عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لِکُلِّ بَنِي أُمٍّ عُصْبَةٌ یَنْتَمُوْنَ إِلَیْهِمْ إِلَّا ابْنَي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِیُّهُمَا وَعُصْبَتُهُمَا.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

الحدیث رقم ٤٧: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۷۹، الرقم: ٤۷۷۰، والسخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف بحب آقرباء الرسول صلی الله علیه وآله وسلم وذوی الشرف، ۱/ ۱۳۰.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ماں کی اولاد کا عصبہ (باپ) ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتی ہے، سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، کہ میں ہی اُن کا ولی اور میں ہی اُن کا نسب ہوں۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٥٨ / ٤٨۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے نسب اور رشتہ کے سوا قیامت کے دن ہر نسب اور رشتہ منقطع ہو جائے گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٥٩ / ٤٩۔ عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللهِ، مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنْكِ، وَاللهِ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ أَبِيْكِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٥٣، الرقم: ٤٦٨٤، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ٢ / ٦٢٥، ٦٢٦، ٧٥٨، الرقم: ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٣٣٣، والبزار فى المسند، ١ / ٣٩٧، الرقم: ٢٧٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، ٤٥، الرقم: ٢٦٣٣، ٢٦٣٤، وفى المعجم الأوسط، ٥ / ٣٧٦، الرقم: ٥٦٠٦، ٦ / ٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٦٨، الرقم: ٤٧٣٦، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٧ / ٤٣٢، الرقم: ٣٧٠٤٥، وأحمد بن حنبل فى فضائل الصحابة، ١ / ٣٦٤، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٥ / ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٢، والخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد، ٤ / ٤٠١۔

صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں گئے اور کہا: اے فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے آپ کے سوا کسی شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک محبوب تر نہیں دیکھا اور خدا کی قسم! لوگوں میں سے مجھے بھی آپ کے والد محترم کے بعد کوئی آپ سے زیادہ محبوب نہیں۔‘‘

اسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٦٠ / ٥٠۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ رضي الله عنها: إِنَّ اللهَ عزوجل غَيْرُ مُعَذِّبِکِ وَلَا وُلْدِکِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری اولاد کو آگ کا عذاب نہیں دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا۔

٢٦١ / ٥١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَفْضَلَ مِنْ فَاطِمَةَ سلام الله عليها غَيْرَ أَبِيْهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے افضل اُن کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی شخص کو نہیں پایا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٢ / ٥٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ سلام الله عليها: أَنْتِ أَوَّلُ أَهْلِي لُحُوْقًا بِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ٢٦٣، الرقم: ١١٦٨٥، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠٢، والسخاوی فی إستجلاب إرتقاء الغرف، ١ / ١١٧.

الحديث رقم ٥١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣ / ١٣٧ الرقم: ٢٧٢١، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ٢٠١، والشوکانی فی درالسحابة، ١ / ٢٧٧، الرقم: ٢٤.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦٤، الرقم: ١٣٤٥، وأبونعيم فی حلية الأولياء، ٢ / ٤٠.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھے ملوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۳ / ۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَصْدَقَ مِنْ فَاطِمَةَ غَيْرَ أَبِيهَا. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے بابا جان یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے سوا میں نے سیدہ فاطمہ سے زیادہ سچا کائنات میں کوئی نہیں دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۵۳: أخرجه أبونعيم فی حلية الأولياء، ۲ / ۴۱، ۴۲۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ:

مَنَاقِبُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

﴿حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

۱۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى

﴿حضرت علی علیہ السلام کے قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

۲۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ عليه السلام عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

۳۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی علیہ السلام کا اہلِ بیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہونے کا بیان﴾

۴۔ فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

۵۔ فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عليه السلام فَقَدْ أَحَبَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا عليه السلام فَقَدْ أَبْغَضَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حبِّ علی علیہ السلام حبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بُغضِ علی علیہ السلام بُغضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا بیان﴾

۶۔ فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿حضرت علی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

فَصْلٌ فِي كَوْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى

﴿حضرت علی علیہ السلام کے قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾

۲٦٤ / ۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ رضي الله عنه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲٦٥ / ۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بُعِثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ رضي الله عنه يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیر کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۱: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبي طالب رضي الله عنه، ۵ / ٦٤۲، الرقم: ۳۷۳۵، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤ / ۳٦۷، والحاکم في المستدرک، ۳ / ٤٤۷، الرقم: ٤٦٦۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ۳۷۱، الرقم: ۳۲۱۰٦، والطبراني في المعجم الکبير، ۱۱ / ٤۰٦، الرقم: ۱۲۱۵۱، ۲۲ / ٤۵۲، الرقم: ۱۱۰۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۲.

الحديث رقم ۲: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ۵ / ٦٤۰، الرقم: ۳۷۲۸، والحاکم فی المستدرک، ۳ / ۱۲۱، الرقم: ٤۵۸۷، والمناوي في فيض القدير، ٤ / ۳۵۵.

٢٦٦ / ٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلِيٌّ رضي الله عنه.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: قَدِ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رضي الله عنه، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ رضي الله عنه، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ رضي الله عنه وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔“

”اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس بارے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور بعض نے کہا: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ اسلام لائے جبکہ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عورتوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہونے والی خاتون حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

٢٦٧ / ٤. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضي الله عنه عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة: قَالَ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ رضي الله عنها.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

الحديث رقم ٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥ / ٦٤٢، الرقم: ٣٧٣٤.

الحديث رقم٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦٠٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣ / ٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۶۸ / ۵۔ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ ضَحِکَ عَلَى الْمِنبَرِ، لَمْ أَرَهُ ضَحِکَ ضِحْکًا أَکْثَرَ مِنْهُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: ذَکَرْتُ قَوْلَ أَبِي طَالِبٍ ظَهَرَ عَلَيْنَا أَبُوطَالِبٍ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَنَحْنُ نُصَلِّي بِبَطْنِ نَخْلَةَ، فَقَالَ: مَا تَصْنَعَانِ يَا ابْنَ أَخِي؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَى الإِسْلَامِ، فَقَالَ: مَا بِالَّذِي تَصْنَعَانِ بَأْسٌ أَوْ بِالَّذِي تَقُوْلَانِ بَأْسٌ وَلَکِنْ وَاللهِ، لَا تَعْلُوْنِي سِنِّي أَبَدًا، وَضَحِکَ تَعَجُّبًا لِقَوْلِ أَبِيهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَکَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَکَ قَبْلِي، غَيْرَ نَبِيِّکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّيَالِسِيُّ.

’’حضرت حبہ عرنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر ہنستے ہوئے دیکھا اور میں نے کبھی بھی انہیں اس قدر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔ پھر انہوں نے فرمایا: مجھے اپنے والد حضرت ابو طالب کا قول یاد آ گیا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس آئے جبکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور ہم وادئ نخلہ میں نماز ادا کر رہے تھے، پس انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ کیا کر رہے ہیں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: جو کچھ آپ کر رہے ہیں یا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں لیکن آپ کبھی بھی (تجربہ میں) میری عمر سے زیادہ نہیں ہو سکتے۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی اس بات پر ہنس دیئے پھر فرمایا: اے اللہ! میں

الحديث رقم ٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٧٧٦، والطيالسي في المسند، ١ / ٣٦، الرقم: ١٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٢.

نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے اس امت کے کسی اور فرد نے تیری عبادت کی ہو سوائے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ تین مرتبہ دہرایا پھر فرمایا: تحقیق میں نے عامۃ الناس کے نماز پڑھنے سے سات سال پہلے نماز ادا کی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد اور طیالسی نے روایت کیا ہے۔

٢٦٩/ ٦۔ عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى نَبِيِّهَا صلى الله عليه وآله وسلم أَوَّلُهَا إِسْلَامًا، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ امت میں سے سب سے پہلے حوضِ کوثر پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے اسلام لانے میں سب سے اول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/ ٢٦٧، الرقم: ٣٥٩٥٤، والطبرانی فی المعجم الكبير، ٦/ ٢٦٥، الرقم: ٦١٧٤، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/ ١٤٩، الرقم: ١٧٩، وابن سعد في الطبقات، ٢/ ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٠٢۔

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ عليه السلام عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

بارگاہِ مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان

۲۷۰ / ۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: خَلَّفَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه فِي غَزْوَةِ تَبُوْکَ. فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ، أَ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى عليهما السلام؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام بنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۷۱ / ۸۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم

الحديث رقم ۷: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ٤ / ١٦٠٢، الرقم: ٤١٥٤، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، ١٨٧٠، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٧٠، الرقم: ٦٩٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩ / ٤٠.

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤.

يَقُوْلُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي. وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: اُدْعُوْا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣:٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ ﷺ نے بعض مغازی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (اپنا قائم مقام بنا کر) پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور غزوۂ خیبر کے دن میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا کہ کل میں اس شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں، سو ہم سب اس سعادت کے حصول کے انتظار میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کو میرے پاس لاؤ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لایا گیا، اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے، آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن مبارک ڈالا اور انہیں جھنڈا عطا کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کر دیا اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ”آپ فرما دیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بُلا لیتے ہیں۔“ [آل عمران، ٣: ٦١] تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔“

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٢ / ٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مانگتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے عطا فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو بھی پہلے مجھے ہی دیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٣ / ١٠۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلِيًّا رضي الله عنه يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ: لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ طائف کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی، لوگ کہنے لگے آج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ کافی دیر تک سرگوشی کی۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبي طالب رضي الله عنه، ٥ / ٦٣٧، الرقم: ٣٧٢٢، ٣٧٢٩، والنسائی فی السنن الکبری، ٥ / ١٤٢، الرقم: ٨٥٠٤، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٣٥، الرقم: ٤٦٣٠، والمقدسی فی الأحاديث المختارة، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٦١٤۔

الحديث رقم ١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ٥ / ٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٦، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢ / ٥٩٨، الرقم: ١٣٢١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ١٨٦، الرقم: ١٧٥٦۔

نے خود ان سے سرگوشی کی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٤ / ١١۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: يَا عَلِيُّ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنَبُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُکَ. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ: قُلْتُ لِضَرَارِ بْنِ صُرَدَ: مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنُباً غَيْرِي وَغَيْرُکَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْيَعْلَى.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ حالتِ جنابت میں اس مسجد میں رہے۔ امام علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن صرد سے اس کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ حالتِ جنابت میں کوئی اس مسجد کو بطور راستہ استعمال نہیں کرسکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار اور ابویعلی نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٥ / ١٢۔ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، لَا

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٥ / ٦٣٩، الرقم: ٣٧٢٧، والبزار في المسند، ٤ / ٣٦، الرقم: ١١٩٧، وأبو يعلى فی المسند، ٢ / ٣١١، الرقم: ١٠٤٢، والبيهقی فی السنن الکبری، ٧ / ٦٥، الرقم: ١٣١٨١۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب: مناقب علي بن أبي طالب، ٥ / ٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٧، والطبراني في المعجم الکبير، ٢٥ / ٦٨، الرقم: ١٦٨، وفي المعجم الأوسط، ٣ / ٤٨، الرقم: ٢٤٣٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٦٠٩، الرقم: ١٠٣٩۔

تُمِتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت امِّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک میں علی کو (واپس بخیرو عافیت) نہ دیکھ لوں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے بیان کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٧٦ / ١٣۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ، تَسْتَحِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا، اَللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الھجرہ (یعنی مدینہ منورہ) لے کر آئے اور بلال کو بھی انہوں نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے یہ ہمیشہ حق بات کرتے ہیں اگرچہ وہ کڑوی ہو اور حق گوئی نے ان کا یہ حال کر دیا ہے کہ ان کا کوئی دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے۔ ان سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے۔ اے اللہ یہ جہاں کہیں بھی ہو حق اس کے ساتھ رہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٩، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٦ / ٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، والبزار فی المسند، ٣ / ٥٢، الرقم: ٨٠٦، وأبويعلی فی المسند، ١ / ٤١٨، الرقم: ٥٥٠.

٢٧٧/ ١٤۔ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں اور میری طرف سے (عہد و پیمان میں) میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی دوسرا (ذمہ داری) ادا نہیں کر سکتا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢٧٨/ ١٥۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِکَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الحديث رقم ١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧١٩، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ١/ ٤٤، الرقم: ١١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند ٤/ ١٦٥، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧١، والطبراني في المعجم الکبير، ٤/ ١٦، الرقم: ٣٥١١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/ ١٨٣، الرقم: ١٥١٤۔

الحديث رقم ١٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضي الله عنه، ٥/ ٦٣٦، الرقم: ٣٧٢٠، والحاکم فی المستدرک، ٣/ ١٥، الرقم: ٤٢٨٨۔

انصار و مہاجرین کے درمیان اخوت قائم کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۷۹/ ۱۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَيْرٌ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَيْکَ يَأْکُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَکَلَ مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پرندے کا گوشت تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: یااللہ! اپنی مخلوق میں سے محبوب ترین شخص میرے پاس بھیج تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہ گوشت تناول کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۸۰/ ۱۷۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَاطِمَةُ سلام اللہ علیہا وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ۵/ ۶۳۶، الرقم: ۳۷۲۱، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۹/ ۱۴۶، الرقم: ۹۳۷۲، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳/ ۴۵۴.

الحديث رقم ۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۵/ ۶۹۸، الرقم: ۳۸۶۸، والحاکم فی المستدرک، ۳: ۱۶۸، الرقم: ۴۷۳۵، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۸/ ۱۳۰، الرقم: ۷۲۵۸.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں اور مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨١ / ١٨۔ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّمِيْمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها فَسَئَلْتُ: أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، فَقِيْلَ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت جمیع بن عمیر تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں کون حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے فرمایا: حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، پھر عرض کیا گیا: اور مردوں میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا: ان کا خاوند (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اگرچہ جہاں تک جانتی ہوں وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور (راتوں کو) قیام فرمانے والے تھے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٨٢ / ١٩۔ عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ

الحديث رقم ١٨: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥ / ٧٠١، الرقم: ٣٨٧٤، والحاکم فی المستدرك، ٣ / ١٧١۔

الحديث رقم ١٩: أخرجه أبوداود في السنن، کتاب: الضحايا، باب: الأضحية عن الميت، ٣ / ٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٥٠، الرقم: ١٢٨٥۔

لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَوْصَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حنش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں ان کی طرف سے بھی قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۸۳ / ۲۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَتْ: عُدْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَدَاةً بَعْدَ غَدَاةٍ يَقُوْلُ: جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا. قَالَتْ: وَأَظُنُّهُ كَانَ بَعَثَهُ فِي حَاجَةٍ. قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ حَاجَةً فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ فَكُنْتُ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْبَابِ، فَأَكَبَّ عَلَيْهِ عَلِيٌّ فَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيْهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم جس کا میں حلف اٹھاتی ہوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عہد کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نے آئے روز حضور نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی، آپ ﷺ دریافت فرماتے: کیا علی آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایسا بارہا مرتبہ فرمایا آپ بیان کرتی ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ضروری کام سے بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے سمجھا انہیں شاید حضور نبی اکرم ﷺ کے

الحديث رقم ۲۰: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۳۰۰، الرقم: ۲۶۶۰۷، والحاكم في المستدرك، ۳ / ۱۴۹، الرقم: ۴۶۷۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۱۲۔

ساتھ کوئی کام ہو گا سو ہم باہر آ گئے اور دروازے کے قریب بیٹھ گئے اور میں ان سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی پس حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرگوشی کرنے لگے پھر اسی دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ عہد کے اعتبار سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢٨٤ / ٢١۔ عَنْ أُسَامَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ. فَقَالَ جَعْفَرٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَالَ عَلِيٌّ. أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى نَسْأَلَهُ. فَقَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: فَجَاءُوْا يَسْتَأْذِنُوْنَهُ فَقَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدٌ مَا أَقُوْلُ: أَبِي، قَالَ: ائْذَنْ لَهُمْ وَدَخَلُوْا فَقَالُوْا: مَنْ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ قَالُوْا: نَسْأَلُکَ عَنِ الرِّجَالِ. قَالَ: أَمَّا أَنْتَ، يَاجَعْفَرُ، فَأَشْبَهَ خَلْقُکَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقِي خُلُقَکَ، وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي. وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتَنِي وَأَبُو وَلَدَيَّ، وَأَنَا مِنْکَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ، فَمَوْلَايَ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت زید رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر، حضرت علی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک دن اکٹھے ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الحديث رقم ٢١: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٢٠٤، الرقم: ٢١٨٢٥، والحاکم في المستدرک، ٣ / ٢٣٩، الرقم: ٤٩٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤ / ١٥١، الرقم: ١٣٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٧٤.

کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو محبوب ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ حضور نبی اکرم ﷺ کو پیارا ہوں پھر انہوں نے کہا: چلو حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمت اقدس میں چلتے ہیں اور آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ پس وہ تینوں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (ملاقات کی) اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: جعفر، علی اور زید بن حارثہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دو پھر وہ داخل ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے مردوں کے بارے میں عرض کیا ہے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جعفر! تمہاری خلقت میری خلقت سے مشابہ ہے اور میرے خُلق تمہارے خُلق سے مشابہ ہیں اور تو مجھ سے اور میرے شجرۂ نسب سے ہے، اے علی! تو میرا داماد اور میرے دو بیٹوں کا باپ ہے اور میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے اور اے زید! تو میرا غلام اور مجھ سے اور میری طرف سے ہے اور تمام قوم سے تو مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۸۵ / ۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی اللہ عنہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة: قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ فُلَانًا بِسُوْرَةِ التَّوْبَةِ. فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَأَخَذَهَا مِنْهُ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ بِهَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنِّي وَأَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا پس انہوں نے وہ سورت اس سے لے لی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت کو سوائے اس آدمی کے جو مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں کوئی اور نہیں لے جا سکتا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۲۲: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱ / ۳۳۰، الرقم: ۳۰۶۲.

٢٨٦ / ٢٣۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: اشْتَکَی عَلِيًّا النَّاسُ. قَالَ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فِيْنَا خَطِيْبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْکُوْا عَلِيًّا، فَوَ اللهِ، إِنَّهُ لَأَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللهِ، أَوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی شکایت کی۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کرو، اللہ کی قسم! وہ اللہ کی ذات (کے معاملہ) میں یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں بہت سخت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٢٨٧ / ٢٤۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِيئْ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يُکَلِّمَهُ إِلَّا عَلِيٌّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ناراضگی کے عالم میں ہوتے تو ہم میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٨٦، الرقم: ١١٨٣٥، والحاکم في المستدرك، ٣ / ١٤٤، الرقم: ٤٦٥٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٦ / ٨۔

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤ / ٣١٨، الرقم: ٤٣١٤، والحاکم في المستدرك، ٣ / ١٤١، الرقم: ٤٦٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٦۔

یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٢٨٨ / ٢٥۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بَعَثَ عَلِيًّا مَبْعَثًا فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَجِبْرِيْلُ عَنْکَ رَاضُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک جگہ بھیجا، جب وہ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل تم سے راضی ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١ / ٣١٩، الرقم: ٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١۔

فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿حضرت علی علیہ السلام کا اہلِ بیتِ مصطفی ﷺ میں سے ہونے کا بیان﴾

٢٨٩ / ٢٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ﴾ [آل عمران، ٣: ٦١] دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں کہ آؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلاتے ہیں۔'' [آل عمران، ٣: ٦١] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩٠ / ٢٧۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ

الحديث رقم ٢٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥ / ٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٦٣، الرقم: ١٣١٦٩۔ ١٣١٧٠۔

الحديث رقم ٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ٤ / ١٨٨٣، الرقم: ٢٤٢٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٠، الرقم: ٣٦١٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٦٧٢، ←

رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سلام الله عليهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ عليه السلام فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے ایک چادر مبارک اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت حسین علیہما السلام آئے اور ان کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرما لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دےo۔‘‘ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳]۔

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٩١ / ٢٨۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ

الرقم: ١١٤٩، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢ / ١٤٩، وابن راهويه فی المسند، ٣ / ٦٧٨، الرقم: ١٢٧١۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥٢، الرقم: ٣٢٠٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣ / ٢٥٩، ٢٨٥، وفی فضائل الصحابة، ٢ / ٧٦١، الرقم: ١٣٤٠، ١٣٤١، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٧٢، الرقم: ٤٧٤٨، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦ / ٣٨٨، الرقم: ٣٢٢٧٢، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ٥ / ٣٦٠، الرقم: ٢٩٥٣، وعبد بن حميد فی المسند، ١ / ٣٦٧، الرقم: ١٢٢٢٣۔

بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، يَقُوْلُ: الصَّلَاةَ يَاأَهْلَ الْبَيْتِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣]. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ (٦) ماہ تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول رہا کہ جب نمازِ فجر کے لئے نکلتے تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے دروازہ کے پاس سے گزرتے ہوئے فرماتے: ’’اے اہلِ بیت! نماز قائم کرو (اور پھر یہ آیتِ مبارکہ پڑھتے:) ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢٩٢ / ٢٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رضي الله عنهم فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ، وَعَلِيٌّ رضي الله عنه خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ

الحديث رقم ٢٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، وفي كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٧، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٦ / ٢٩٢، وفى فضائل الصحابة، ٢ / ٥٨٧، الرقم: ٩٩٤، والحاكم فى المستدرك، ٢ / ٤٥١، الرقم: ٣٥٥٨، ٣ / ١٥٨، الرقم: ٤٧٠٥، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٣ / ٥٤، الرقم: ٢٦٦٨.

أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’پروردۂ نبی حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں یہ آیت مبارکہ: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے‘‘ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] نازل ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ایک چادر میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے اُنہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اِلٰہی! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، ان سے ہر آلودگی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک وصاف فرما دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۹۳ / ۳۰۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسَةٍ: فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَعَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حَيَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمانِ خداوندی: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘ [الأحزاب، ۳۳: ۳۳] کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت مبارکہ پنجتن پاک کے حق میں نازل ہوئی۔ (یعنی) حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کے حق میں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳ / ۳۸۰، الرقم: ۳۴۵۶، وفي المعجم الصغير، ۱ / ۲۳۱، الرقم: ۳۷۵، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ۳ / ۳۸۴، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۰ / ۲۷۸.

٢٩٤ / ٣١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿قُل لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾[الشورى، ٤٢: ٢٣] قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُکَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ ’’فرما دیجئے: میں اِس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (اپنی اور اللہ تعالیٰ کی) قرابت و قربت سے محبت (چاہتا ہوں)۔‘‘ [الشوری، ۴۲: ۲۳] تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت والے کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ، اور ان کے دونوں بیٹے (حسن اور حسین)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩٥ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اکْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكَبِ عَلِيٍّ رضی الله عنه.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک اگلے جہاں میں نہیں پڑتے جب تک کہ اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے، اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اسے کس طرح کے اعمال میں بوسیدہ کیا؟ اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس حال میں اسے ختم کیا؟ اور اس کے مال کے

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٤٧، الرقم: ٢٦٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٨۔

الحديث رقم ٣٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ٣٤٨، الرقم: ٢١٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٤٦۔

بارے میں کہ اس نے یہ کہاں سے کمایا اورکہاں کہاں خرچ کیا؟ اور میرے اہلِ بیت کی محبت کے بارے میں؟ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ (کے اہلِ بیت) کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر مارا (کہ ان سے محبت مجھ سے محبت کی علامت ہے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

﴿فرمانِ مصطفیٰ صلى الله عليه وآله وسلم: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾

٢٩٦ / ٣٣۔ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيْحَةَ رضي الله عنه أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه، (شَکَّ شُعْبَةُ) عَنِ

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب علي بن أبی طالب رضي الله عنه، ٥ / ٦٣٣، الرقم: ٣٧١٣، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥ / ١٩٥، ٢٠٤، الرقم: ٥٠٧١، ٥٠٩٦۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ فِی الْکُتُبِ الْآتِيَةِ: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٥٢، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ١٢ / ٧٨، الرقم: ١٢٥٩٣، وابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٩، وحسام الدین الهندی فی کنزالعمال، ١١ / ٦٠٨، الرقم: ٣٢٩٤٦، وابن عساکرفی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥ / ٧٧، ١٤٤، والخطیب البغدادی فی تاریخ بغداد، ١٢ / ٣٤٣، وابن کثیر فی البدایة والنهایة، ٥ / ٤٥١، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٨۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ أيضاً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِی الْکُتُبِ الْآتِيَةِ۔ أخرجه ابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٥، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦ / ٣٦٦، الرقم: ٣٢٠٧٢۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ أَيُّوْبِ الْأَنْصَارِيِّ فِي الْکُتُبِ الْآتِيَةِ: أخرجه ابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠٢، الرقم: ١٣٥٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٤ / ١٧٣، الرقم: ٤٠٥٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ١ / ٢٢٩، الرقم: ٣٤٨۔

وَقَدْ رُوِیَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ بُرَيْدَةَ فِي الْکُتُبِ الْآتِيَةِ:

أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ١١ / ٢٢٥، الرقم: ٢٠٣٨٨، والطبرانی فی المعجم الصغیر، ١: ٧١، وابن عساکر فی تاریخ دمشق الکبیر، ٤٥ / ١٤٣، وابن أبی عاصم فی السنة: ٦٠١، الرقم: ١٣٥٣، وابن کثیر فی البدایة والنهایة، ٥ / ٤٥٧، وحسام الدین الهندی فی کنز العمال، ١١ / ٦٠٢، الرقم: ٣٢٩٠٤۔

وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُوَيْرَثٍ فِي الْکُتُبِ الْآتِيَةِ: ←

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

’’حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن کہیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے سنا (شعبہ کو شک ہے) کہ ابوسریحہ رضی اللہ عنہ یا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت شعبہ نے اس حدیث کو میمون سے انہوں نے ابوعبد اللہ سے اور اُنہوں نے زید بن ارقم سے اور اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

٢٩٧ / ٣٤۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنهما، في رواية طويلة: **إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.**

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور میرے بعد وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔‘‘

...... أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٩ / ٢٥٢، الرقم: ٦٤٦، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٦.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٥ / ٦٣٢، الرقم: ٣٧١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٧٣، الرقم: ٦٩٢٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٣٢، الرقم: ٨٤٧٤، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١١٩، الرقم: ٤٥٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٣، ٣٧٢، الرقم: ٣٢١٢١، وأبويعلى في المسند، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٣٥٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨ / ١٢٨، الرقم: ٢٦٥.

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۸/ ۳۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمْنَ، فَقَالَ: كَأَنِّي قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ. إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ تَعَالَى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تُخْلِفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَى كَلِّ مُؤْمِنٍ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور غدیر خم پر قیام فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سائبان لگانے کا حکم دیا، وہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے لگتا ہے کہ عنقریب مجھے (وصال کا) بلاوا آنے کو ہے، جسے میں قبول کر لوں گا۔ یقیناً میں تمہارے درمیان دو اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اہمیت کی حامل ہیں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ میرے بعد تم ان دونوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے ہو اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی، یہاں تک کہ حوضِ کوثر پر میرے سامنے آئیں گی۔ پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن کا مولا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، اُس کا یہ ولی ہے، اے اللہ! جو اِسے (علی کو) دوست رکھے اُسے تو بھی دوست رکھ اور جو اِس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔“

اس حدیث کو امام نسائی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ

الحديث رقم ۳۵: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ۵/ ۴۵، ۱۳۰، الرقم: ۸۱۴۸، ۸۴۶۴، والحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۰۹، الرقم: ۴۵۷۶، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۵/ ۱۶۶، الرقم: ۴۹۶۹.

حدیث صحیح ہے۔

۲۹۹ / ۳٦۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ فِي عَلِيٍّ رضی الله عنه ثَلَاثَ خِصَالٍ: لِأَنْ يَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ. سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى عليهما السلام، **إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالشَّاشِيُّ.**

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین خصلتیں ایسی بیان فرمائی ہیں کہ اگر میں اُن میں سے ایک کا بھی حامل ہوتا تو وہ مجھے سُرخ اُونٹوں (کا مالک ہونے) سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک موقع پر) فرمایا: علی میرے لیے اسی طرح ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، (وہ نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا: میں آج اس شخص کو علَم (جھنڈا) عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ فرماتے ہوئے بھی سنا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

اس حدیث کو امام نسائی اور شاشی نے روایت کیا ہے۔

۳۰۰ / ۳۷۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

الحديث رقم ۳٦: أخرجه النسائي في خصائص أمير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی الله عنه: ۳۳، ۳٤، ۸۸، الرقم: ۱۰، ۸۰، والشاشی في المسند، ۱ / ۱٦۵، ۱٦٦، الرقم: ۱۰٦، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ٤۵ / ۸۸، والهندی في 'کنز العمال، ۱۵ / ۱٦۳، الرقم: ۳٦٤۹۵ ـ ۳٦٤۹٦.

الحديث رقم ۳۷: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ۱ / ٤۵، الرقم: ۱۲۱، والنسائي في خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ۳۲، ۳۳، الرقم: ۹۱.

اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى عليهما السلام، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس کا میں ولی ہوں اُس کا علی ولی ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے) یہ فرماتے ہوئے سنا: تم میرے لیے اسی طرح ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو (غزوۂ خیبر کے موقع پر) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا: میں آج اس شخص کو جھنڈا عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے۔

٣٠١ / ٣٨۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ الَّتِي حَجَّ، فَنَزَلَ فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ، فَأَمَرَ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَ لَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَهَذَا وَلِيُّ مَنْ أَنَا مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، اَللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج ادا کیا، آپ ﷺ نے راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا اور نماز باجماعت (قائم کرنے) کا حکم دیا، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں ہر مومن کی جان

الحديث رقم ٣٨: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، ١ / ٨٨، الرقم: ١١٦.

سے قریب تر نہیں ہوں؟ لوگوں نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس یہ (علی) ہر اس شخص کا ولی ہے جس کا میں مولا ہوں۔ اے اللہ! جو اسے دوست رکھے اسے تو بھی دوست رکھ (اور) جو اس سے عداوت رکھے اُس سے تو بھی عداوت رکھ۔''

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۰۲ / ۳۹۔ عَنْ بُرَيْدَةَ ﷜ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ ﷜ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ عَلِيًّا، فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت بریدہ ﷜ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی ﷜ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے ان سے کچھ شکایت ہوئی۔ جب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس آیا تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ﷜ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں تنقیص کی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہوگیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے بریدہ! کیا میں مومنین کی جانوں سے قریب تر نہیں ہوں؟'' تو میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یارسول اللہ! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد، نسائی، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۰۳ / ۴۰۔ عَنْ مَيْمُوْنٍ أَبِي عَبْدِ اللهِ ﷜ قَالَ: قَالَ: زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ﷜

الحديث رقم ۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۵ / ۳۴۷، الرقم: ۲۲۹۹۵، والنسائى في السنن الكبرى، ۵ / ۱۳۰، الرقم: ۸۴۶۵، والحاكم فى المستدرك، ۳ / ۱۱۰، الرقم: ۴۵۷۸، وابن أبى شيبة فى المصنف، ۱۲ / ۸۴، الرقم: ۱۲۱۸۱۔

الحديث رقم ۴۰: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۴ / ۳۷۲، والبيهقى فى السنن ←

وَأَنَا أَسْمَعُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِوَادٍ يُقَالُ لَهُ: وَادِي خُمٍّ، فَأَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّاهَا بِهَجِيْرٍ، قَالَ: فَخَطَبَنَا وَظُلِّلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِثَوْبٍ عَلَى شَجَرَةِ سَمُرَةَ مِنَ الشَّمْسِ، فَقَالَ: أَ لَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَوْ لَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيًّا مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ، عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت میمون ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک وادی ...... جسے وادئ خم کہا جاتا ہے ...... میں اُترے۔ پس آپ ﷺ نے نماز کا حکم دیا اور سخت گرمی میں جماعت کروائی۔ پھر ہمیں خطبہ فرمایا درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے درخت پر کپڑا لٹکا کر سایہ کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نہیں جانتے یا (اس بات کی) گواہی نہیں دیتے کہ میں ہر مومن کی جان سے قریب تر ہوں؟“ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اُس سے عداوت رکھ جو اِس (علی) سے عداوت رکھے اور اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے۔“

اس حدیث کو امام احمد، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٤ / ٤١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ: مَنْ كُنْتُ

...... الكبرى، ٥ / ١٣١، والطبراني في المعجم الكبير، ٥ / ١٩٥، الرقم: ٥٠٦٨.

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١٥٢، الرقم: ٦٨٧٨، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٧٠٥، الرقم: ١٢٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧ / ٤٤٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦٠٤، الرقم: ١٣٦٩، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤ / ١٧١، والهندي في كنز العمال، ١٣ / ٧٧، ١٦٨، الرقم: ٣٢٩٥٠، ٣٦٥١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٧.

مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غدیر خم کے دن فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٠٥ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ وَهْبٍ رضی الله عنه قَالَ: نَشَدَ عَلِيٌّ رضی الله عنه النَّاسَ فَقَامَ خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَشَهِدُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ فِي الْخَصَائِصِ.

’’ابو اسحاق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن وہب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم لی جس پر پانچ (۵) یا چھ (٦) صحابہ نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور نسائی نے خصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں روایت کیا ہے۔

٣٠٦ / ٤٣۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما في رواية

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٣٦٦، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٥٩٨، ٥٩٩، الرقم: ١٠٢١، والنسائی في خصائص أمير المؤمنين علی بن ابی طالب رضی الله عنه: ٩٠، الرقم: ٨٣، والمقدسی في الأحاديث المختارة، ٢ / ١٠٥، الرقم: ٤٧٩، والبيهقی في السنن الكبری، ٥ / ١٣١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥ / ١٦٠، والطبری في الرياض النضرة، ٣ / ١٢٧، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٤.

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ٣٣٠، الرقم: ٣٠٦٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٤٣، الرقم: ٤٦٥٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٦٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١٩.

طويلة: قَالَ: وَقَالَ لِبَنِي عَمِّهِ أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ. فَأَبَوْا فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَ: فَتَرَكَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُوَالِيْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ فَأَبَوْا قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أُوَالِيْکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹوں سے فرمایا: تم میں سے کون دنیا و آخرت میں میرے ساتھ دوستی کرے گا؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سب نے انکار کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی کروں گا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آگے ان میں سے ایک اور آدمی کی طرف بڑھے اور فرمایا: تم میں سے دنیا و آخرت میں میرے ساتھ کون دوستی کرے گا؟ تو اس نے بھی انکار کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں دوستی کروں گا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن ابی عاصم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٠٧ / ٤٤۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي

الحديث رقم ٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤ / ٢٨١، الرقم: ١٨٥٠٢، وفي فضائل الصحابة، ٢ / ٦١٠، الرقم: ١٠٤٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٢، الرقم: ٣٢١١٨، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨ / ٢٨٩، الرقم: ٤٣٩٢، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٢ / ٢٣٣ـ ٢٣٤، والهندي في كنزالعمال، ١٣ / ١٣٣ـ١٣٤، الرقم: ٣٦٤٢٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤ / ١٦٩، ٥ / ٤٦٤، وواحدى في أسباب النزول، ١٠ / ١٠٨۔

سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا بِغَدِيْرِ خُمٍّ، فَنُوْدِيَ فِيْنَا الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ وَكُسِحَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ؟ قَالُوْا: بَلَى، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. قَالَ: فَلَقِيَهُ عُمَرُ رضي الله عنه بَعْدَ ذَلِکَ فَقَالَ لَهُ: هَنِيْئًا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

وفي رواية: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه: بَخٍ بَخٍ لَکَ يَابْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ [المائدة: ۵: ۳]. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے، (راستے میں) ہم نے (وادی) غدیرِ خم میں قیام کیا۔ وہاں ندا دی گئی کہ نماز کھڑی ہوگئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے دو درختوں کے نیچے (نماز پڑھنے کے لئے) صفائی کی گئی، پس آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی قریب تر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا (یہ) علی مولا ہے۔ اے اللہ! اسے تو دوست رکھ جو اِسے (یعنی علی کو) دوست رکھے اور اس سے عداوت رکھ جو اس (علی) سے عداوت رکھے۔‘‘ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا: اے ابن ابی طالب! مبارک ہو، آپ صبح و شام (یعنی ہمیشہ کے لئے) ہر مومن و مومنہ کے مولا بن گئے۔‘‘

اسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مبارک ہو، اے ابن ابی طالب! آپ میرے اور ہر مسلمان کے مولا ٹھہرے (اس موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' [المائدہ، ۵:۳]۔

اسے خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٣٠٨ / ٤٥۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْرِقٍ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُعْطِي النَّاسَ، فَتَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قُلْتُ: مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: فَسَكَتُّ. فَقَالَ: مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قُلْتُ: مَوْلَى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَنْ عَلِيٌّ؟ فَسَكَتُّ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ: وَأَنَا وَاللهِ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عِدَّةٌ أَنَّهُمْ سَمِعُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُزَاحِمُ كَمْ تُعْطِي أَمْثَالَهُ؟ قَالَ: مِائَةً أَوْ مِائَتَي دِرْهَمٍ، قَالَ: أَعْطِهِ خَمْسِيْنَ دِيْنَارًا، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: سِتِّيْنَ دِيْنَارًا لِوِلَايَتِهِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَقُّ بِبَلَدِكَ فَسَيَأْتِيْكَ مِثْلُ مَا يَأْتِي نُظَرَاءَكَ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت یزید بن عمر بن مورق روایت کرتے ہیں کہ ایک موقع پر میں شام میں تھا جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ لوگوں کو (انعامات سے) نواز رہے تھے۔ پس میں بھی ان کے پاس آیا، اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس قبیلے سے ہیں؟ میں نے کہا: قریش سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ قریش کی کس شاخ سے؟ میں نے کہا: بنی ہاشم سے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ

الحديث رقم ٤٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥ / ٣٦٤، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٨ / ٢٣٣، ٦٩ / ١٢٧، ابن الأثير في أسد الغابة، ٦ / ٤٢٧، ٤٢٨۔

بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ راوی کہتے ہیں کہ میں خاموش رہا۔ اُنہوں نے (پھر) پوچھا کہ بنی ہاشم کے کس خاندان سے؟ میں نے کہا: مولا علی رضی اللہ عنہ (کے خاندان سے)۔ اُنہوں نے پوچھا کہ علی رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ میں خاموش رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے میرے سینے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: ''بخدا! میں بھی حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کا غلام ہوں۔'' اور پھر فرمایا کہ مجھے بے شمار لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے۔'' پھر مزاحم (داروغہ خزانہ) سے پوچھا کہ اِس قبیلہ کے لوگوں کو کتنا دے رہے ہو؟ تو اُس نے جواب دیا: سو (۱۰۰) یا دوسو (۲۰۰) درہم۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: ''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قرابت کی وجہ سے انہیں پچاس (۵۰) دینار زیادہ دو، اور ابن اَبی داوُد کی روایت کے مطابق ساٹھ (۶۰) دینار اضافی دینے کی ہدایت کی، اور (اُن سے مخاطب ہوکر) فرمایا: آپ اپنے شہر تشریف لے جائیں، آپ کے پاس آپ کے قبیلہ کے لوگوں کی طرح حصہ پہنچ جائے گا۔''

اس حدیث کو امام ابونعیم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۳۰۹ / ۴۶۔ عَنْ عَمْرٍو ذِي مُرٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنهما قَالَا: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللَّهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَأَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمرو ذی مر اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر خطاب کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اُس کا علی مولا ہے، اے اللہ! جو اِسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ اور جو اس سے عداوت رکھے تو اُس سے عداوت رکھ، اور جو اِس کی نصرت کرے اُس کی تو نصرت فرما اور جو اِس کی اِعانت کرے تو اُس کی اِعانت فرما۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۵ / ۱۹۲، الرقم: ۵۰۵۹، والنسائي في 'خصائص أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه: ۱۰۰، ۱۰۱، الرقم: ۹۶، وابن كثير في البداية والنهاية، ۴ / ۱۷۰، والهندي في كنز العمال، ۱۱ / ۶۰۹، الرقم: ۳۲۹۴۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۴، ۱۰۶.

٣١٠ / ٤٧۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيْهِ في رواية طويلة: قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُوْنَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِيْنَتِي وَخُلِقْتُ مِنْ طِيْنَةِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ، ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ،...... وَإِنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِالصُّحْبَةِ أَ لَا بَسَطْتَ يَدَکَ حَتَّى أُبَايِعَکَ عَلَى الْإِسْلَامِ جَدِيْدًا؟ قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى بَايَعْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کا کیا ہوگا جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں! (جان لو) جو علی کی گستاخی کرتا ہے وہ میری گستاخی کرتا ہے اور جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوگیا۔ بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اُس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی ہے اور میری تخلیق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مٹی سے کی گئی، اور میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہوں۔ ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ یہ ساری باتیں سننے اور جاننے والا ہے۔...... وہ میرے بعدتم سب کا ولی ہے۔ (بریدہ بیان کرتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ وقت عنایت فرمائیں اور اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں تجدیدِ اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، (اور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اسلام پر (دوبارہ) بیعت کر لی۔“ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣١١ / ٤٨۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم:

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الطبرانی في المعجم الأوسط، ٦ / ١٦٣، ١٦٢، الرقم: ٦٠٨٥، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٨.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٢٩، الرقم: ١٧٥١، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٥: ١٨١، ١٨٢، والهندی في كنز العمال، ١١ / ٦١١، الرقم: ٣٢٩٥٨، والهيثمی في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٨، ١٠٩ وقال: رواه الطبراني بإسنادين.

أُوْصِي مَنْ آمَنَ بِي وَصَدَّقَنِي بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ تَوَلَّاهُ فَقَدْ تَوَلَّانِي وَمَنْ تَوَلَّانِي فَقَدْ تَوَلَّى اللهَ ﷯، وَمَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللهَ ﷯، وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللهَ ﷯.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْهِنْدِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اُسے میں ولایتِ علی کی وصیت کرتا ہوں، جس نے اُسے ولی جانا اُس نے مجھے ولی جانا اور جس نے مجھے ولی جانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ولی جانا، اور جس نے علی (رضی اللہ عنہ) سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی، اور جس نے علی سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اُس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی، متقی ہندی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عليه السلام فَقَدْ أَحَبَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا عليه السلام فَقَدْ أَبْغَضَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حبِّ علی علیہ السلام حبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بُغضِ علی علیہ السلام بُغضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا بیان﴾

۳۱۲ / ۴۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَقَالَتْ لِي: أَ يُسَبُّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: مَعَاذَ اللهِ، أَوْ سُبْحَانَ اللهِ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے فرمایا: کیا تم لوگوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی جاتی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ، یا میں نے کہا: اللہ کی ذات پاک ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا (یعنی میں نے لاعلمی کا اظہار کیا) تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو علی کو گالی دیتا ہے وہ مجھے گالی دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۱۳ / ۵۰۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا رضی الله عنه عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَحَصَبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللهِ، آذَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ

الحديث رقم ۴۹: أخرجه النسائی فی السنن الكبری، ۵ / ۱۳۳، الرقم: ۸۴۷۶، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۳۲۳، الرقم: ۲۶۷۹۱، والحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۳۰، الرقم: ۴۶۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۳۰۔

الحديث رقم ۵۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳ / ۱۲۱، ۱۲۲، الرقم: ۴۶۱۸۔

وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٧] لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيًّا لَآذَيْتَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ شام سے ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے ایسا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: اے اللہ کے دشمن! تو نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ (پھر یہ آیت پڑھی:) ''بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت بھیجتا ہے اور اُس نے ان کے لئے ذِلّت انگیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [الاحزاب، ٣٣: ٥٧] پھر فرمایا: اگر حضور نبی اکرم ﷺ (ظاہراً بھی) حیات ہوتے تو یقیناً (تو اس بات کے ذریعے) آپ ﷺ کے لیے اذیت کا باعث بنتا۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٣١٤ / ٥١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيْبُکَ حَبِيْبِي، وَحَبِيْبِي حَبِيْبُ اللهِ وَعَدُوُّکَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي، عَدُوُّ اللهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَکَ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی) روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میری (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی) طرف دیکھ کر فرمایا: اے علی! تو دنیا میں بھی سردار ہیں اور آخرت میں بھی سردار ہے۔ تیرا محبوب میرا محبوب ہے اور میرا محبوب اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اور اس کے لئے بربادی ہے جو میرے بعد تمہارے ساتھ بغض رکھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٥١: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣ / ١٣٨، الرقم: ٤٦٤٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣٢٥، الرقم: ٨٣٢٥۔

۳۱۵ / ۵۲۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: طُوْبَى لِمَنْ أَحَبَّکَ وَصَدَّقَ فِيْکَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَکَ وَکَذَّبَ فِيْکَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے فرماتے ہوئے سنا (اے علی!) مبارکباد ہو اسے جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیری تصدیق کرتا ہے اور ہلاکت ہو اس کے لئے جو تجھ سے بغض رکھتا ہے اور تجھے جھٹلاتا ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۱۶ / ۵۳۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی اللہ عنہ: مُحِبُّکَ مُحِبِّي، وَمُبْغِضُکَ مُبْغِضِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تجھ سے محبت کرنے والا مجھ سے محبت کرنے والا ہے اور تجھ سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٥٢: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/ ١٤٥، الرقم: ٤٦٥٧ وأبو يعلى فی المسند، ٣/ ١٧٨-١٧٩، الرقم: ١٦٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/ ٣٣٧، الرقم: ٢١٥٧.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٦/ ٢٣٩، الرقم: ٦٠٩٧، والبزار فی المسند، ٦/ ٤٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣١٦، الرقم: ٨٣٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٣٢.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام

﴿حضرت علی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۳۱۷ / ۵٤۔ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا. فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ. لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِإِنْسَانٍ: انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: قُمْ أَبَا التُّرَابِ. قُمْ أَبَا التُّرَابِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

”حضرت ابوحازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب (مٹی والے) سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہ تھا، جب انہیں ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے۔ راوی (ابوحازم) نے ان سے کہا: ہمیں وہ واقعہ سنایئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ابوتراب کیسے رکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں نہیں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی

الحديث رقم ٥٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المساجد، باب: نوم الرجال فی المسجد، ١/ ١٦٩، الرقم: ٤٣٠، وفی كتاب: الاستئذان، باب: القائلة فی المسجد، ٥/ ٢٣١٦، الرقم: ٥٩٢٤، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ٤/ ١٨٧٤، الرقم: ٢٤٠٩، والحاكم في المستدرك، ١/ ٢١١، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/ ٤٤٦، الرقم: ٤١٣٧.

جس پر وہ خفا ہو کر باہر چلے گئے اور گھر پر قیلولہ بھی نہیں کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص سے فرمایا: جاؤ تلاش کرو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر خبر دی کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لیٹے ہوئے ہیں جبکہ ان کی چادر ان کے پہلو سے نیچے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے وہ مٹی جھاڑتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابوتراب (مٹی والے)! اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

۳۱۸ / ۵۵۔ عَنْ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ. فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ، وَمَا نَرْجُوْهُ، فَقَالُوْا: هَذَا عَلِيٌّ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوبِ چشم کی تکلیف کے باعث معرکہء خیبر کے لیے (بوقتِ روانگی) مصطفوی لشکر میں شامل نہ ہو سکے۔ پس انہوں نے سوچا کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا ہوں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نکلے اور حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملے۔ جب وہ شب آئی جس کی صبح اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے

الحديث رقم ٥٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ٣/ ١٣٥٧، الرقم: ٣٤٩٩، وفي كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ٤/ ١٥٤٢، الرقم: ٣٩٧٢، وفي كتاب: الجهاد والسير، باب: ما قيل في لواء النبي ﷺ، ٣/ ١٠٨٦، الرقم: ٢٨١٢، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، ٤/ ١٨٧٢، الرقم: ٢٤٠٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/ ٣٦٢، الرقم: ١٢٨٣٧۔

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔ پھر اچانک ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، حالانکہ ہمیں ان کے آنے کی توقع نہ تھی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا انہیں عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح نصیب فرمائی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳۱۹/ ۵۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۰/ ۵۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: رَسُوْلُ اللهِ خَيْرُ النَّاسِ، ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، وَلَقَدْ أُوْتِيَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ ثَـلَاثَ خِصَالٍ، لَأَنْ تَكُوْنَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ: زَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ابْنَتَهُ، وَوَلَدَتْ لَهُ، وَسَدَّ الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین خصلتیں عطا کی

الحديث رقم ٥٦: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب على بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ٥/ ٦٤١، الرقم: ٣٧٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١١٥.

الحديث رقم ٥٧: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند ٢/ ٢٦، الرقم: ٤٧٩٧، وفي فضائل الصحابة، ٢/ ٥٦٧، الرقم: ٩٥٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٢٠.

گئیں ہیں۔ ان میں سے اگر ایک بھی مجھے مل جائے تو یہ مجھے سرخ قیمتی اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (اور وہ تین خصلتیں یہ ہیں) کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کا نکاح اپنی صاحبزادی سے کیا جس سے ان کی اولاد ہوئی اور دوسری یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دیئے مگر ان کا دروازہ مسجد میں رہا اور تیسری یہ کہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے خیبر کے دن جھنڈا عطا فرمایا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۲۱ / ۵۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَبُعٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رضی الله عنه فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَتُخْضَبَنَّ هَذِهِ مِنْ هَذِهِ، قَالَ: قَالَ النَّاسُ: فَأَعْلِمْنَا مَنْ هُوَ؟ وَاللهِ لَنُبِيْرَنَّ عِتْرَتَهُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَنْ يُقْتَلَ غَيْرُ قَاتِلِي، قَالُوْا: إِنْ كُنْتَ قَدْ عَلِمْتَ ذٰلِکَ اسْتَخْلِفْ إِذًا، قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ أَكِلُكُمْ إِلَى مَا وَكَلَكُمْ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت عبد اللہ بن سبع بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور مخلوقات کو زندگی عطا فرمائی! یہ داڑھی ضرور بالضرور خون سے خضاب کی جائے گی (یعنی میری داڑھی میرے سر کے خون سے سرخ ہو جائے گی) راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے کہا: پس آپ ہمیں بتا دیں وہ (بدبخت قاتل) کون ہے؟ ہم اس کی نسل مٹا دیں گے۔ انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ یہ جانتے ہیں تو کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں، آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں تمہیں وہ چیز سونپتا ہوں جو حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں سونپی (یعنی باہم مشاورت سے خلیفہ مقرر کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۵٦، الرقم: ۱۳۴۰، والبزار في المسند، ۳/۹۲، الرقم: ۸۷۱، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۲/۲۱۳، الرقم: ۵۹۵۔

٣٢٢ / ٥٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه في رواية طويلة: **وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.**

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ کائنات فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا تو راضی نہیں کہ میں نے تیرا نکاح امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردبار شخص سے کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢٣ / ٦٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها **قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** صلى الله عليه وآله وسلم: **ادْعُوْا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.**

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سردارِ عرب کو بلاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ فرمایا: میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور حضرت علی عرب کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٣٢٤ / ٦١۔ عَنْ هُبَيْرَةَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه **فَقَالَ: لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُوْنَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُوْنَ، كَانَ رَسُوْلُ اللهِ** صلى الله عليه وآله وسلم **يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ، جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ**

الحديث رقم ٥٩: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٥ / ٢٦، والطبرانى فى المعجم الكبير، ٢٠ / ٢٢٩، الرقم: ٥٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٤، الرقم: ٣٢١٣١، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ١٤٢، الرقم: ١٦٩، والهندى فى كنز العمال، الرقم: ٣٢٩٢٤، ٣٢٩٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١.

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٦، وأبونعيم في حلية الأولياء، ١ / ٦٣، والهيثمى في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣١.

الحديث رقم ٦١: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ١٩٩، الرقم: ١٧١٩، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٢ / ٣٣٦، الرقم: ٢١٥٥.

شِمَالِهِ، لاَ يَنْصَرِفُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: گزشتہ کل تم سے وہ ہستی جدا ہوگئی ہے جن سے نہ تو گزشتہ لوگ علم میں سبقت لے سکے اور نہ ہی بعد میں آنے والے ان کے مرتبہ علمی کو پاسکیں گے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں اپنا جھنڈا دے کر بھیجتے تھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کی دائیں طرف اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کی بائیں طرف ہوتے تھے اور انہیں فتح عطا ہونے تک وہ ان کے ساتھ رہتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۵ / ۶۲۔ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم كَنَّى عَلِيًّا رضی اللہ عنہ بِأَبِي تُرَابٍ، فَكَانَتْ مِنْ أَحَبِّ كُنَاهُ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابوتراب کی کنیت سے نوازا۔ پس یہ کنیت انہیں سب کنیتوں سے زیادہ محبوب تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۳۲۶ / ۶۳۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: علی اور قرآن کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر (بھی اکٹھے) آئیں گے۔‘‘

الحديث رقم ٦٢: أخرجه البزار فی المسند، ٤ / ٢٤٨، الرقم: ١٤١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠١۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الحلكم في المستدرك، ٣ / ١٣٤، الرقم: ٤٦٢٨، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥ / ١٣٥، الرقم: ٤٨٨٠، وفي المعجم الصغير، ٢ / ٢٨، الرقم: ٧٢٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٣٤۔

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۳۲۷ / ٦٤۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلنَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّی، وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگ جدا جدا نسب سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں اور حضرت علی ایک ہی نسب سے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۸ / ٦٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ: السَّابِقُ إِلَی مُوْسَی، يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَالسَّابِقُ إِلَی عِيْسَی، صَاحِبُ يَاسِيْنَ، وَالسَّابِقُ إِلَی مُحَمَّدٍ ﷺ، عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبقت لے جانے والے تین ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف (ان پر ایمان لا کر) سبقت لے جانے والے حضرت یوشع بن نون ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لیجانے والے صاحب یاسین ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سبقت لے جانے والے علی بن ابی طالب ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲۹ / ٦٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُمِّ

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبراني فی المعجم الأوسط، ٤ / ٢٦٣، الرقم: ٤١٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤ / ٣٠٣، الرقم: ٦٨٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٠.

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١١ / ٩٣، الرقم: ١١١٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٠٢.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١٢ / ١٨، الرقم: ١٢٣٤١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١١١.

سَلَمَةَ رضي الله عنها: هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَحْمُهُ لَحْمِي، وَدَمُهُ دَمِي، فَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسَى عليه السلام، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے اور یہ میرے لئے ایسے ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٣٠ / ٦٧۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَكِيْمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج وحی کے ذریعے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تین صفات کی خبر دی (یہ وہ ہیں:) وہ تمام مومنین کے سردار ہیں، متقین کے امام ہیں اور (قیامت کے روز) نورانی چہرے والوں کے قائد ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٣١ / ٦٨۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا﴾ [مريم: ١٩: ٩٦] قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت: ’’بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو (خدائے) رحمٰن ان کے لئے (لوگوں کے)

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢ / ١٩٢، الرقم: ١٠١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢١.

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥ / ٣٤٨، الرقم: ٥٥١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٢٥.

دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔‘‘ [مریم: ۱۹: ۹۶] حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اتری ہے اور فرمایا: اس سے مراد مومنین کے دلوں میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۲ / ۶۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۳ / ۷۰۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَعَلِيٌّ رضی اللہ عنہ نَائِمٌ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: إِنَّ أَحَقَّ أَسْمَائِکَ أَبُوْ تُرَابٍ، أَنْتَ أَبُوْ تُرَابٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ مٹی پر سو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سب ناموں میں سے ابوتراب کا زیادہ حق دار ہے تو ابوتراب ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۳۴ / ۷۱۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ حَمَلَ الْبَابَ يَوْمَ خَيْبَرَ حَتَّی

الحديث رقم ۶۹: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۰ / ۱۵۶، رقم: ۱۰۳۰۵، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹ / ۲۰۴، والمناوي في فيض القدير، ۲ / ۲۱۵، والحسيني في البيان والتعريف، ۱ / ۱۷۴۔

الحديث رقم ۷۰: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۲۳۷، الرقم: ۷۷۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۰۱۔

الحديث رقم ۷۱: أخرجه ابن أبي أبي شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۷۴، الرقم: ۳۲۱۳۹، والعسقلانی فی فتح الباری، ۷ / ۴۷۸، والعجلونی فی کشف الخفاء، ۱ / ۴۳۸، الرقم: ۱۱۶۸، وَقَالَ العجلوني: رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ جَابِرٍ، والطبری فی تاريخ الأمم والملوك، ۲ / ۱۳۷، وابن هشام فی السيرة النبوية، ۴ / ۳۰۶۔

صَعِدَ الْمُسْلِمُوْنَ فَفَتَحُوْهَا. وَأَنَّهُ جُرِّبَ فَلَمْ يَحْمِلْهُ إِلَّا أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً.
رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اٹھا لیا یہاں تک کہ مسلمان قلعہ پر چڑھ گئے اور اسے فتح کر لیا اور یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ اس دروازے کو چالیس آدمی مل کر اٹھاتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْخَامِسُ:

مَنَاقِبُ الْحَسَنَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ علیهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْحَسَنَيْنِ وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا علیہما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

٢۔ فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا علیہما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہلِ بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

٣۔ فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا علیہما السلام حُبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حسنین کریمین سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین کریمین سے بغض حضور ﷺ سے بغض ہونے کا بیان﴾

٤۔ فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حسنین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٥۔ فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا علیہما السلام أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

٦۔ **فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیهما السلام فِي الْجَنَّةِ**

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٧۔ **فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِبِشَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلإِمَامِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام بِشَهَادَتِهِ**

﴿شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام کے متعلق ارشاداتِ نبوی ﷺ کا بیان﴾

٨۔ **فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا علیهما السلام**

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ الْحَسَنَيْنِ وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا علیهما السلام

﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیهما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾

۱/۳۳۵۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ سلام الله عليها بِالصَّلَاةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابورافع رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہونے پر اُن کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۳۳۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَقَّ عَنِ

الحديث رقم ١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الأضاحی عن رسول الله ﷺ، باب: الأذان فی أذن المولود، ٤/٩٧، الرقم: ١٥١٤، وأبوداود فی السنن، کتاب: الأدب، باب: فی الصبي يولد فيؤذن في أذنه، ٤/٣٢٨، الرقم: ٥١٠٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٣٩١.

الحديث رقم ٢: أخرجه أبوداود فی السنن، کتاب: الضحايا، باب: فی العقيقة، ٣/١٠٧، الرقم: ٢٨٤١، والبيهقی فی السنن الکبری، ٩/٣٠٢، والطبرانی فی المعجم الکبير، ١١/٣١٦، الرقم: ١١٨٥٦.

الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ كَبْشًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے بطور عقیقہ ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔''

اس حدیث کو امام ابوداود، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳ / ۳۳۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔''

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴ / ۳۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا وُلِدَ حَسَنٌ سَمَّاهُ حَمْزَةَ، فَلَمَّا وُلِدَ حُسَيْنٌ سَمَّاهُ بِاسْمِ عَمِّهِ جَعْفَرًا قَالَ: فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أُغَيِّرَ اسْمَ هَذَيْنِ فَقُلْتُ: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْيَعْلَى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تو انہوں نے ان کا نام حمزہ رکھا اور جب امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کا نام ان کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) مجھے حضور نبی اکرم ﷺ نے بلا کر فرمایا: مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ان کے نام حسن و حسین رکھ دیے۔''

الحديث رقم ۳: أخرجه النسائى فى السنن، كتاب: العقيقة، باب: كم يعق عن الجارية، ۷ / ۱۶۵، الرقم: ۴۲۱۹، وفى السنن الكبرى، ۳ / ۷۶، الرقم: ۴۵۴۵.

الحديث رقم ۴: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ۱ / ۱۵۹، وأبويعلى فى المسند، ۱: ۳۸۴، الرقم: ۴۹۸، والحاكم فى المستدرك، ۴ / ۳۰۸، الرقم: ۷۷۳۴.

اس حدیث کو امام احمد، ابویعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۳۳۹/ ۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا فَقَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: أَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا قَالَ: بَلْ هُوَ مُحَسِّنٌ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٍ وَشَبِّيْرٍ وَمُشَبِّرٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حضرت حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ حسین ہے پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان کے نام ہارون علیہ السلام کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔‘‘

الحديث رقم ۵: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۱۱۸، الرقم: ۹۳۵، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۸۰، الرقم: ٤۷۷۳، وابن حبان فی الصحیح، ۱۵/ ٤۱۰، الرقم: ٦۹۸۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/ ۹٦، الرقم: ۲۷۷۳، ۲۷۷٤۔

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاِسناد ہے۔

۳۴۰ / ٦۔ عَنْ عِكْرِمَةَ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَمَّاهُ حَسَنًا فَلَمَّا وَلَدَتْ حُسَيْنًا جَاءَتْ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا تَعْنِي حُسَيْنًا فَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ فَسَمَّاهُ حُسَيْنًا. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

”حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حضرت حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائیں، لہٰذا آپ ﷺ نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حضرت حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہٰذا آپ ﷺ نے اس (حسن) کے نام سے اخذ کرکے اُس کا نام حسین رکھا۔“ اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم٦: أخرجه عبد الرزاق فی المصنف، ٤ / ٣٣٥، الرقم: ٧٩٨١.

فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہلِ بیتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾

۳۴۱/۷۔ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً. وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ، فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾[الأحزاب،۳۳: ۳۳].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآں حالیکہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین علیہ السلام آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور

الحديث رقم ۷: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النبی ﷺ، ۴/ ۱۸۸۳، الرقم: ۲۴۲۴، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/ ۳۷۰، الرقم: ۳۶۱۰۲، والحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۵۹، الرقم: ۴۷۰۵.

شک ونقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔'' [الأحزاب، ۳۳:۳۳].

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٣٤٢ / ٨۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾، [آل عمران، ٣: ٦١] دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مباہلہ: ''آپ فرما دیں کہ آ جاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔'' [آل عمران، ۳: ۶۱] نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٤٣ / ٩۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنهما رَبِيْبِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ:

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبی طالب رضي الله عنه، ٤ / ١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة آل عمران، ٥ / ٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١ / ١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٦٣، الرقم: ٤٧١٩۔

الحديث رقم ٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة الأحزاب، ٥ / ٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: فضل فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١۔

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الأحزاب،۳۳: ۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت مبارکہ: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا مَیل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘ [الأحزاب،۳۳:۳۳] نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳٤٤ / ۱۰۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا ثُمَّ أَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

الحديث رقم ۱۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ۵۳، الرقم: ۲٦٦۳، ۲۳ / ۳۰۸، الرقم: ٦۹٦، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ۲: ۲٦٦.

حضرت فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو جمع فرما کر انہیں اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٥ / ١١۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِي أُنْثَى. فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا عُصْبَتُهُمْ، وَأَنَا أَبُوْهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے (میری لختِ جگر) فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٤٦ / ١٢۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا خَلَا سَبَبِي وَنَسَبِي وَكُلُّ وَلَدِ أَبٍ فَإِنَّ عُصْبَتَهُمْ لِأَبِيْهِمْ مَا خَلَا وَلَدِ فَاطِمَةَ فَإِنِّي أَنَا أَبُوْهُمْ وَعُصْبَتُهُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سواء ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے اولادِ فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام عبدالرزاق، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣١.

الحديث رقم ١٢: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٦ / ١٦٤، الرقم: ١٠٣٥٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٦٤، الرقم: ١٣١٧٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦ / ٣٥٧، الرقم: ٦٦٠٩، وفي المعجم الكبير، ٣ / ٤٤، الرقم: ٢٦٣٣.

٣٤٧ / ١٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ جَدًّا وَجَدَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ عَمًّا وَ عَمَّةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ خَالًا وَخَالَةً؟ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ أَبًا وَأُمًّا؟ هُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام، جَدُّهُمَا رَسُوْلُ اللهِ وَجَدَّتُهُمَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ، وَأَبُوْهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَمُّهُمَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّتُهُمَا أُمُّ هَانِي بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ وَخَالُهُمَا الْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ وَخَالَاتُهُمَا زَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَأُمُّ كُلْثُوْمَ بِنَاتُ رَسُوْلِ اللهِ، جَدُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأَبُوْهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَأُمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ عَمُّهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَعَمَّتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَخَالَاتُهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں ان ہستیوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں نہ بتاؤں جو (اپنے) ماموں اور خالہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ ہستیاں حسن اور حسین علیہما السلام ہیں، ان کے نانا جان اللہ تعالیٰ کے رسول، ان کی نانی جان خدیجہ بنت خویلد رضي الله عنها ان کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والدمحترم علی بن ابی طالب، ان کے چچا جان جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ان کی پھوپھی جان ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں جان قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ جان رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں زینب،

الحديث رقم ١٣: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ٣ / ٦٦، الرقم: ٢٦٨٢، وفى المعجم الأوسط، ٦: ٢٩٨، الرقم: ٦٤٦٢۔

رقیہ اور ام کلثوم رضي الله عنها ہیں۔ ان کے نانا جنتی ہیں، ان کے والد جنتی ہیں، ان کی والدہ جنتی ہیں، ان کے چچا جنتی ہیں، ان کی پھوپھی جنتی ہیں، ان کے ماموں جنتی ہیں اور ان کی خالہ جنتی ہیں اور وہ دونوں (یعنی حسنین کریمین خود) بھی جنتی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے میں روایت کیا ہے۔

٣٤٨ / ١٤۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ أَتَوْا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالُوْا: مَا تَقُوْلُ فِي عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام؟ فَقَالَ: هُوَ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَعَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، قَالُوْا لَهُ: هَلْ لَکَ أَنْ نُلَاعِنَکَ؟ إِنَّهُ لَيْسَ کَذَلِکَ. قَالَ: وَذَاکَ أَحَبُّ إِلَيْکُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: فَإِذَا شِئْتُمْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم وَجَمَعَ وَلَدَهُ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَالَ رَئِيْسُهُمْ: لَا تُلَاعِنُوْا هَذَا الرَّجُلَ. فَوَاللهِ، لَئِنْ لَاعَنْتُمُوْهُ لَيُخْسَفَنَّ أَحَدُ صَلِيْتٌ فَجَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يُّلَاعِنَکَ سُفَهَاؤُنَا، وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ تُعْفِيَنَا. قَالَ: قَدْ أَعْفَيْتُکُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الْعَذَابَ قَدْ أَظَلَّ نَجْرَانَ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جیسے تمہاری مرضی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن وحسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔ ان عیسائیوں کے ایک سردار نے ان سے کہا کہ اس ہستی سے مباہلہ مت کرو۔ اللہ کی قسم! اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارا کوئی بھی بڑے سے بڑا آدمی بھی نہیں بچے گا۔ پھر وہ عیسائی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے

الحديث رقم ١٤: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٢ / ٦٤٩، الرقم: ٤١٥٧.

ابو القاسم! ہمارے کچھ بیوقوف لوگوں نے آپ سے مباہلہ کا ارادہ کیا تھا ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عذاب نے (اہلِ) نجران کو گھیر لیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا عليهما السلام حُبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ حسنین کریمین علیھما السلام سے محبت حضور ﷺ سے محبت اور حسنین کریمین سے بُغض حضور ﷺ سے بُغض ہونے کا بیان ﴾

۱۵/۳۴۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ عليهما السلام، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶/۳۵۰۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ

الحديث رقم ۱۵: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب علی بن أبی طالب رضی الله عنه، ۵/ ۶۴۱، الرقم: ۳۷۳۳، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۱/ ۷۷، الرقم: ۵۷۶، وفی فضائل الصحابة، ۲/ ۶۹۳، الرقم: ۱۱۸۵، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/ ۵۰، الرقم: ۲۶۵۴.

الحديث رقم ۱۶: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ۵/ ۶۹۹، الرقم: ۳۸۷۰، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فی فضل الحسن والحسین، ۱/ ۵۲، الرقم: ۱۴۵، وابن ـــــ

وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وفي رواية لأحمد: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا: جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہوگی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: ’’جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔‘‘

۳۵۱ / ۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

--- حبان فی الصحیح، ١٥/٤٣٤، الرقم: ٦٩٧٧، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٣٧٨، الرقم: ٣٢١٨١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٤٤٢، والحاکم فی المستدرک، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤.

الحدیث رقم ١٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسین، ١/٥١، الرقم: ١٤٣، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٤٩، الرقم: ٨١٦٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ٧٨٦٣، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٠٢، الرقم: ٤٧٩٥.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵۲ / ۱۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں (یعنی حسنین کریمین) سے بھی محبت کرے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ١٨: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨١٧٠، وفی فضائل الصحابة، ١ / ٢٠، الرقم: ٦٧، وابن خزيمة فی الصحيح، ٢ / ٤٨، الرقم: ٨٨٧، والبزار فی المسند، ٥ / ٢٢٦، الرقم: ١٨٣٤.

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عليهما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حسنین کریمین علیہما السلام کے مقام و مرتبہ کا بیان﴾

٣٥٣ / ١٩۔ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَحْسِبُهُ بِقَتْلِ الذُّبَابِ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُوْنَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن ابو نعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام باندھنے والے کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اِحرام باندھنے والے کا مکھی مارنے کے بارے میں حکم پوچھا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اہلِ عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نواسے (امام حسین علیہ السلام) کو شہید کر دیا تھا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥٤ / ٢٠۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ

الحديث رقم ١٩: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن والحسين، ٣ / ١٣٧١، الرقم: ٣٥٤٣، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٨٥، الرقم: ٥٥٦٨، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤٢٥، الرقم: ٦٩٦٩، والطيالسى فى المسند، ١ / ٢٦٠، الرقم: ١٩٢٧.

الحديث رقم ٢٠: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٠، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٥٠، الرقم: ٨٥٣٠، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٢ / ٩٣، الرقم: ٥٦٧٥.

اللهِ ﷺ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بیٹے (امام حسین علیہ السلام) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین ہی تو میرے گلشنِ دُنیا کے دو پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٥٥ / ٢١۔ عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣٥٦ / ٢٢۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَ: طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ

الحديث رقم ٢١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥ / ٦٦١، الرقم: ٣٧٨٢.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسين والحسين عليهما السلام، ٥ / ٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٢٣، الرقم: ٦٩٦٧ والطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٣٩، الرقم: ٢٦١٨.

لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ قَالَ: فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ علیهما السلام عَلَى وِرْكَيْهِ فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَأَبْنَاءُ ابْنَتِي. اَللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت اسامہ بن زید علیہما السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا چیز چمٹا رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے کپڑا اٹھایا تو وہ حسن اور حسین علیہما السلام تھے۔ فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٥٧ / ٢٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ کو اپنے اہلِ بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین اور آپ ﷺ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ﷺ انہیں چومتے اور انہیں اپنے ساتھ لپٹا لیتے۔‘‘

الحديث رقم ٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب الحسن والحسين علیهما السلام، ٥ / ٦٥٧، الرقم: ٣٧٧٢، وأبويعلی فی المسند، ٧ / ٢٧٤، الرقم: ٤٢٩٤۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٥٨ / ٢٤۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ علیهما السلام، عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَ يَعْثِرَانِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَ وَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ: ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾[التغابن، ٦٤: ١٥] فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثِرَانِ، فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيْثِي وَرَفَعْتُهُمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (کم عمر ہونے کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر کہ کہیں شہزادے گر نہ پڑیں) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان کتنا سچ ہے: ”تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہی ہیں۔“ [التغابن، ٦٤: ١٥] میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی گفتگو کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٥٩ / ٢٥۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب الحسن والحسين علیهما السلام، ٥ / ٦٥٨، الرقم: ٣٧٧٤، والنسائی فی السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، ٣ / ١٩٢، الرقم: ١٥٨٥، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٣ / ٤٠٣، الرقم: ٦٠٣٩، والبيهقی فی السنن الكبری، ٣ / ٢١٨، الرقم: ٥٦١٠۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي إِحْدَى صَلَوَاتِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى، فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا. قَالَ أَبِي: فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُوْدِي، فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَي صَلَاتِکَ سَجْدَةً أَطَلْتَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ أَوْ أَنَّهُ يُوْحَى إِلَيْکَ. قَالَ: ذٰلِکَ لَمْ يَکُنْ وَلَکِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَکَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ حضرت حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تشریف لا کر اُنہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر ادا کی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا: میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ نے نماز میں اتنا طویل سجدہ ادا فرمایا۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان گزرا کہ کوئی امرِ الٰہی واقع ہو گیا ہے (یعنی آپ ﷺ کا وصال مبارک ہو گیا ہے) یا آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ میری پیٹھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو جائے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه النسائی فی السنن، کتاب: التطبيق، باب: هل يجوز أن تکون سجدة أطول من سجدة، ٢/ ٢٢٩، الرقم: ١١٤١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٤٩٣، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ٣٨٠، الرقم: ٣٢١٩١، والطبرانی فی المعجم الکبير، ٧/ ٢٧٠، الرقم: ٧١٠٧.

٣٦٠ / ٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ مَعَهُ حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ، هَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهَذَا عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً وَيَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ تُحِبُّهُمَا فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر امام حسن علیہ السلام اور دوسرے کندھے پر امام حسین علیہ السلام سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آ کر رک گئے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں یہی نہیں بلکہ) جس نے ان دونوں سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٦١ / ٢٧. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رضي الله عنه أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا أَقْبَلَا يَمْشِيَانِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَلَمَّا جَاءَ أَحَدُهُمَا جَعَلَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَعَلَ يَدَهُ الْأُخْرَى فِي عُنُقِهِ، فَقَبَّلَ هَذَا ثُمَّ قَبَّلَ هَذَا، ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی

الحديث رقم ٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٢ / ٤٠٠، الرقم: ٩٦٧١، والحاکم فی المستدرک، ٣ / ١٨٢، الرقم: ٤٧٧٧.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٣٢، الرقم: ٢٥٨٧، ٢٢ / ٢٧٤، الرقم: ٧٠٣.

اکرم ﷺ کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ ﷺ نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔'' اس حدیث کو اِمام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٦٢ / ٢٨۔ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ علیہما السلام يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ فِي حِجْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَكَيْفَ لَا أُحِبُّهُمَا وَهُمَا رَيْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْيَا أَشُمُّهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں! حالانکہ میرے گلشنِ دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو میں سونگھتا رہتا ہوں (یعنی اُنہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٣٦٣ / ٢٩۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ بُكَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ علیہما السلام، فَقَامَ فَزِعًا، فَقَالَ: إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ لَقَدْ قُمْتُ إِلَيْهِمَا وَمَا أَعْقِلُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور پھر فرمایا: بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے غیر ارادی طور پر کھڑا ہو گیا ہوں۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٢٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤ / ١٥٥، الرقم: ٣٩٩٠.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٧٩، الرقم: ٣٢١٨٦.

٣٦٤ / ٣٠۔ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زَيَّادٍ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَمَرَّ عَلَى فَاطِمَةَ سلام الله عليها فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي، فَقَالَ: أَ لَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت یزید بن ابو زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو امام حسین علیہ السلام کی رونے کی آواز سنی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا سے) فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔“

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٦٥ / ٣١۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه فَقَالَ: أَشْهَدُ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ سَمِعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم صَوْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَهُمَا يَبْكِيَانِ وَهُمَا مَعَ أُمِّهِمَا، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى أَتَاهُمَا، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهَا: مَا شَأْنُ ابْنَيَّ؟ فَقَالَتْ: الْعَطَشُ قَالَ: فَأَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم إِلَى شَنَّةٍ يَبْتَغِي فِيْهَا مَاءً. وَكَانَ الْمَاءُ يَوْمَئِذٍ أَغْدَارًا، وَالنَّاسُ يُرِيْدُوْنَ الْمَاءَ. فَنَادَى: هَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَهُ مَاءٌ؟ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَخْلَفَ بِيَدِهِ إِلَى كَلَابِهِ يَبْتَغِي الْمَاءَ فِي شَنَّةٍ، فَلَمْ يَجِدْ أَحَدٌ مِنْهُمْ قَطْرَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: نَاوِلِيْنِي أَحَدَهُمَا، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ مِنْ تَحْتِ الْخِدْرِ، فَأَخَذَهُ فَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ وَ هُوَ يَطْغُوْ مَا يَسْكُتُ، فَأَدْلَعَ لَهُ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ حَتَّى هَدَأَ أَوْ سَكَنَ، فَلَمْ أَسْمَعْ لَهُ بُكَاءًا، وَالْآخَرُ يَبْكِي كَمَا هُوَ مَا يَسْكُتُ فَقَالَ: نَاوِلِيْنِي الْآخَرَ، فَنَاوَلَتْهُ إِيَّاهُ فَفَعَلَ بِهِ كَذٰلِكَ، فَسَكَتَا

الحديث رقم ٣٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ١١٦، الرقم: ٢٨٤٧۔

الحديث رقم ٣١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٦۔

فَمَا سُمِعَ لَهُمَا صَوتٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین علیہما السلام دونوں شہزادوں کے رونے کی آواز سنی اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے شہزادوں کو کیا ہوا ہے؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا: انہیں سخت پیاس لگی ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی: کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاووں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر کسی کو قطرہ پانی تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا: ایک شہزادہ مجھے دو اُنہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے پکڑایا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا شہزادہ بھی اُسی طرح (مسلسل رو رہا تھا) پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسرا شہزادہ بھی مجھے دے دو تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے شہزادے کو بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی اسے بھی اپنی زبان مبارک چوسائی) سو وہ دونوں شہزادے (سیراب ہو کر) یوں خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ اُن کے رونے کی آواز نہ سنی۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳٦٦ / ۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا فَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ علیہما السلام، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ارْقَ بِأَبِيْکَ أَنْتَ عَيْنَ بُقَّةٍ. وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ۳/ ۴۹، الرقم: ۲٦۵۲.

فَرَقِي عَلَى عَاتِقِهِ. ثُمَّ خَرَجَ الْآخَرُ الْحَسَنُ أَوِ الْحُسَيْنُ مُرْتَفِعَةً إِحْدَى عَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَرْحَبًا بِکَ ارْقَ بِأَبِيکَ أَنْتَ عَيْنَ الْبُقَّةِ وَ أَخَذَ بِإِصْبَعَيْهِ فَاسْتَوَى عَلَى عَاتِقِهِ الْآخَرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا: خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (بھی میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۶۷ / ۳۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَلْعَبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَتُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: وَ مَالِي لَا أُحِبُّهُمَا وَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔''

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

۳۶۸ / ۳۴۔ عَنْ فَاطِمَةَ سلام اللہ علیہا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَتَاهَا

الحديث رقم ۳۳: أخرجه البزار فی المسند، ۳ / ۲۸۷، الرقم: ۱۰۷۹۔

الحديث رقم ۳۴: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳ / ۱۸۰، الرقم: ۴۷۷۴۔

يَوْمًا فَقَالَ: أَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرَبَةٍ وَ بَيْنَ أَيْدِهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمرٍ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ أَلَا تُقَلِّبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں ساتھ لے گئے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ ان کی تلاش میں روانہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا علیهما السلام أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ

﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت کرنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾

٣٦٩ / ٣٥۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَايَ، مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَحَبَّنِي أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضَنِي، وَمَنْ أَبْغَضَنِي أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ النَّارَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اُس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ عزوجل نے محبت کی اور جس سے اللہ عزوجل نے محبت کی اللہ عزوجل نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔ جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوا اور جس پر اللہ عزوجل کا غضب ہوا اللہ عزوجل نے اُسے آگ میں داخل کر دیا۔“

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٧٠ / ٣٦۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ: مَنْ أَحَبَّهُمَا أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَحَبَّهُ اللهُ أَدْخَلَهُ

الحديث رقم ٣٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣ / ١٨١، الرقم: ٤٧٧٦۔

الحديث رقم ٣٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ٣ / ٥٠، الرقم: ٢٦٥٥۔

جَنَّاتِ النَّعِيمِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا: جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ عزوجل محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ عزوجل محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۱ / ۳۷۔ عَنْ سَلْمَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: مَنْ أَبْغَضَهُمَا أَوْ بَغَى عَلَيْهِمَا أَبْغَضْتُهُ، وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ اللهُ أَدْخَلَهُ عَذَابَ جَهَنَّمَ وَلَهُ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہوگیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہوگیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہوگیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہوگیا اسے اللہ تعالیٰ جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے دائمی عذاب ہوگا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۲ / ۳۸۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَنَا وَفَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ مُجْتَمِعُوْنَ، وَ مَنْ أَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَأْكُلُ وَ نَشْرَبُ حَتَّى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہوگا تاآنکہ لوگ (حساب وکتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳۷: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۳ / ۵۰، الرقم: ۲۶۵۵۔

الحديث رقم ۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ۳ / ٤۱، الرقم: ۲۶۲۳۔

فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا عليهما السلام فِي الْجَنَّةِ

﴾حسنین کریمین علیہما السلام کے جنت میں مقام و مرتبہ کا بیان﴿

٣٧٣ / ٣٩۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وَزَادَ: وَأَبُوْهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں (شہزادے) جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ (صرف) اُن کے والدان سے بہتر ہیں۔

٣٧٤ / ٤٠۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم حَسَدَ النَّاسِ إِيَّايَ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُوْنَ رَابِعَ أَرْبَعَةٍ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ: أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥/ ٦٥٦، الرقم: ٣٧٦٨، وابن ماجه فى السنن، باب: فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فضل على بن أبى طالب، ١/ ٤٤، الرقم: ١١٨، والنسائى فى السنن الكبرى، ٥/ ٥٠، الرقم: ٨١٦٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٤١٢، الرقم: ٦٩٥٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣/ ٣، الرقم: ١١٠١٢، وابن أبى شيبة فى المصنف، ٦/ ٣٧٨، الرقم: ٣٢١٧٦.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٦٢٤، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/ ٣١٩، الرقم: ٩٥٠.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۵ / ٤١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیك وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ) تمہارے پیچھے پیچھے (جنت میں داخل ہوں گے)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس کی حدیث اسناد صحیح ہیں۔

۳۷٦ / ٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ رضي الله عنها فَقَالَ: إِنِّي وَ إِيَّاكِ وَهَذَا النَّائِمَ يَعْنِي: عَلِيًّا وَهُمَا يَعْنِي: الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا: میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور

الحدیث رقم ٤١: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/ ١٦٤، الرقم: ٤٧٢۳۔

الحدیث رقم ٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠١، الرقم: ٧٩٢، والحاکم فی المستدرک، ۳/ ١٤٧، الرقم: ٤٦٦٤، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٢٢: ٤٠٥، الرقم: ١٠١٦۔

یہ دونوں یعنی حسن اور حسین (علیہما السلام) قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد صحیح ہیں۔

۳۷۷ / ۴۳۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِذَا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ، وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِکَ قَالَ: أَوَلَمْ أُزَيِّنْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ علیهما السلام؟

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہلِ جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی: اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۷۸ / ۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ مَلَکًا مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَکُنْ زَارَنِي، فَاسْتَأْذَنَ اللهَ عزوجل فِي زِيَارَتِي، فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کبھی نہیں کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۱ / ۱۰۸، الرقم: ۳۳۷.

الحديث رقم ۴۴: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ۵ / ۱۴۶، الرقم: ۸۵۱۵، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۳ / ۳۶، الرقم: ۲۶۰۴.

۳۷۹/ ۴۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ فَقَالَتْ: أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتِ النَّارُ: بَلْ أَنَا خَيْرٌ مِنْکِ، فَقَالَتْ لَهَا الْجَنَّةُ اسْتِفْهَامًا: وَ مِمَّه؟ قَالَتْ: لِأَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَ نَمْرُوْدُ وَ فِرْعَوْنُ فَأَسْکَتَتْ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهَا: لَا تَخْضَعِيْنَ، لَأُزَيِّنَنَّ رُکْنَيْکِ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ، فَمَاسَتْ کَمَا تَمِيْسُ الْعَرُوْسُ فِي خِدْرِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا: میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا: اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران نمرود اور فرعون ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا: تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تجھے (اپنے عرش کے) دوستونوں حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن اپنے حجلۂ عروسی میں شرماتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۴۵: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۷/ ۱۴۸، الرقم: ۷۱۲۰، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/ ۱۸۴۔

فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِبِشَارَاتِ النَّبِيِّ ﷺ لِلإِمَامِ الْحُسَيْنِ عليه السلام بِشَهَادَتِهِ

﴿شہادتِ امامِ حسین علیہ السلام کے متعلق ارشاداتِ نبوی ﷺ کا بیان﴾

٤٦/٣٨٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، بِنِصْفِ النَّهَارِ، وَهُوَ قَائِمٌ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَارَسُوْلَ اللهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ. فَأَحْصَيْنَا ذَلِکَ الْيَوْمَ، فَوَجَدُوْهُ قَدْ قُتِلَ فِي ذَلِکَ الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نصف النہار کے وقت میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ غبار آلود پراگندہ بالوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بیٹے) حسین اور اس کے (جانثار) ساتھیوں کا خون ہے اور میں اسے فلاں دن سے جمع کر رہا ہوں۔ پس ہم نے اس دن کا شمار کیا تو (راوی کہتے ہیں کہ) انہیں معلوم ہوگیا کہ ٹھیک اسی دن امام حسین علیہ السلام شہید کئے گئے تھے۔‘‘

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٨٣، الرقم: ٢٥٥٣، والطبراني في المعجم الکبير، ٣/١١٠، الرقم، ٢٨٢٢، والخطيب البغدادی في تاريخ بغداد، ١/١٤٢، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢/٣٠٦، ١/١٤٢، وابن عبدالبر الاستيعاب، ١/٣٩٦.

٣٨١ / ٤٧۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي. فَقَالَ: لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ أَحَدٌ. فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَسَمِعْتُ نَشِيْجَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ جَبِيْنَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ: وَاللهِ، مَا عَلِمْتُ حِيْنَ دَخَلَ فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُ هَذَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. فَتَنَاوَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام مِنْ تُرْبَتِهَا فَأَرَاهَا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا أُحِيْطَ بِحُسَيْنٍ حِيْنَ قُتِلَ قَالَ: مَااسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوْا: كَرْبَلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے اور سب سے فرما دیا کہ ابھی میرے پاس کوئی نہ آئے۔ پس میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ حضرت حسین علیہ السلام (آپ ﷺ کے حجرہ مبارک میں) داخل ہوئے پھر میں نے ہچکی بندھنے کی آواز سنی آپ ﷺ رو رہے تھے جب میں نے (حجرہ مبارک میں) جھانکا تو کیا دیکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی گود مبارک میں ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ ان کی مبارک پیشانی پونچھ رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ رو بھی رہے ہیں۔ پس میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نہیں جانتی یہ کب اندر داخل ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام گھر میں موجود ہیں اور مجھے کہا ہے کہ کیا آپ اس (حسین رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہیں؟ اور میں نے کہا ہاں: جبرائیل علیہ السلام نے کہا: بے شک آپ کی امت اسے ایسی سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ اور جبرائیل اس سرزمین کی مٹی بھی لائے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ مٹی انہیں دکھائی۔ پھر جب امام حسین علیہ السلام کو شہادت کے وقت گھیرے میں

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٧٨٢، الرقم: ١٣٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١٠٨، الرقم: ٢٨١٩، ٢٣ / ٢٨٩، الرقم: ٦٣٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٨٩.

لیا گیا تو انہوں نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: کربلا، انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ سچے ہیں یہ (واقعی) دکھ اور آزمائش کی سرزمین ہے۔‘‘

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

۳۸۲ / ۴۸۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ دُوْنَ مَارَأَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْأُوْلَى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَيْقَظَ وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَلِّبُهَا. فَقُلْتُ: مَاهَذِهِ التُّرْبَةُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ هَذَا يُقْتَلُ بِأَرْضِ الْعَرَاقِ لِلْحُسَيْنِ فَقُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: أَرِنِي تُرْبَةَ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا. فَهَذِهِ تُرْبَتُهَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن وہب بن زمعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات سونے کے لیے آرام فرما ہوئے تو (تھوڑی دیر بعد) بیدار ہوگئے جبکہ آپ ﷺ پریشان (سے لگ رہے) تھے۔ پھر (دوبارہ) لیٹے اور بغیر سوئے (تھوڑی دیر) لیٹے رہے اور پھر بیدار ہوگئے جبکہ آپ ﷺ پریشان تھے لیکن اتنے پریشان نہیں تھے جتنے میں نے پہلی مرتبہ دیکھے تھے۔ پھر لیٹ گئے اور پھر اٹھ بیٹھے جبکہ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں سرخ مٹی تھی جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، یہ کیسی مٹی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ (میرا بیٹا حسین) ارضِ عراق میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: مجھے وہ مٹی دکھاؤ جہاں اسے شہید کیا جائے گا۔ تو یہ وہ مٹی ہے۔‘‘ اسے امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤ / ٤٤٠، الرقم: ٨٢٠٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٣ / ١٠٩، الرقم: ٢٨٢١، ٢٣ / ٣٠٨، الرقم: ٦٩٧، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ٣١٠، الرقم: ٤٢٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣ / ٢٨٩۔

۳۸۳ / ٤٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوْحَى إِلَيْهِ فَنَزَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُنْكَبٌّ وَلَعِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، وَمَالِي لَا أُحِبُّ ابْنِي، قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَکَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِکَ فَمَدَّ جِبْرِيْلُ عليه السلام يَدَهُ فَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ فَقَالَ: فِي هَذِهِ الْأَرْضِ يُقْتَلُ ابْنُکَ هَذَا يَا مُحَمَّدُ، وَاسْمُهَا الطَّفُّ. فَلَمَّا ذَهَبَ جِبْرِيْلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالتُّرْبَةُ فِي يَدِهِ يَبْکِي فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ ابْنِي مَقْتُوْلٌ فِي أَرْضِ الطَّفِّ وَإِنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَتَنُ بَعْدِي ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَأَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَأَبُوْ ذَرٍ رضي الله عنهم وَهُوَ يَبْکِي. فَقَالُوْا: مَا يُبْکِيْکَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيْلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَنِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيْهَا مَضْجَعَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ تو وہ (امام حسین علیہ السلام) جست لگا کر حضور نبی اکرم ﷺ کے جسمِ اقدس پر چڑھ گئے جبکہ آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر کھیلنے لگے۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ سے کہا: یا محمد ﷺ! کیا آپ اپنے اس (بیٹے حسین) سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل، میں اپنے بیٹے سے کیوں محبت نہ کروں! جبرائیل علیہ السلام نے کہا: بے شک عنقریب آپ کی امت اسے آپ کے بعد شہید کردے گی۔ پھر جبرائیل

الحديث رقم ٤٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ١٠٧، الرقم: ٢٨١٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٨٨۔

علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کو سفید مٹی پکڑائی اور کہا: یا محمد! اس (مٹی والی) زمین میں آپ کا بیٹا (حسین) شہید کیا جائے گا۔ اور اس زمین کا نام ''طَف'' ہے۔ پس جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس سے چلے گئے تو حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ وہ مٹی آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں تھی اور آپ ﷺ آبدیدہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین ارضِ طَف (کربلا) میں شہید کیا جائے گا اور میری امت میرے بعد آزمائش میں ڈالی جائے گی پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے جن میں حضرت علی، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہم تھے جبکہ آپ ﷺ اس وقت بھی آبدیدہ تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کس چیز نے آپ کو آبدیدہ کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارضِ طَف (یعنی کربلا) میں شہید کردیا جائے گا اور میرے لیے یہ مٹی لے کر آیا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ اس مٹی (والی زمین) میں حسین کی شہادت گاہ ہے۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸٤ / ٥٠۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: کَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رضي الله عنهما يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِي فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عليه السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ أُمَّتَکَ تَقْتُلُ ابْنَکَ هَذَا مِنْ بَعْدِکَ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْحُسَيْنِ فَبَکَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِيْعَةٌ عِنْدَکِ هَذِهِ التُّرْبَةُ. فَشَمَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: وَيْحُ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ. قَالَتْ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، إِذَا تَحَوَّلَتْ هَذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَاعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ. قَالَ: فَجَعَلَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فِي قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهَا

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٣ / ١٠٨، الرقم: ٢٨١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩:١٨٩، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٢ / ٣٠٠-٣٠١، والمزي في تهذيب الکمال، ٦ / ٤٠٩.

كُلَّ يَوْمٍ وَتَقُوْلُ: إِنَّ يَوْمًا تَحَوَّلِيْنَ دَمًا لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام میرے گھر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا محمد! آپ کے بعد آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے امام حسین علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آبدیدہ ہوگئے اور انہیں اپنے سینہ مبارک کے ساتھ چپکا لیا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے اُمّ سلمہ! شہادت گاہِ حسین کی) یہ مٹی تمہارے پاس امانت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سونگھا اور فرمایا کربلا (میں میرے اہلِ بیت پر ظلم ڈھانے والوں) کا ستیاناس ہو۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ، جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو جان لینا کہ میرا بیٹا شہید کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس مٹی کو بوتل میں ڈال دیا اور اسے ہر روز دیکھا کرتیں اور فرماتیں: (اے مٹی!) جس دن تو خون میں تبدیل ہوگی وہ بڑا بھاری دن ہوگا۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸۵ / ۵۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ثُمَّ يُقْتَلُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنه عَلَى رَأْسِ سِتِّيْنَ مِنْ مُهَاجَرَتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ وَزَادَ فِيْهِ: حِيْنَ يَعْلُوْا الْقَتِيْرُ الْقَتِيْرُ الشَّيْبُ.

''ام المؤمنین حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسین بن علی علیہما السلام کو میری ہجرت کے ساٹھویں سال کے اختتام پر شہید کیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے اور امام دیلمی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب ایک (اوباش) نوجوان ان پر چڑھائی کرے گا۔''

الحديث رقم ۵۱: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳ / ۱۰۵، الرقم: ۲۸۰۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۵ / ۵۳۹، الرقم: ۹۰۲۰، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱ / ۱۴۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۱۹۰.

فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَ مَنَاقِبِهِمَا عليهما السلام

﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

۳۸٦ / ۵۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَ إِسْحَاقَ: ﴿أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ﴾. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے: ﴿میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظرِ بد سے پناہ مانگتا ہوں﴾۔‘‘ اِس حدیث کو امام بخاری، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۳۸۷ / ۵۳۔ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نُجْبَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نُقَبَاءَ، وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ. قُلْنَا: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ

الحديث رقم ٥٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفون النسلان في المشي، ۳/ ۱۲۳۳، الرقم: ۳۱۹۱، وأبوداود في السنن، كتاب: السنة، باب: في القرآن، ٤/ ۲۳۵، الرقم: ٤٧٣٧، وابن ماجه في السنن، كتاب: الطب، باب: ما عوذ به النبي ﷺ ما عوذ به، ۲/ ۱۱٦٤، الرقم: ۳٥۲٥.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/ ٦٦٢، الرقم: ۳۷۸٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۱٤۲، الرقم: ۱۲۰٥، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/ ۱۸۹، الرقم: ۲٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ۲۱٥، الرقم: ٦٠٤٧.

وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت مسیّب بن نجبہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ نقیب عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۳۸۸ / ۵٤۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.
وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام سینہ سے سر تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں اور امام حسین علیہ السلام سینہ سے نیچے پاؤں تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۸۹ / ۵۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ

الحديث رقم ٥٤: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ٥ / ٦٦٠، الرقم: ٣٧٧٩، وأحمد بن حنبل فى المسند، ١ / ٩٩، الرقم: ٧٧٤، وابن حبان فى الصحيح، ١٥ / ٤٣٠، الرقم: ٦٩٧٤، والطيالسى فى المسند، ١ / ٩١، الرقم: ١٣٠.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه النسائى فى السنن الكبرى، ٥ / ٤٩، ١٥٠، الرقم: ٨١٦٧، ٨٥٢٩.

عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ، قَالَ: وَيَقُوْلُ: رَيْحَانَتَايَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ ﷺ کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے ہوتے: یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۰/ ۵۶۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ علیہما السلام عَلَى ظَهْرِهِ، فَإِذَا أَرَادُوْا أَنْ يَمْنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ ﷺ کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو (یعنی سوار ہونے دو)، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ ﷺ نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۱/ ۵۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَحْنُ وَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو

الحديث رقم ٥٦: أخرجه النسائی فی السنن الكبرى، ٥/ ٥٠، الرقم: ٨١٧٠۔

الحديث رقم ٥٧: أخرجه ابن ماجه فی السنن، كتاب: الفتن، باب: خروج المهدي، ٢/ ١٣٦٨، الرقم: ٤٠٨٧، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٢٣٣، الرقم: ٤٩٤٠۔

فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عبد المطلب کی اولادِ اہلِ جنت کے سردار ہیں (یعنی) میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی علیہم السلام۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳۹۲ / ۵۸۔ عَنْ أَبِي الْمَعْدِلِ عَطِيَّةَ الطَّفَاوِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رضي الله عنها حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي يَوْمًا إِذْ قَالَ الْخَادِمُ: إِنَّ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ علیهما السلام بِالسُّدَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ لِي: قُوْمِي فَتَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَتْ: قُمْتُ فَتَنَحَّيْتُ فِي الْبَيْتِ قَرِيْبًا، فَدَخَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَمَعَهُمَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَهُمَا صَبِيَّانِ صَغِيْرَانِ فَأَخَذَ الصَّبِيَّيْنِ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ فَقَبَّلَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت ابو معدل عطیہ طفاوی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف فرما تھے ایک خادم نے عرض کیا: دروازے پر مولا علی اور سیدہ فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ نے حکم فرمایا: ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہلِ بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ ﷺ نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۹۳ / ۵۹۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ علیهما السلام وَهُوَ حَامِلُهُمَا عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نِعْمَتِ الْمَطِيَّةُ قَالَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ حسنین

الحديث رقم ۵۸: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۲۹۶، الرقم: ۲۶۵۸۲۔

الحديث رقم ۵۹: أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ۶ / ۳۸۰، الرقم: ۳۲۱۸۵۔

کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلى الله عليك وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کیا خوب ہیں۔‘‘
اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۹۴ / ٦٠۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَ لَا لَا يَحِلُّ هَذَا الْمَسْجِدُ لِجُنُبٍ وَلَا لِحَائِضٍ إِلَّا لِرَسُوْلِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ. أَ لَا قَدْ بَيَّنْتُ لَكُمُ الْأَسْمَاءَ أَنْ لَا تَضِلُّوْا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ ﷺ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم والسلام کے۔ (ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں حالت جنابت میں مسجد میں آنا جائز نہیں) آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۵ / ٦١۔ عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى وَجْهِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى أَشْبَهِ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ عُنُقِهِ إِلَى كَعْبِهِ خَلْقًا وَ لَوْنًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسن بن علی علیہم والسلام کو دیکھ لے اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حضرت حسین بن علی علیہم والسلام کو دیکھ لے۔‘‘

الحديث رقم ٦٠: أخرجه البيهقي فی السنن الکبری، ٧/ ٦٥، الرقم: ١٣١٧٨، ١٣١٧٩۔

الحديث رقم ٦١: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣/ ٩٥، الرقم: ٢٧٦٨، ٢٧٥٩۔

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

۳۹۶/ ۶۲۔ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ سلام الله عليها بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِحَسَنٍ وَ حُسَيْنٍ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَقَالَتْ: هٰذَانِ ابْنَاکَ فَوَرِّثْهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا: أَمَّا حَسَنٌ فَإِنَّ لَهُ ثِبَاتِي وَسُؤْدَدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَإِنَّ لَهُ حُزَامَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض وصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں (اپنے فیضانِ نبوت میں سے) کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۹۷/ ۶۳۔ عَنْ فَاطِمَةَ سلام الله عليها بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنَّهَا أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَاهَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي شِکْوَتِهِ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا فَقَالَتْ: تُوَرِّثُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ، شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي وَسُؤْدَدِي، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَلَهُ جُرْأَتِي وَجُوْدِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ.

’’حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بابا جان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وصال کے دوران امام حسن اور امام حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن میری ہیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرأت و سخاوت کا وارث ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۶۲: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۶/ ۲۲۲۔

الحديث رقم ۶۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۲/ ۴۲۳، الرقم: ۱۰۴۱، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۱/ ۲۹۹، الرقم: ۴۰۸، ۵/ ۳۷۰، الرقم: ۲۹۷۱۔

۳۹۸ / ٦٤۔ عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ رضي الله عنها فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليك وسلم، لَقَدْ ضَلَّ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، قَالَ: وَذٰلِکَ رَادُ النَّهَارِ يَقُوْلُ ارْتِفَاعُ النَّهَارِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قُوْمُوْا فَاطْلُبُوْا ابْنَيَّ. قَالَ: وَأَخَذَ كُلُّ رَجُلٍ تُجَاهَ وَجْهِهِ، وَأَخَذْتُ نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى أَتَى سَفْحَ جَبَلٍ وَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُلْتَزِقٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، وَإِذَا شُجَاعٌ قَائِمٌ عَلَى ذَنَبِهِ يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ شِبْهُ النَّارِ، فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَالْتَفَتَ مُخَاطِبًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ انْسَابَ فَدَخَلَ بَعْضَ الْأَحْجِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُمَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَمَسَحَ وَجْهَهُمَا وَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي أَنْتُمَا مَا أَكْرَمَكُمَا عَلَى اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: حسن و حسین علیہما السلام کہیں گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتے ہیں ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چل پڑا، آپ ﷺ مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اژدھا اپنی دم پر کھڑا تھا جس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں (شہزادوں پر پہرہ دے رہا تھا)۔ آپ ﷺ اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اژدھا حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر سکڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ ﷺ حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ ﷻ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ٣ / ٦٥، الرقم: ٢٦٧٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ١٨٢.

۳۹۹/ ٦٥۔ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَمْشِي عَلَى أَرْبَعَةٍ، وَعَلَى ظَهْرِهِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ علیهما السلام، وَهُوَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُكُمَا، وَنِعْمَ الْعَدْلَانِ أَنْتُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ چار ٹانگوں (گھٹنوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: تمہارا اونٹ کیا خوب اونٹ ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/ ٥٢، الرقم: ٢٦٦١، والصيداوي في معجم الشيوخ، ١/ ٢٦٦، وابن خلاد في أمثال الحديث، ١/ ١٢٨، الرقم: ٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٨٢.

اَلْبَابُ السَّادِسُ:

مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن

﴿اُمّہات المومنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

١۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٢۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٣۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٥۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٦۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٧۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٨۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۹۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۱۰۔ فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضي الله عنها کے مناقب کا بیان﴾

۴۰۰ / ۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہ رضی الله عنہا پر، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو آپ ﷺ ان کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۱ / ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ،

الحديث رقم ۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۳/ ۱۳۸۸، الرقم: ۳۶۰۵، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۸، الرقم: ۲۴۳۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/ ۵۸، الرقم: ۲۴۳۵۵، والبيهقي في السنن الكبرى، ۷/ ۳۰۷، الرقم: ۱۴۵۷۴.

الحديث رقم ۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ۳/ ۱۳۸۹، الرقم: ۳۶۰۹، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ۴/ ۱۸۸۷، الرقم: ۲۴۳۲، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۹۰، الرقم: ۳۲۲۸۷.

فَإِذَا هِيَ أَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کرعرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ خدیجہ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے پروردِگار کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٢ / ٣۔ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَی رضی اللہ عنہ: بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيْجَةَ رضي الله عنها؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماعیل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ ﷺ نے انہیں (جنت میں) ایسے محل کی بشارت دی تھی جو موتیوں سے بنا ہوگا اور اس میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٣ / ٤۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٨، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٧، الرقم: ٢٤٣٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٨.

الحديث رقم ٤: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ خديجة وفضلها، ٣ / ١٣٨٨، الرقم: ٣٦٠٤، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٦، الرقم: ٢٤٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٩.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت حضرت مریم علیہا السلام ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہ علیہا السلام ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۴ / ۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتِ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِکَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، هَالَةَ، قَالَتْ: فَغِرْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَکَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا (ہمارے گھر آئیں اور انہوں) نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت طلب کرنا سمجھ کر کچھ لرزہ براندام سے ہوگئے۔ پھر فرمایا: خدایا! یہ تو ہالہ ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رشک ہوا۔ پس میں عرض گزار ہوئی کہ آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بڑھیا کو اتنا یاد فرماتے رہتے ہیں، جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا نعم البدل عطا نہیں فرما دیا ہے؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۴۰۵ / ۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ

الحديث رقم ٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة وفضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤ / ١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٣٠٧، الرقم: ١٤٥٧٣.

الحديث رقم ٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم، باب: تزويج النبي صلى الله عليه وآله وسلم خديجة وفضلها، ٣ / ١٣٨٩، الرقم: ٣٦٠٧.

النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ رضي الله عنها فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر، حالانکہ میں نے انہیں دیکھا نہیں ہے، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ اکثر ان کا ذکر فرماتے رہتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ کر کے انہیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ملنے والی سہیلیوں کے ہاں بھیجتے۔ کبھی میں اتنا عرض کر دیتی کہ دنیا میں کیا حضرت خدیجہ کے سوا اور کوئی عورت نہیں ہے؟ تو آپ ﷺ فرماتے: ہاں وہ ایسی ہی یگانہ روزگار تھیں اور میری اولاد بھی ان سے ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٠٦ / ٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها، وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُوْلُ: أَرْسِلُوْا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيْجَةَ. قَالَتْ: فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ: خَدِيْجَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے (یعنی میں ان پر رشک کیا کرتی تھی) اور میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب بھی بکری ذبح فرماتے تھے تو آپ ﷺ فرماتے کہ

الحديث رقم ٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/ ١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٦٧، الرقم: ٧٠٠٦.

اس کا گوشت حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے ہاں بھیج دو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا: خدیجہ، خدیجہ ہی ہو رہی ہے۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدیجہ کی محبت مجھے عطا کی گئی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠٧ / ٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها حَتَّى مَاتَتْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٠٨ / ٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ إِيَّاهَا، وَمَا رَأَيْتُهَا قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا ہے کیونکہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر فرمایا کرتے تھے حالانکہ میں نے انہیں کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٠٩ / ١٠۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا

الحديث رقم ٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٥، الرقم: ٤٨٥٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٢٩، الرقم: ١٤٧٥.

الحديث رقم ٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٥.

الحديث رقم ١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل خديجة أم المؤمنين، ٤/١٨٨٨، الرقم: ٢٤٣٥.

غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ رضي الله عنها وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِيْنَ. لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ ﷻ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيْهَا إِلَى خَلَائِلِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر اس قدر رشک نہیں کیا جس قدر کہ میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا میری شادی سے تین سال پہلے وفات پا چکی تھیں (اور میں یہ رشک اس وقت کیا کرتی تھی) کہ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے پروردگار نے حکم فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں خولدار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دے دو اور آپ ﷺ جب بھی بکری ذبح فرماتے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو گوشت ضرور بھیجا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤١٠ / ١١۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: حَسْبُکَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رضي الله عنهن. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع و اقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہن۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل خديجة رضي الله عنها، ٥ / ٧٠٢، الرقم: ٣٨٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٣٥، الرقم: ١٢٤١٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٦٤، الرقم: ٧٠٠٣، والحاكم في المستدرك، ٣ / ١٧١، الرقم: ٤٧٤٥.

٤١١ / ١٢۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ رضي الله عنها بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ لِخَدِيْجَةَ رضي الله عنها أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا أَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ أَوْ وَعَدَهُ أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی (اپنے شوہر) ابوالعاص بن ربیع کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا جب ابوالعاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر بڑی رقت طاری ہوگئی فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس (ابوالعاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی کو بھیجا کہ تم یأجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ١٢: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الجهاد، باب: في فداء الأسير بالمال، ٣ / ٦٢، الرقم: ٢٦٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٤٠٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢ / ٤٢٨، الرقم: ١٠٥٠.

٤١٢ / ١٣۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ عليه السلام إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَعِنْدَهُ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها قَالَ: إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيْجَةَ السَّلَامَ. فَقَالَتْ: إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَعَلَى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے درآنحالیکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجتا ہے اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: بیشک اللہ تعالیٰ ہی السلام ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤١٣ / ١٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: خَطَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوْطٍ، قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هَذَا؟ فَقَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ رضي الله عنهن. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

الحديث رقم ١٣: أخرجه النسائي في السنن الکبری، ٦ / ١٠١، الرقم: ١٠٢٠٦، والحاکم في المستدرك، ٣ / ٢٠٦، الرقم: ٤٨٥٦۔

الحديث رقم ١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٩٣، الرقم: ٢٦٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٤٧٠، الرقم: ٧٠١٠، والحاکم في المستدرك، ٢ / ٥٣٩، الرقم: ٣٨٣٦۔

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے زمین پر چار خطوط کھینچے اور دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ ﷻ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت کی بہترین عورتیں ہیں جو کہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت فاطمہ بنت محمد، حضرت آسیہ بنت مزاحم جو کہ فرعون کی بیوی ہے اور حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہن ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤١٤ / ١٥۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’امام ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے بیان کیا ہے۔

٤١٥ / ١٦۔ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَتْ خَدِيْجَةُ رضي الله عنها أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَصَدَّقَ بِرَسُوْلِهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’امام ابن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز فرض ہونے سے بھی پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلی خاتون تھیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور اس کے رسول، حضور نبی

الحديث رقم ١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٧، الرقم: ١٢٨٥٩، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/٣٠، الرقم: ١٦۔

الحديث رقم ١٦: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٢٤٩، الرقم: ١٠٩٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٨/٥١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٠۔

اکرم ﷺ (کے برحق ہونے) کی تصدیق کی۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

٤١٦ / ١٧۔ عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيّ قَالَ: أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رضي الله عنه وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلَدٍ رضي الله عنها سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ إِلَى الإِيْمَانِ بِاللهِ وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ربیعہ سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا تو وہ فرما رہے تھے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہاں کی عورتوں سے پہلے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد (مصطفیٰ) ﷺ پر ایمان لائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے بیان کیا ہے۔

٤١٧ / ١٨۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ رضي الله عنها أَثْنَى عَلَيْهَا فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ يَوْمًا فَقُلْتُ: مَا أَكْثَرَ مَا تَذْكُرُهَا حَمْرَاءَ الشِّدْقِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ عزوجل بِهَا خَيْرًا مِنْهَا. قَالَ: مَا أَبْدَلَنِي اللهُ عزوجل خَيْرًا مِنْهَا، قَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِي النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ، وَوَاسَتْنِي بِمَالِهَا إِذْ حَرَمَنِي النَّاسُ وَرَزَقَنِي اللهُ عزوجل وَلَدَهَا إِذْ حَرَمَنِي أَوْلَادَ النِّسَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کبھی بھی

الحديث رقم ١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٢٠٣، الرقم: ٤٨٤٦، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٦۔

الحديث رقم ١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/١١٧، الرقم: ٢٤٩٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٣، الرقم: ٢٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٨، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٦٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١١٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٢٤۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی خوب تعریف فرماتے۔ آپ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں غصہ میں آ گئی اور میں نے کہا کہ آپ سرخ رخساروں والی کا تذکرہ بہت زیادہ کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر عورتیں اس کے نعم البدل کے طور پر آپ کو عطا فرمائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل عطا نہیں فرمایا وہ تو ایسی خاتون تھیں جو مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور اپنے مال سے اس وقت میری ڈھارس بندھائی جب لوگ مجھے محروم کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد عطا فرمائی جبکہ دوسری عورتوں سے مجھے اولاد عطا نہیں کی۔'' اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٨ / ١٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: **كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ خَدِيْجَةَ** رضي الله عنها **لَمْ يَكُنْ يَسْأَمُ مِنْ ثَنَاءٍ عَلَيْهَا وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهَا. فَذَكَرَهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَاحْتَمَلَتْنِي الْغَيْرَةُ إِلَى أَنْ قُلْتُ: قَدْ عَوَّضَكَ اللهُ مِنْ كَبِيْرَةِ السِّنِّ. قَالَتْ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ غَضِبَ غَضَبًا سَقَطَ فِي جِلْدِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اَللّٰهُمَّ، إِنَّكَ إِنْ أَذْهَبْتَ عَنِّي غَضَبَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَمْ أَذْكُرْهَا بِسُوْءٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الَّذِي لَقِيْتُ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتِ؟ وَاللهِ، لَقَدْ آمَنَتْ بِي إِذْ كَفَرَ بِيَ النَّاسُ، وَصَدَّقَتْنِي إِذْ كَذَّبَنِي النَّاسُ وَرُزِقَتْ مِنِّيَ الْوَلَدُ إِذْ حُرِمْتِيْهِ مِنِّي، فَغَدَا بِهَا عَلَيَّ وَرَاحَ شَهْرًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.**

''حضرت عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرماتے تھے تو ان کی تعریف اور ان کے لئے استغفار و دعائے مغفرت کرتے ہوئے تھکتے نہیں تھے۔ پس ایک دن آپ ﷺ نے

الحديث رقم ١٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٣، الرقم: ٢١، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١١٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٣١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٢٤.

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ فرمایا تو مجھے غصہ آ گیا یہاں تک کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بڑھیا کے عوض (حسین و جمیل) بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ پس میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ شدید جلال میں آ گئے، (یہ صورتحال دیکھ کر) میں نے اپنے دل میں کہا: اے اللہ! اگر آج تو حضور نبی اکرم ﷺ کا غصہ مجھ سے دور کر دے تو میں کبھی بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سخت الفاظ میں تذکرہ نہیں کروں گی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے میری یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم ایسا کیسے کہہ سکتی ہو؟ حالانکہ، خدا کی قسم! وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کر رہے تھے اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اور میری اولاد بھی ان کے بطن سے پیدا ہوئی جبکہ تم اس سے محروم ہو، پس آپ ﷺ ایک ماہ تک اسی حالت (یعنی قدرے ناراضگی کی حالت میں) صبح و شام آتے رہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤١٩ / ٢٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ يَقُوْلُ: اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ صَدِيْقَةَ خَدِيْجَةَ، اذْهَبُوْا بِهِ إِلَى بَيْتِ فُلَانَةٍ، فَإِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيْجَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں کوئی شے پیش کی جاتی تو آپ ﷺ فرماتے: اسے فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی ہے، اسے فلاں خاتون کے گھر لے جاؤ کیونکہ وہ خدیجہ سے محبت رکھتی تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے ’’الادب المفرد‘‘ میں بیان کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٢٠: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١ / ٩٠، الرقم: ٢٣٢، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١ / ٤١، الرقم: ٤٠.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٢١/٤٢٠۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا: يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيْلُ يُقْرِئُکِ السَّلَامَ. فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، تَرَی مَا لَا أَرَی تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات ہوں۔ لیکن آپ (یعنی رسول اللہ ﷺ) جو کچھ دیکھ سکتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی (کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں نظر آ رہے تھے)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٢/٤٢١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُرِيْتُکِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَی أَنَّکِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ وَيُقَالُ: هَذِهِ امْرَأَتُکَ، فَاکْشِفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَکُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ

الحديث رقم ٢١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: فضل عائشة، ٣/١٣٧٤، الرقم: ٣٥٥٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤/١٨٩٥، الرقم: ٢٤٤٧، والترمذي في السنن، كتاب: الاستئذان عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء في تبليغ السلام، ٥/٥٥، الرقم: ٢٦٩٣.

الحديث رقم ٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: تزويج النبي ﷺ عائشة، ٣/١٤١٥، الرقم: ٣٦٨٢، وفي كتاب: النكاح، باب: قول الله تعالى: ولا جناح عليكم فيما عرضتم به من خطبة النساء، ٥/١٩٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤/١٨٨٩، الرقم: ٢٤٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٤١، الرقم: ٢٤١٨٨.

يُمْضِهِ. مُتَّفقٌ عَلَيهِ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: میں نے خواب میں دو مرتبہ تمہیں دیکھا میں نے دیکھا کہ تم ریشمی کپڑوں میں لپٹی ہوئی ہو اور مجھے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ سو پردہ ہٹا کر دیکھیے، جب میں نے دیکھا تو تم تھی۔ تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر کے ہی رہے گا۔“

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٢ / ٢٣۔ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضی الله عنه عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. فَعَدَّ رِجَالًا فَسَکَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

مُتَّفقٌ عَلَيهِ.

”حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سریہ ذات السلاسل کے لئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو انسانوں میں سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں عرض گزار ہوا: مردوں میں سے؟ فرمایا: اس کا والد، میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون ہے؟ فرمایا: عمر، اس کے بعد آپ ﷺ نے چند دیگر حضرات کے نام لئے لیکن میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام آخر میں نہ آئے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٢٣: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: المغازی، باب: غزوة ذات السلاسل، ٤ / ١٥٨٤، الرقم: ٤١٠٠، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر، ٤ / ١٨٥٦، الرقم ٢٣٨٤، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل عائشة، ٥ / ٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، وابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٠٨، الرقم: ٦٨٨٥.

٤٢٣ / ٢٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى. قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِکَ؟ فَقَالَ: أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّکِ تَقُوْلِيْنَ: لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ: لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: میں بخوبی جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب ناراض ہوتی ہو۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یہ بات آپ کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو کہ رب محمد کی قسم! اور جب تم ناخوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم کی قسم! وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! یا رسول اللہ! اس وقت میں صرف آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٤ / ٢٥۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رضي الله عنها يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذَلِکَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

الحديث رقم ٢٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: غيرة النساء ووجدهن، ٥ / ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل عائشة، ٤ / ١٨٩٠، الرقم: ٢٤٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٦ / ٤٩، الرقم: ٧١١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٦١، الرقم: ٢٤٣٦٣۔

الحديث رقم ٢٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: قبول الهدية، ٢ / ٩١٠، الرقم: ٢٤٣٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤ / ١٨٩١، الرقم: ٢٤٤١، والنسائي في السنن، كتاب: عشرة النساء، باب: حب الرجل بعض نسائه أكثر من بعض، ٧ / ٦٩، الرقم: ٣٩٥١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ١٦٩، الرقم: ١١٧٢٣۔

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ اپنے تحائف حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے میرے (ساتھ آپ ﷺ کے مخصوص کردہ) دن کی تلاش میں رہتے تھے، اور اس عمل سے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا چاہتے تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٥ / ٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ (مرضِ وصال) میں (میری) باری طلب کرنے کے لیے پوچھتے کہ میں آج کہاں رہوں گا؟ کل میں کہاں رہوں گا؟ پھر جس دن میری باری تھی آپ ﷺ کا سرِ انور میری گود میں تھا کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کی روح مقدسہ قبض کرلی اور میرے گھر میں ہی آپ ﷺ مدفون ہوئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٦ / ٢٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي

الحديث رقم ٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في قبر النبي ﷺ، ١ / ٤٨٦، الرقم: ١٣٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، ٤ / ١٨٩٣، الرقم: ٢٤٤٣.

الحديث رقم ٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: نظر المرأة إلى الحبش ونحوهم من غير ريبة، ٥ / ٢٠٠٦، الرقم: ٤٩٣٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: صلاة العيدين، باب: الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢ / ٦٠٨، الرقم: ٨٩٢، والنسائي في السنن، كتاب: صلاة العيدين، باب: اللعب في المسجد يوم العيد ونظر النساء إلى ذلك، ٣ / ١٩٥، الرقم: ١٥٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦ / ٨٥، الرقم: ٢٤٥٩٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٧٩، الرقم: ٢٨٢.

أَسَامَ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ میرے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے اور حبشی اپنے ہتھیاروں سے لیس مسجد میں کھیل رہے تھے، حضور نبی اکرم ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے تاکہ میں ان کا کھیل دیکھتی رہوں۔ آپ ﷺ میری وجہ سے کھڑے رہے یہاں تک کہ میرا جی بھر گیا اور میں خود وہاں سے چلی گئی۔ اب تم خود اندازہ کر لو کہ جو لڑکی کم سن اور کھیل کی شائق ہو وہ کب تک دیکھے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢٧ / ٢٨. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها وَهِيَ مَغْلُوْبَةٌ. قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِي عَلَيَّ، فَقِيْلَ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَمِنْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَتْ: ائْذَنُوْا لَهُ؟ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ. قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى، زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فَأَثْنَى عَلَيَّ وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''امام ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور انہوں) نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت مانگی جبکہ وہ اس وقت عالمِ نزع میں تھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ میری تعریف کریں گے۔ حاضرین نے کہا: یہ تو حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد اور سرکردہ مسلمانوں میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اچھا انہیں اجازت دے دو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا: اگر پرہیز

الحديث رقم ٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التفسير، باب: ولولا إذ سمعتموه، ٤ / ١٧٧٩، الرقم: ٤٤٧٦.

گار ہوں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ بہتر ہی رہے گا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں اور آپ کے سوا انہوں نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا اور آپ کی براء ت آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ ان کے بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آئے تھے وہ میری تعریف کر رہے تھے اور میں یہ چاہتی ہوں کہ کاش! میں گمنام ہوتی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٢٨ / ٢٩۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَ هَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا تَصَدَّقَتْ بِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اسے اپنے پاس نہ روکے رکھتیں بلکہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرما دیتیں۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٢٩ / ٣٠۔ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ جَارًا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ: وَهَذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، فَعَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهَذِهِ قَالَ: لَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا، ثُمَّ عَادَ يَدْعُوْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَهَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ، فِي الثَّالِثَةِ، فَقَامَا يَتَدَافِعَانِ حَتَّى أَتَيَا مَنْزِلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٢٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب قريش، ٣ / ١٢٩١، الرقم: ٣٣١٤.

الحديث رقم ٣٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الأشربة، باب: ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام، ٣ / ١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٢٣، الرقم: ١٢٢٦٥.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک فارسی پڑوسی بہت اچھا سالن بناتا تھا، پس ایک دن اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سالن بنایا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دینے کیلئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ بھی یعنی عائشہ (بھی میرے ساتھ مدعو ہے یا نہیں) تو اس نے عرض کیا: نہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (میں نہیں جاؤں گا) اس شخص نے دوبارہ آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی (یعنی عائشہ بھی) تو اس آدمی نے عرض کیا: نہیں، تو آپ ﷺ نے پھر انکار فرما دیا۔ اس شخص نے سہ بارہ آپ ﷺ کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی، اس نے عرض کیا: ہاں یہ بھی، پھر دونوں (یعنی آپ ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) ایک دوسرے کو تھامتے ہوئے اٹھے اور اس شخص کے گھر تشریف لے گئے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٣٠ / ٣١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ زَوْجَتُکَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام ریشم کے سبز کپڑے میں (لپٹی ہوئی) ان کی تصویر لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دنیا وآخرت میں آپ کی اہلیہ ہیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥/ ٧٠٤، الرقم: ٣٨٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٦، الرقم: ٧٠٩٤، وابن راهويه في المسند، ٣/ ٦٤٩، الرقم: ١٢٣٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ١٤٠، ١٤١.

٤٣١ / ٣٢۔ عَنْ أَبِي مُوْسَى رضي الله عنه قَالَ: مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ رضي الله عنها إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ کے لئے جب کبھی بھی کوئی حدیث مشکل ہو جاتی تو ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے بارے میں پوچھتے تو ان سے اس حدیث کا صحیح علم پا لیتے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٣٢ / ٣٣۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ رضي الله عنه، قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو فصیح نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٣٣ / ٣٤۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: إِنَّهَا (أَي عَائِشَةَ) حِبَّةُ أَبِيْكَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ...... الحديث.

الحديث الرقم ٣٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ١٢ / ٤٢٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢ / ٣٢، والعسقلاني في الإصابة، ٨ / ١٨.

الحديث رقم ٣٣: أخرجه الترمذي فى السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: من فضل عائشة، ٥ / ٧٠٥، الرقم: ٣٨٨٤، والحاكم في المستدرك، ٤ / ١٢، الرقم: ٦٧٣٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣ / ١٨٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٨٧٦، الرقم: ١٦٤٦، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٤٣، وقال: رجاله رجال الصحيح.

الحديث رقم ٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: في الانتصار، ٤ / ٢٧٤، الرقم: ٤٨٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤ / ٣٢٢.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! بے شک عائشہ تمہارے والد کو بہت زیادہ محبوب ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود نے بیان کیا ہے۔

٤٣٤ / ٣٥۔ عَنْ ذَكْوَانَ ﷺ حَاجِبِ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهُ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَسْتَأْذِنُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها...... فَقَالَتْ: ائْذَنْ لَهُ إِنْ شِئْتَ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُهُ فَلَمَّا جَلَسَ، قَالَ: أَبْشِرِي، فَقَالَتْ: أَيْضًا، فَقَالَ: مَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ أَنْ تَلْقَى مُحَمَّدًا ﷺ وَالْأَحِبَّةَ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الرُّوْحُ مِنَ الْجَسَدِ، كُنْتِ أَحَبَّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ إِلَّا طَيِّبًا وَسَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْأَبْوَاءِ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتَّى يُصْبِحَ فِي الْمَنْزِلِ وَأَصْبَحَ النَّاسُ لَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ [النساء، ٤: ٤٣] فَكَانَ ذَلِكَ فِي سَبَبِكِ، وَمَا أَنْزَلَ اللهُ ﷻ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الرُّخْصَةِ، وَأَنْزَلَ اللهُ بَرَاءَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ جَاءَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنُ، فَأَصْبَحَ لَيْسَ لِلّٰهِ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ اللهِ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ إِلَّا يُتْلَى فِيْهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْيَعْلَى.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢٧٦، الرقم: ٢٤٩٦، وابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٤١، ٤٢، الرقم: ٧١٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٣٢١، الرقم: ١٠٧٨٣، وأبو يعلى في المسند، ٥/ ٥٧٦٥، الرقم: ٢٦٤٨.

”حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے دربان تھے، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے کی اجازت طلب کرنے کیلئے تشریف لائے ......تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو انہیں اجازت دے دو، راوی بیان کرتے ہیں پھر میں انہیں اندر لے آیا پس جب وہ بیٹھ گئے تو عرض کرنے لگے: اے ام المومنین! آپ کو خوشخبری ہو، آپ نے جواباً فرمایا: اور تمہیں بھی خوشخبری ہو، پھر انہوں نے عرض کیا: آپ کی اور آپ کے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ کی ملاقات میں سوائے آپ کی روح کے قفس عنصری سے پرواز کرنے کے کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام ازواجِ مطہرات سے بڑھ کر عزیز تھیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سوائے پاکیزہ چیز کے کسی کو پسند نہیں فرماتے تھے، اور ابوا والی رات آپ کے گلے کا ہار گر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ صبح تک گھر نہ پہنچے اور جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صبح اس حال میں کی کہ ان کے پاس وضو کرنے کیلئے پانی نہیں تھا تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے آیتِ تیمّم نازل فرمائی ”پس تیمّم کرو پاکیزہ مٹی کے ساتھ۔“ [النساء، ۴: ۴۳] اور یہ سارا آپ کے سبب ہوا اور یہ جو رخصت اللہ تعالیٰ نے (تیمّم کی شکل میں) نازل فرمائی (یہ بھی آپ کی بدولت نصیب ہوئی) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی براءت (یعنی بے گناہی) سات آسمانوں کے اوپر سے نازل فرمائی جسے حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر نازل ہوئے پس اب اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کوئی مسجد ایسی نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے جس میں اس (آیت براءت) کی رات دن تلاوت نہ ہوتی ہو۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: اے ابن عباس! بس کرو میری اور تعریف نہ کرو۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں کوئی بھولی بسری چیز ہوتی (جسے کوئی نہ جانتا ہوتا)۔“ اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۴۳۵ / ۳۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَهُوَ يُكَلِّمُ رَجُلًا، قُلْتُ: رَأَيْتُکَ وَاضِعًا يَدَيْکَ عَلَى مَعْرَفَةِ فَرَسِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَأَنْتَ تُكَلِّمُهُ، قَالَ: وَرَأَيْتِ؟

الحديث رقم ۳۶: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ۶ / ۷۴، الرقم: ۲۴۵۰۶، والحميدي في المسند، ۱ / ۱۳۳، الرقم: ۲۷۷، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۲ / ۴۶، وابن الجوزی في صفوة الصفوة، ۲ / ۲۰۔

قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ذَاکَ جِبْرِيْلُ عليه السلام وَهُوَ يُقْرِئُکِ السَّلَامَ، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، جَزَاهُ اللهُ خَيْرًا مِنْ صَاحِبٍ وَدَخِيْلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيْلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ایک آدمی سے کلام فرما رہے ہیں، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے دحیہ کلبی کے گھوڑے کی گردن پر اپنا دست اقدس رکھا ہوا ہے اور ان سے کلام فرما رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا واقعی تم نے یہ منظر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے اور وہ تجھے سلام پیش کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: اور ان پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، اور اللہ تعالیٰ دوست اور مہمان کو جزائے خیر عطا فرمائے، پس کتنا ہی اچھا دوست (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس) اور کتنا ہی اچھا مہمان (حضرت جبریل علیہ السلام) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٣٦ / ٣٧۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا رَأَيْتُ مِنَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم طِيْبَ نَفْسٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ فَضَحِکَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها حَتَّی سَقَطَ رَأْسُهَا فِي حِجْرِهَا مِنَ الضِّحْکِ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: أَيَسُرُّکِ دُعَائِي، فَقَالَتْ: وَمَا لِي لَا يَسُرُّنِي دُعَاؤُکَ، فَقَالَ صلی الله عليه وآله وسلم: وَاللهِ، إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي کُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

الحديث رقم ٣٧: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٦ / ٤٨، الرقم: ٧١١١، والحاکم في المستدرک، ٤ / ١٣، الرقم: ٦٧٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٩٠، الرقم: ٣٢٢٨٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١ / ٤٩٨، الرقم: ٢٠٣٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٤٣.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خوشگوار حالت میں دیکھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے میرے حق میں دعا فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، ظاہری و باطنی، تمام گناہ معاف فرما یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اتنا ہنسیں کہ ان کا سر آپ ﷺ کی گود مبارک میں آ پڑا (یعنی ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوگئیں) اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میری دعا تمہیں اچھی لگی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ کی دعا مجھے اچھی نہ لگے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہر نماز میں میری یہ دعا میری امت کیلئے خاص ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٣٧ / ٣٨۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

”حضرت عطا بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تمام لوگوں سے بڑھ کر فقیہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر عالمہ اور تمام لوگوں سے بڑھ کر روزمرہ معاملات میں اچھی رائے رکھنے والی تھیں۔“ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٣٨ / ٣٩۔ عَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِشِعْرٍ، وَلَا فَرِيْضَةٍ، وَلَا أَعْلَمَ بِفِقْهٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر، شعر، فرائض (میراث) اور فقہ کا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔“

الحديث رقم ٣٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤ / ١٥، الرقم: ٦٧٤٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٥، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، والعسقلاني في الإصابة، ٨ / ١٨.

الحديث رقم ٣٩: أخرجه ابن أبي شيبة فى المصنف، ٥ / ٢٧٦، الرقم: ٢٦٠٤٤، والعسقلاني فى تهذيب التهذيب، ١٢ / ٤٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥ / ٢٣٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٨٣، والعسقلانى في الإصابة، ٨ / ١٨.

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٣٩ / ٤٠۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِيهِنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَكْثَرُ مِنْ عِلْمِهِنَّ.
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''امام زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر جملہ ازواجِ مطہرات سمیت اس امت کی تمام عورتوں کے علم کو جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم ان سب کے علم سے زیادہ ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤٠ / ٤١۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ: مَا رَأَيْتُ خَطِيبًا قَطُّ أَبْلَغَ وَلَا أَفْطَنَ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''امام قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی بھی خطیب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر بلاغت و فطانت والا نہیں دیکھا۔''
اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤١ / ٤٢۔ عَنْ عُرْوَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَعْلَمَ بِالْقُرْآنِ وَلَا بِفَرِيضَةٍ وَلَا بِحَلَالٍ وَلَا بِشِعْرٍ وَلَا بِحَدِيثِ الْعَرَبِ وَلَا بِنَسَبٍ مِنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٤، الرقم: ٢٩٩، والخلال في السنة، ٢/٤٧٦، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ١٢/٤٦٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٥/٢٣٥، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/٣٣، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣، وقال: رجال هذا الحديث ثقات.

الحديث رقم ٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٣، الرقم: ٢٩٨، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٠٢٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٢٤٣.

الحديث رقم ٤٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢/٤٩، ٥٠، وابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢/٣٢.

’’حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، فرائض، حلال وحرام، شعر، عربوں کی روایات، اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤٤٢ / ٤٣۔ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ رضي الله عنها وَكَانَتْ تَغْشَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: بَعَثَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا بِمَالٍ فِي غَرَارَتَيْنِ ثَمَانِيْنَ أَوْ مِائَةَ أَلْفٍ فَدَعَتْ بِطَبَقٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَائِمَةٌ فَجَلَسَتْ تَقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ فَأَمْسَتْ وَمَا عِنْدَهَا مِنْ ذَلِكَ دِرْهَمٌ فَلَمَّا أَمْسَتْ، قَالَتْ: يَا جَارِيَةُ، هَلُمِّي فِطْرِي فَجَاءَتْهَا بِخُبْزٍ وَزَيْتٍ، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ ذَرَّةَ: أَمَا اسْتَطَعْتِ مِمَّا قَسَمْتِ الْيَوْمَ أَنْ تَشْتَرِي لَنَا لَحْمًا بِدِرْهَمٍ نَفْطُرُ عَلَيْهِ، قَالَتْ: لَا تُعَنِّفِيْنِي، لَوْ كُنْتِ ذَكَّرْتِيْنِي لَفَعَلْتُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت ام ذرہ، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے دو تھیلوں میں آپ کو اسی ہزار یا ایک لاکھ کی مالیت کا مال بھیجا، آپ نے (مال رکھنے کے لئے) ایک تھال منگوایا اور آپ اس دن روزے سے تھیں، آپ وہ مال لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے بیٹھ گئیں، پس شام تک اس مال میں سے آپ کے پاس ایک درہم بھی نہ بچا، جب شام ہوگئی تو آپ نے فرمایا: اے لڑکی! میرے افطار کے لئے کچھ لاؤ، وہ لڑکی ایک روٹی اور تھوڑا سا گھی لے کر حاضر ہوئی، پس ام ذرہ نے عرض کیا: کیا آپ نے جو مال آج تقسیم کیا ہے اس میں سے ہمارے لیے ایک درہم کا گوشت نہیں خرید سکتی تھیں جس سے آج ہم افطار کرتے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اب مجھے اس لہجے میں شکایت نہ کرو اگر اس وقت (جب میں مال تقسیم کر رہی تھی) تم نے مجھے یاد کرایا ہوتا تو شاید میں (تمہارے لیے) ایسا کر لیتی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٣: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٤٧، وهناد في الزهد، ١ / ٣٣٧، ٣٣٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ١٨٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨ / ٦٧.

٤٤٣ / ٤٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَتَيْنِ أَجْوَدَ مِنْ عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ رضي الله عنهما وَجُوْدُهُمَا مُخْتَلِفٌ: أَمَّا عَائِشَةُ رضي الله عنها فَكَانَتْ تَجْمَعُ الشَّيءَ إِلَى الشَّيءِ حَتَّى إِذَا كَانَ اجْتَمَعَ عِنْدَهَا قَسَمَتْ وَأَمَّا أَسْمَاءُ فَكَانَتْ لَا تُمْسِکُ شَيْئًا لِغَدٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر سخاوت کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی اور دونوں کی سخاوت میں فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھوڑی تھوڑی اشیاء جمع فرماتی رہتی تھیں اور جب کافی ساری اشیاء آپ کے پاس جمع ہو جاتیں تو آپ انہیں (غرباء اور محتاجوں میں) تقسیم فرما دیتیں، جبکہ حضرت اسماء (بھی) اپنے پاس کل کے لئے کوئی چیز بچا کر نہیں رکھتی تھیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

٤٤٤ / ٤٥۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ رضي الله عنه إِلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها بِطَوْقٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهِ جَوْهَرٌ قُوِّمَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَّمَتْهُ بَيْنَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ هَنَّادٌ.

’’حضرت عطا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو سونے کا ہار بھیجا جس میں ایک ایسا جوہر لگا ہوا تھا جس کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی، پس آپ نے وہ قیمتی ہار تمام امّہات المومنین میں تقسیم فرما دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ہناد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٤٤: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/ ١٠٦، الرقم: ٢٨٦، وابن الجوزى في صفوة الصفوة، ٢/ ٥٨، ٥٩.

الحديث الرقم ٤٥: أخرجه هناد في الزهد، ١/ ٣٣٧، الرقم: ٦١٨، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٢٩.

٤٤٥ / ٤٦۔ عَنْ عُرْوَةَ ﷺ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها، كَانَتْ تَسْرُدُ الصَّوْمَ. وَعَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا تُفْطِرُ إِلَّا يَوْمَ أَضْحَى أَوْ يَوْمَ فِطْرٍ.

وفي رواية عنه: قَالَ: كُنْتُ إِذَا غَدَوْتُ أَبْدَأُ بِبَيْتِ عَائِشَةَ رضي الله عنها أُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَغَدَوْتُ يَوْمًا فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُسَبِّحُ وَتَقْرَأُ: ﴿فَمَنَّ اللهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُوْمِ﴾[الطور، ٥٢: ٢٧] وَتَدْعُوْ وَتَبْكِي وَتُرَدِّدُهَا فَقُمْتُ حَتَّى مَلَلْتُ الْقِيَامَ فَذَهَبْتُ إِلَى السُّوْقِ لِحَاجَتِي ثُمَّ رَجَعْتُ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ كَمَا هِيَ تُصَلِّي وَتَبْكِي.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ الْجَوزِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں۔ اور امام قاسم روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلسل روزہ سے ہوتی تھیں اور صرف عید الاضحیٰ اور عید الفطر کو افطار فرماتی تھیں۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ میں صبح کو جب گھر سے روانہ ہوتا تو سب سے پہلے سلام کرنے کی غرض سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتا، پس ایک صبح میں آپ کے گھر گیا تو آپ حالت قیام میں تسبیح فرما رہی تھیں اور یہ آیہ کریمہ پڑھ رہی تھیں: ”پس اللہ نے ہم پر احسان فرما دیا اور ہمیں نارِ جہنّم کے عذاب سے بچا لیا۔“ [الطّور، ٥٢: ٢٧] اور دعا کرتی اور روتی جا رہی تھیں اور اس آیت کو بار بار دہرا رہی تھیں، پس میں (ان کی نماز سے فراغت کے انتظار میں) کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ میں کھڑا کھڑا تھک گیا اور اپنے کام کی غرض سے بازار چلا گیا، پھر میں واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ اسی حالت میں کھڑی نماز ادا کر رہی ہیں اور مسلسل روئے جا رہی ہیں۔“

اس حدیث کو امام عبد الرزاق، بیہقی اور ابن جوزی نے روایت کیا ہے یہ الفاظ ابن جوزی کے ہیں۔

الحديث رقم ٤٦: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٢/ ٤٥١، الرقم: ٤٠٤٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ٣٧٥، الرقم: ٢٠٩٢، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/ ١٦٤، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ٢/ ٣١.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤٤٦ / ٤٧. عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ رضي الله عنهما فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَامَةُ وَعُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ فَبَكَتْ وَقَالَتْ: وَاللهِ، مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ وَجَاءَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام: رَاجِعْ حَفْصَةَ رضي الله عنها فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَإِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الْحَاکِمُ.

’’حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کو طلاق دی، تو ان کے ماموں قدامہ اور عثمان جو کہ مظعون کے بیٹے ہیں آپ کو ملنے آئے تو آپ رو پڑیں اور کہا: خدا کی قسم! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غصہ اور غضب کی وجہ سے طلاق نہیں دی، اسی دوران حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادھر تشریف لائے اور فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا ہے: ’’آپ حفصہ کی طرف رجوع کر لیں۔ بے شک وہ بہت زیادہ روزے رکھنے اور قیام کرنے والی ہیں اور بے شک وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٤٧ / ٤٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا حَفْصَةُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَهِيَ زَوْجَتُکَ فِي الْجَنَّةِ.

الحديث رقم ٤٧: أخرجه الحاکم في المستدرك، ٤ / ١٦، الرقم: ٦٧٥٣، والطبراني في المعجم الکبير، ١٨ / ٣٦٥، الرقم: ٩٣٤، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٥٠، وابن سعد في الطبقات الکبرى، ٨ / ٨٤، والعسقلاني في الإصابة، ٥ / ٥٥٩، الرقم: ٧٣٥٦، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٢ / ٩١٤، الرقم: ١٠٠٠.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١ / ٥٥، الرقم: ١٥١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧ / ٩٤، الرقم: ٢٥٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٤٤.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حفصہ! ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے کہا: بے شک وہ (حضرت حفصہ) بہت زیادہ روزے دار اور قیام کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی اہلیہ ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٤٤٨ / ٤٩. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللهِ! مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ يُخْبِرُ عَنْ جِبْرِيْلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں، پس وہ آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے پھر چلے گئے، حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا: یہ کون تھے؟ یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جواب دیا کہ حضرت دحیہ تھے، حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے انہیں دحیہ قلبی ہی سمجھا تھا، لیکن میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دوران خطبہ بتایا کہ وہ حضرت جبرائیل تھے، یا جو کچھ بھی آپ ﷺ نے فرمایا، معمر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعثمان سے دریافت کیا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے تو انہوں نے بتایا ہاں، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

الحديث رقم ٤٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة في الإسلام، ٣ / ١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٥، وفي كتاب: فضائل القرآن، باب: كيف نزول الوحي، ٤ / ١٩٠٥، الرقم: ٤٦٩٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أم سلمة، ٤ / ١٩٠٦، الرقم: ٢٤٥١، والبزار في المسند، ٧ / ٥٥، الرقم: ٢٦٠٢.

٤٤٩ / ٥٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِکِ عَلَى أَهْلِکِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَکِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَکِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان سے نکاح کرنے کے بعد ان کے پاس تین دن رہے پھر فرمایا: تمہاری اہمیت اور چاہت اپنے شوہر کی نظروں میں ہرگز کم نہیں ہوئی، اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس ایک ہفتہ قیام کرلوں اور (لیکن) اگر میں تمہارے پاس ایک ہفتہ رہا تو میں اپنی تمام ازواج کے پاس ایک ایک ہفتہ رہوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٥٠ / ٥١. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا فِي بَيْتِهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَجَاءَتِ الْخَادِمُ، فَقَالَتْ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ بِالسُّدَّةِ، فَقَالَ: تَنَحِّي لِي عَنْ أَهْلِ بَيْتِي فَتَنَحَّتْ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ، وَحَسَنٌ، وَحُسَيْنٌ فَوَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ وَأَخَذَ عَلِيًّا بِإِحْدَى يَدَيْهِ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَأَخَذَ فَاطِمَةَ بِالْيَدِ الْأُخْرَى فَضَمَّهَا إِلَيْهِ وَقَبَّلَهُمَا وَأَغْدَفَ عَلَيْهِمْ خَمِيْصَةً سَوْدَاءَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، إِلَيْکَ لَا إِلَى النَّارِ، أَنَا، وَأَهْلُ بَيْتِي، قَالَتْ: فَنَادَيْتُهُ، فَقُلْتُ: وَأَنَا، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: وَأَنْتِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

الحديث رقم ٥٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: قدر ما تستحقه البكر والثيب من إقامة الزوج عندها عقب الزفاف، ٢/ ١٠٨٣، الرقم: ١٤٦٠، وأبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في المقام عند البكر، ٢/ ٢٤٠، الرقم: ٢١٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٠/ ١٠، الرقم: ٤٢١٠، والدارمي في السنن، ٢/ ١٩٤، الرقم: ٢٢١٠.

الحديث رقم ٥١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٢٩٦، الرقم: ٢٦٥٨٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ٣٩٣، الرقم: ٩٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ١٦٦.

’’حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ان کے پاس ان کے گھر تشریف فرما تھے پس خادم آیا اور عرض کیا: حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما (گھر کی) دہلیز پر کھڑے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میرے اہلِ بیت کے راستے سے ہٹ جایا کرو (یعنی انہیں بلااجازت گھر میں آنے دیا کرو) پس وہ خادم گھر کے ایک کونے میں چلا گیا، پس حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام اندر تشریف لائے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے نواسوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور اپنا ایک دستِ مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور انہیں اپنے ساتھ ملایا اور اپنا دوسرا دستِ اقدس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر رکھا اور انہیں بھی اپنے ساتھ ملایا اور ان دونوں کو چوما اور پھر ان سب پر اپنی کالی کملی بچھا دی پھر فرمایا: اے اللہ! تیری طرف نہ کہ آگ کی طرف، میں اور میرے اہلِ بیت، حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو پکار کر عرض کیا: اور میں بھی یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤٥١ / ٥٢۔ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِي لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لئے بارہ رکعات نفل پڑھے گا اس کے لئے ان کے بدلہ میں جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس دن کے بعد کبھی بھی یہ بارہ رکعات ترک نہیں کیں۔''

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٤٥٢ / ٥٣۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّجَاشِيَّ رضي الله عنه زَوَّجَ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى صَدَاقِ أَرْبَعِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَكَتَبَ بِذَلِکَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَبِلَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''امام زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شاہِ نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت امّ حبیبہ بنت ابی

الحديث رقم ٥٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: صلاة المسافرين وقصرها، باب: فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن، ١ / ٥٠٢، الرقم: ٧٢٨، وابن خزيمة في الصحيح، ٢ / ٢٠٣، الرقم: ١١٨٧، وابن راهويه في المسند، ١ / ٢٣٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣ / ٤٤، الرقم: ٧١٢٤.

الحديث رقم ٥٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: النكاح، باب: الصداق، ٢ / ٢٣٥، الرقم: ٢١٠٨، والشوكاني في نيل الأوطار، ٦ / ٣١٣.

سفیان رضی اللہ عنہما کی شادی حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چار ہزار درہم حق مہر پر کی اور اس کی خبر بذریعہ خط حضور نبی اکرم ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرما لیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٤٥٣ / ٥٤۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ أَبُوْسُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ الْمَدِيْنَةَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُرِيْدُ غَزْوَ مَكَّةَ فَكَلَّمَهُ أَنْ يَزِيْدَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ فَلَمْ يَقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَامَ، فَدَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها، فَلَمَّا ذَهَبَ لِيَجْلِسَ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ ﷺ طَوَتْهُ دُوْنَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، أَرَغِبْتِ بِهَذَا الْفِرَاشِ عَنِّي أَوْ بِي عَنْهُ، فَقَالَتْ: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَنْتَ امْرُؤٌ نَجِسٌ مُشْرِكٌ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، لَقَدْ أَصَابَكِ بَعْدِي شَرٌّ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’امام زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان بن حرب (قبولِ اسلام سے قبل) مدینہ منورہ آئے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھی حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ (مشرکین مکہ کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے پر) مکہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان نے حضور نبی اکرم ﷺ سے صلح حدیبیہ کے معاہدہ میں توسیع کے لئے گزارش کی لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے انکار فرما دیا، پس وہ کھڑے ہوئے اور اپنی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلئے گئے لیکن جب وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے لئے بڑھے تو ام المومنین حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بیٹھنے سے پہلے ہی وہ بستر لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو اس بستر کی وجہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہے یا میری وجہ سے اس بستر سے؟ انہوں نے فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا (پاکیزہ نورانی) بستر ہے اور تم ایک نجس اور مشرک انسان ہو۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اے میری بیٹی! البتہ میرے بعد تم شر میں مبتلا ہوگئی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٥٤: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٨/ ١٠٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/ ٢٢٣، وابن الجوزي في صفوة الصوة، ٢/ ٤٦، والعسقلاني في الإصابة، ٧/ ٦٥٣.

فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

۴۵۴ / ۵۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ رضي الله عنها وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ رضي الله عنها زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَبْتَغِي بِذَالِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ ﷺ کے ساتھ جانے کیلئے کس کے نام قرعہ نکلتا ہے اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود حضور نبی اکرم ﷺ کی رضامندی تھی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۴۵۵ / ۵۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ

الحديث رقم ۵۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الهبة وفضلها، باب: هبة المرأة لغير زوجها وعتقها، ۱ / ۱۸۱، الرقم: ۲۴۵۳، وفي كتاب: الشهادات، باب: في المشكلات، ۲ / ۹۵۵، الرقم: ۲۵۴۲، وأبو داود في السنن، كتاب: النكاح، باب: في القسم بين النساء ۲ / ۲۴۳، الرقم: ۲۱۳۸، والنسائی في السنن الكبرى، ۵ / ۲۹۲، الرقم: ۸۹۲۳.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الرضاع، باب: جواز هبتها نوبتها لضربتها، ۲ / ۱۰۸۵، الرقم: ۱۴۶۳، والنسائی في السنن الكبرى، ۵ / ۳۰۱، الرقم: ۸۹۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۰ / ۱۲، الرقم: ۴۲۱۱، والبيهقی في السنن الكبرى، ۷ / ۷۴، الرقم: ۱۳۲۱۱.

أَكُوْنَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها مِنِ امْرَأَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے ازواجِ مطہرات میں سب سے زیادہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عزیز تھیں، میری تمنا تھی کہ کاش میں ان کے جسم میں ہوتی، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے مزاج میں تیزی تھی، جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اپنے ساتھ کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری عائشہ کو دے دی ہے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عائشہ کے ہاں دو دن رہتے تھے، ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا اور ایک دن حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی باری کا۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤٥٦ / ٥٧۔ عَنْ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها عِنْدَ أَنَسٍ رضي الله عنه فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا، أَوْلَمَ بِشَاةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نکاح کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ جیسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ولیمہ ایک بکری کے ساتھ کیا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٥٧ / ٥٨۔ عَنْ عِيسَى بْنِ طَهْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها، وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَكَانَتْ تَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’امام عیسیٰ بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی اور ان

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: الوليمة ولو بشاة، ٥/١٩٨٣، الرقم: ٤٨٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: زواج زينب بنت جحش، ٢/١٠٤٩، الرقم: ١٤٢٨، وأبوداود في السنن، كتاب: الأطعمة، باب: في استحباب الوليمة عند النكاح، ٣/٣٤١، الرقم: ٣٧٤٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٥٨، الرقم: ١٤٢٧٧۔

الحديث رقم ٥٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ٦/٢٧٠٠، الرقم: ٦٩٨٥۔

کے ولیمہ میں آپ ﷺ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور یہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) حضور نبی اکرم ﷺ کی باقی ازواج مطہرات پر اظہارِ تفاخر کیا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر کیا ہے۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۴۵۸ / ۵۹۔ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ رضي الله عنها تَفْخَرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنَّ أَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالَى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواجِ مطہرات سے فخریہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۴۵۹ / ۶۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

''ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (میری وفات کے بعد) مجھے تم سب میں سے زیادہ جلد وہ بیوی ملے گی، جس کے ہاتھ تم سب سے زیادہ لمبے ہوں گے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم سب اپنے اپنے ہاتھ ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں، لیکن سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت زینب

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ۵۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: التوحيد، باب: وكان عرشه على الماء، ۶/ ۲۶۹۹، الرقم: ۶۹۸۴، والنسائی في السنن الكبرى مختصرًا، ۵/ ۲۹۱، الرقم: ۸۹۱۸۔

الحديث رقم ۶۰: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل زينب أم المؤمنين، ۴/ ۱۹۰۷ الرقم: ۲۴۵۲، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/ ۵۰، الرقم: ۶۶۶۵۔

رضی اللہ عنہا کے تھے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں سے کام کیا کرتی تھیں اورزیادہ صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔،، اس حدیث کوامام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٦٠ / ٦١۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها في رواية طويلة: فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رضي الله عنها زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ، وَأَتْقَى لِلّٰهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيْثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالاً لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھیجا اور وہی حضور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک مرتبہ میں میرے برابر تھیں اور میں نے حضرت زینب سے زیادہ دیندار، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی، سچ بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی، اور نہ ان سے زیادہ تواضع کرنے والی کوئی عورت دیکھی ہے، اس عمل میں جس کے ذریعے وہ صدقہ کرتیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتیں تھیں، البتہ وہ زبان کی تیز تھیں لیکن اس سے بھی وہ بہت جلد رجوع کر لیتی تھیں۔،، اس حدیث کوامام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٤٦١ / ٦٢۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ

الحديث رقم ٦١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: في فضل عائشة، ٤ / ١٨٩١، الرقم: ٢٤٤٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٢٩٩، الرقم: ١٤٥٢٦.

الحديث رقم ٦٢: أخرجه أبونعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٥٤، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٤ / ١٨٥٢، الرقم: ٣٣٥٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢ / ٢١٧.

لِعُمَرَ رضي الله عنه: إِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ أَوَّاهَةٌ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا الْأَوَّاهَةُ؟ قَالَ: الْخَاشِعَةُ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيمٍ وَابْنُ عَبْدُ الْبَرِّ وَالذَّهَبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک زینب بنت جحش ’’اوّاہہ‘‘ ہے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اوّاہہ کا کیا مطلب ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خاشعہ (بہت زیادہ خشوع وخضوع کرنے والی)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عبدالبر اور ذہبی نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ذہبی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤٦٢ / ٦٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُوْنَةُ رضي الله عنها زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ، وَأُخْتُهَا أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَأُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رضي الله عنهن أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام مومن عورتیں آپس میں بہنیں ہیں (پھر فرمایا:) ام المؤمنین حضرت میمونہ، اس کی بہن ام فضل بنت حارث، اور اس کی بہن سلمی بنت حارث جو حمزہ کی بیوی ہے اور اسماء بنت عمیس (رضی اللہ عنہن) ان کی اخیافی بہنیں ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، حاکم، اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز الفاظ امام حاکم کے ہیں۔

الحديث رقم ٦٣: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ١٠٣، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣٥، الرقم: ٦٨٠١، الرقم: ٨٣٨٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١ / ٤١٥، الرقم: ١٢١٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٢٤٩.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها

﴿ اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان ﴾

٤٦٣ / ٦٤. عَنْ جُوَيْرِيَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ. فَقَالَ: مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نمازِ فجر پڑھنے کے بعد علی الصبح ہی ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اس وقت اپنی نماز کی جگہ میں بیٹھی تھیں، پھر آپ ﷺ دن چڑھے تشریف لائے اور وہ وہیں بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت سے میں تمہیں چھوڑ کر گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہو، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں! حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہارے بعد چار ایسے کلمات تین بار کہے ہیں کہ جو کچھ تم نے صبح سے اب تک پڑھا ہے اگر اس کا ان کلمات کے ساتھ وزن کرو تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہو گا: وہ کلمات یہ ہیں: ﴿ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ﴾ ’’اللہ کی حمد اور تسبیح ہے، اس کی مخلوق کے عدد اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔‘‘

الحديث رقم ٦٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: التسبيح أول النهار وعند النوم، ٤/ ٢٠٩٠، الرقم: ٢٧٢٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: الأدب، باب: فضل التسبيح، ٢/ ١٢٥١، الرقم: ٣٨٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٨، الرقم: ٩٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/ ١١٠، الرقم: ٨٢٨.

اس حدیث کو امام مسلم، ابن ماجہ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤٦٤ / ٦٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ رضي الله عنها اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برّہ تھا، آپ ﷺ نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھ دیا، آپ ﷺ اسے ناپسند فرماتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص برّہ (نیکی) کے پاس سے نکل گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الآداب، باب: استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، ٣/ ١٦٨٧، الرقم: ٢١٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٣١٦، الرقم: ٢٩٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٤٢٤، الرقم: ٦٠٤.

فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها

﴿اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب کا بیان﴾

٤٦٥ / ٦٦۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم أَعْتَقَ صَفِيَّةَ رضي الله عنها وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد فرمایا اور ان کی رہائی کو ان کا حق مہر بنایا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٦٦ / ٦٧۔ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةَ رضي الله عنها أَنَّ حَفْصَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ فَقَالَتْ: قَالَتْ لِي حَفْصَةُ: إِنِّي بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَإِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ، فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقِي اللهَ يَا حَفْصَةُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

الحديث رقم ٦٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: من جعل عتق الأمة صداقها، ٥ / ١٩٥٦، الرقم: ٤٧٩٨، ومسلم في الصحيح، كتاب: النكاح، باب: فضيلة إعتاقه أمة ثم يتزوجها، ٢ / ١٠٤٥، الرقم: ١٣٦٥، وعبد الرزاق في المصنف، ٧ / ٢٦٩، الرقم: ١٣١٠٧۔

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فضل أزواج النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٥ / ٧٠٩، الرقم: ٣٨٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ١٣٥، الرقم: ١٢٤١٥، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠ / ٢٦٨۔

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ رو پڑیں اتنے میں ان کے پاس حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے۔ وہ رو رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ عرض کیا: حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نبی (یعنی حضرت ہارون علیہ السلام) کی بیٹی ہو، تمہارے چچا (یعنی حضرت موسی علیہ السلام بھی) نبی ہیں اور نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ) کی بیوی ہو۔ پس وہ کس بات میں تم پر فخر کرتی ہیں۔ پھر فرمایا: اے حفصہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو (اور اس طرح کی باتیں نہ کیا کرو)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۴۶۷ / ۶۸۔ عَنْ صَفِیَّةَ رضي الله عنها بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: أَلَا قُلْتِ: فَكَيْفَ تَكُوْنَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُوْنُ وَعَمِّي مُوْسَى عليهم لسلام...... الحديث. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک بات پہنچی تھی۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو جبکہ میرے شوہر حضرت محمد ﷺ، میرے باپ حضرت ہارون علیہ السلام، اور میرے چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔‘‘

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل أزواج النبي ﷺ، ٥ / ٧٠٨، الرقم: ٣٨٩٢، والحاكم في المستدرك، ٤ / ٣١، الرقم: ٦٧٩٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨ / ٢٣٦، الرقم: ٨٥٠٣، وفي المعجم الكبير، ٢٤ / ٧٥، الرقم: ١٩٦.

٤٦٨ / ٦٩۔ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ صَفِيَّةُ رضي الله عنها مِنَ الصَّفِيِّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مالِ غنیمت کا وہ حصہ ہیں جنہیں آقا ﷺ نے اپنے لئے منتخب فرمایا۔‘‘

اسے امام ابو داود، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

الحديث رقم ٦٩: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الخراج والأمارة والفيء، باب: ما جاء في سهم الصفي، ٣ / ١٥٢، الرقم: ٢٩٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١١ / ١٥١، الرقم: ٤٨٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٤٢، الرقم: ٤٣٤٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦ / ٣٠٤، الرقم: ١٢٥٣٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com